رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وَهّابیّہ

تصنیف نواب والاجاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

مع معاہدۂ اہلحدیث و حنفیہ مسمّٰی بہ

مُعَاہَدۂ اِتِّفَاقِیَّہ

بفرمائش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا نام ہی نام خدا کیا راحت جان ہے
عصائی پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

ہوا کے نعت آنحضرت صلعم بتیاب الفت مین
چراغ معرفت ہی چشم جان ہے جان ایمان ہے

رسول ہاشمی کے گیسوی مشکین پہ قربان ہو
کہ صبح فیض اس شام ہدایت سے نمایان ہے

مسلمان کی نظر مین دفتر سنت کا ہر نقطہ
دل دانش ہے نجم سعد ہے مہر سلیمان ہے

محبت آل و اصحاب نبی کی کیون نہو دلمین
ہر ایک مہر ہدی ہے ماہ دین ہے نور عرفان ہے

نجات ابرار کی روز قیامت عدل سے ہوگی
گنہگاری ہماری واسطے بخشش کا سامان ہے

گدائی کوچۂ رحمت فدائے شاہد سنت
ترا بندہ امیر الملک صدیق حسن خان ہے

سنو صاحب مجھے کو کچھ ضرورت اس امر کی نہی کہ مین یہ رسالہ لکھون اسلیے کہ جو بحث مذہبی مسلمانان ہند مین ایک مدت دراز سے بابت راہ و رسم مذہب وہابی ہوتی چلی آتی ہے اسکی دہوم دہام خاص ملک ہندوستان و دوآب ہی مین رہی کبھی غلغلہ اسکا جنوب و شمال ہند مین پایا نہین گیا خصوصًا ریاستہای ہندوستان مین کہ اہل ریاست ہمیشہ ایسے حالات و واقعات سے بالکل غافل و ناآگاہ ہین لیکن چند روز سے کہ ایک ملک کے آدمی اچھے بھی دور دور سے دوسرے ملک مین رہنے لگے [illegible] لگے تو وہ کاریگری انکی کچھ اس جگہ بھی ظاہر ہونے لگی [illegible] ہی [illegible]

مسلمان کو جا بجا ڈرا دہمکا کر اپنے مطلب کے واسطے بدنام کرنے لگے ملک بہوپال کی رعیت اکثر ہندو ہے تہوڑے مسلمان جو شہر مین رہتے ہین دیسی ہون یا پردیسی اُن مین اَن پڑہے بہت زیادہ پڑہے بہت کم ہین جو پڑہے ہین وہ فارسی کی شُد بُد نوکری چاکری کے لیے جانتے ہین مذہبی بحث سے غافل اور جاہل ہین چنانچہ اب تک یہی حال ہے کہ کبہی مباحثہ مذہبی تقریراً تحریراً اس جگہہ نہین ہوا اور نہ کبہی کوئی کتاب یا رسالہ کسی شخص نے کسی مذہب کے رد مین لکہا کوئی مذہب کیون نہ ہو فرمان روایان بہوپال کو ہمیشہ آزادگی مذاہب مین کوشش رہی جو خاص منشار گورنمنٹ انڈیا کا ہے جیسے بدین خود موسی بدین خود لکن چند سال سے بعض تو دولتان بد اندیش متوسل ریاست نے جنکو خاص میرے سبب سے کسقدر اوج موج حاصل ہوا ہے اور محسن کشی انکا پیشۂ آبائی ہے بمضمون ؎ شور بختان بآرزو خواہند ٭ مقبلان را زوال دولت وجاہ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ مخبری وہابیت نسبت ریاست بڑے زور شور سے کرکے حکام بالادست کا ناخوش کرنا مجہ سے اپنی مطلب براری کو چاہا چنانچہ ہنوز اسی خیال باطل مین دیوانے ہو رہے ہین اور جا بجا عرضی فرضی بذریعۂ ڈاکخانہ بہیجتے رہتے ہین اور طرح طرح کے مضامین نئے نئے قالب مین ڈہالے جاتے ہین یہ ساری تگ و دو اسلیے ہے کہ مجہ کو کوئی نقصان کسیطرف سے جسطرح ہوسکے پہونچے لکن جو سچا ہے اسکو خدا ہر بلا سے بچاتا ہے اور جہوٹا اپنی سزا و جزا کو یہان یا وہان پہونچتا ہے پس جب مین نے دیکہا کہ یہ طوفان بے تمیزی طغیان پر ہے اور بلاد ہندوستان کا احوال بہی جو سنا جاتا تہا تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب ہیچ کے نقرے ہین دولت عالیہ برٹش نے اس معاملہ مین قدیماً و حدیثاً ہر جگہہ انصاف پہ نظر رکہی ہے کسی جگہہ مجرد تہمت و افترا پر کارروائی خلاف واقع نہین فرمائی بلکہ اشتہار آزادی مذہب جاری کیے اور سوای باغیان دولت انگلشیہ کے فقط مذہب زید و عمر پر کبہی مواخذہ نہین کیا اور لائق حال ہر سلطنت کے بہی یہی ہے کہ جس کسی سے جس جگہہ کوئی فتنہ اوٹہے اور اسکے نزدیک اسباب بغاوت پائے جاوین اور اسکی کوشش فساد مین ملاحظہ ہو خواہ وہ وہابی عربی ہو یا نہ ہو اس سے ضرور باز پرس کیجاوے اور جسکو دشمن اسکے نجدی مشرب یا وہابی مذہب یا لامذہب یا اور کچہ ٹہیراوین اور وہ اس سے غافل اور بعید ہو اور اس سے بجز خیرخواہی کوئی امر بد اندیشی و مخالفت کا کبہی پایا نہ گیا ہو وہ بیشک خیرخواہ دوستی دوست ہے کیونکہ سب اہل تجربہ دیکہتے ہین کہ جب کوئی دشمن کسی شخص یا قوم کا ہوتا ہے اور کوئی قابو اسکا اپنے مخالف پر نہین چلتا تو وہ اسکو پردہ تہمت وہابیت وغیرہ مین دشمن گورنمنٹ ظاہر کرکے نقصان پہونچانا چاہتا ہے پہر کبہی اس حیلہ سے بوجہ ناواقفیت بعض حکام داؤ اسکا اس غریب غافل پر چل جاتا ہے ورنہ غالباً نزدیک حکام معاملہ فہم کے وہ بہید و کید دشمن کا کہل جاتا ہے چنانچہ وقت

تحقیقات ایسے مقدمات کی سرکار عالیہ برٹش کو بابت کمال ناحق ... [illegible]
مین ایک معاملہ اسی قسم کا حال مین سنا گیا تھا کہ جسکی تصدیق پیر اخبار پانیر ... پرچہ ... [illegible]
روز دوشنبہ مین یہ عبارت لکھی ہے * تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند نے دفتر خاص مین جاری کیا ہے وہ بغرض [illegible]
عام لکھی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پر غور فرما کر اور نیز استفسار روداد مقدمہ از گورنمنٹ بنگال و پنجاب گورنر جنرل
باجلاس کونسل مہربانی فرما کر فیصلہ کرتے ہین کہ کل وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم سزاے ... [illegible]
مشہور قرار پایا تھا اور جرم انکا مدد جنگ بمقابلہ گورنمنٹ سمجھا گیا تھا اور جنکی میعاد ابتک باقی ہے اب وہ قید
سے رہا کیے جاتے ہین اور ان سب کو اپنے وطن کی اجازت دیجاتی ہے الخ فقط پھر دوسرے پرچہ پانیر مطبوعہ یازدہم
جنوری ۱۸۹۲ء مین یہ لکھا ہے کہ تجویز جدید جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اسپر اخبار ہند و پیٹریٹ نے یہ رائے
اپنی بیان کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے چنانچہ اس سے نہ
صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتھ تجویز گورنمنٹ کو قبول کیا ہے بلکہ عامۃ کل سکنہ ہند نے گورنمنٹ
کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچھی حکمرانی کو ظاہر
کرتی ہے بلکہ موقع و وقت کے ساتھ کام کرتی ہے اور اس سے پیشتر جسکو تھوڑا زمانہ ہوا ہے جبکہ جنگ مصر
پیش تھی اسوقت ذریعہ تار برقی لندن معلوم ہوا تھا کہ جناب لارڈ نارتھ برک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق
ہند نے نسبت جملہ مسلمانان ہند کے خیرخواہ ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا چنانچہ پانیر مطبوعہ شانزدہم اکتوبر
۱۸۸۲ء مین بابت اسپیچ یعنے تقریر انتظام ملکی جناب موصوف کے جو لندن سے ذریعہ تار برقی ۱۳ اکتوبر پہونچی تھی
یہ عبارت درج کی ہے کل کے روز لارڈ نارتھ برک نے بمقام لیدیول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کرکے ظاہر کیا
کہ ہندوستان کے عامۃ مسلمانون نے جو دلی خیرخواہی نسبت انگریزی کارروائی کے بمقدمہ جنگ مصر ظاہر
کی ہے یہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمان ہند دلی خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کے ہین اب اس سے زیادہ کس کی گواہی
ہوگی اس بات پر کہ ہند کے مسلمانون مین کوئی دشمن سرکار انگریزی کا نہین ہے خواہ انکو کوئی دشمن انکا بلفظ
وہابی مشہور کرے یا نکرے اور سچ پوچھو تو ہے بھی یون ہی اسلیے کہ معرکہ بحال مصر مین جسطرح ریاست بھوپال
نے آمادگی اپنی واسطے اعانت مالی و جانی سرکار انگریزی کی ظاہر کی اور اسکے جواب مین جناب لارڈ رپن
صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بذریعہ خریطہ خط شکریہ بیگم صاحبہ کا مع ... ظاہر فرمایا اسیطرح دیگر [illegible]
... ہند نے بھی اظہار خیرسگالی کا کیا اور فتح مصر کی سبکو خوشی حاصل ہوئی الحاصل ... [illegible]
ہے کہ سرکار عالیہ برٹش کو یہ بات معلوم ہوجاوے کہ مسلمانان ریاستہاے ہند ... [illegible]
... غلطی کا نتیجہ ہے اور جن مسلمانان ریاست وغیرہ پر دشمن ... [illegible]

وہابی نہین اور اصل مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غربا اہل اسلام بلکہ بعض امرا مسلمین جنکی
نسبت ایسی مخبری غلط پیشتر کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہے وہ اس راہ و رسم سے بالکل بری ہین جیسا کہ بہت
پہلے وزیر الدولہ بہادر مرحوم رئیس ٹونک کو یارون نے وہابی ٹھہرایا تھا اسلیے کہ اونہون نے بعض رسوم فتنہ
انگیز کو اپنی ریاست سے یک قلم موقوف کرا دیا تھا جیسے تعزیہ سازی پیر پرستی گور پرستی وغیرہ لیکن زمانہ غدر
ہندوستان مین وہ کیسے خیر خواہ سرکار انگریزی کے نکلے اسیطرح ریاست بہوپال اور متوسل اسکے خواہ اخوان
ریاست ہون جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم مین ہین یا اہل کار ریاست
بڑی ہون یا چہوٹے سب خیر خواہ گورنمنٹ عالیہ مین اور یہ ریاست اس امر مین فائق ہے سب ریاستون پر لیکن
مفسد لوگ جسکو جو چاہتے ہین کہہ دیتے ہین سو یہ رسالہ ان غریبون کا بہی مددگار ہوگا جو بلا وجہ دشمنون کی
تہمتون مین پہانسے جاتے ہین اور بوجہ لاعلمی کے اپنے مسائل مذہبی سے کبھی محل عتاب و خطاب حکام ٹھیر جاتے
ہین مین خیال کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت نے کلکتہ سے لاہور تک وقتاً فوقتاً اس باب مین قلم اٹھا کر کچھ
لکہا پڑہا مطابق اپنی استعداد و فہم کے لیکن جو اصل حقیقت مذہب وہابیت کی تہی اور جو حکم مسئلہ
جہاد کا دین اسلام مین ہے اسکی کشف ماہیئت جسطرح اس رسالہ مین ہے کسینے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم و
گمان غیر واقع جو گاہ گاہ بعض حکام عالی مقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعدا ریکدیگر سے راہ پاتا ہے ہرگز پیرامون
خاطر عاطر انکے نہ ہوتا اور ایک طرح کی بے فکری اس قسم کے تنازع فضول سے حکام عالی مقام اور رعایا ئے
مطیع دونون کو حاصل ہو جاتی * اس رسالہ کے دیکہنے سے یہی بات سبکو بخوبی معلوم ہو جاوے گی کہ تہمت
وہابیت کی نسبت مسلمانان ہند کے جو دعوی پیروی قرآن مجید و حدیث کا کرتے ہین محض غلط اور براہ عداوت
ہے بلکہ اگر کوئی بدخواہ و بداندیش سلطنت برٹش کا ہوگا تو وہی شخص ہوگا جو آزادگی مذہب کو ناپسند کرتا ہی
اور ایک مذہب خاص پر جو باپ دادون کیوقت سے چلا آتا ہے جما ہوا ہے ورنہ اس ملک خصوصاً ریاستہائے
اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال اپنے حاکم آزادگی بخش امن
خواہ کا اور اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہہ کس ریاست مین کون وہابی ہے اور کیا اسکا ثبوت ہی اور کہان کہان
اسباب جنگ و بغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتے ہین جہوٹے پر لعنت خدا کی جو لوگ
مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب و دغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین لیکن
ہمیشہ دیکہا گیا کہ خدا تعالی جہوٹونکو روسیاہ کرتا ہے حکام معاملہ شناس جلد مغز معاملہ کو پہنچ جاتے ہین بہرحال
اس رسالہ مین پہلے اس سے کہ مین ترجمہ عبارت متعلقہ وہابیت و مسئلہ جہاد کا اپنے کتب مؤلفہ قدیمہ سے تحریر
کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال آفرینش دنیا و بیان مذہب خلق بابت اس دار فانی و غیرہ کے لکہتا ہون

جو طریقہ اہل اسلام پر اندر [illegible] مطالعہ مین ہیں [illegible]
اپنے آخر رسالہ مین جو ایک سبب اصل تالیف اس رسالہ کا [illegible] ناظرین سے انصاف و
قدرشناسی کا منتظر رہون گا اسلیے کہ جس طرح اس رسالہ کو [illegible] کی اور تحقیق حال
تعصب کی جو باعث تشویش خاطر حکام عالی مقام ہے ثابت ہو [illegible] ہے اسیطرح [illegible] مفسدون کو یہ سمجھے
جو ہر وقت ہر طرف فساد و وحشت و دہشت مین جہاد کا نام لیکر فساد کرنے کو طیار ہوجاتے ہین [illegible] اسلامی
ہے حقتعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي
الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ط

مقدمہ

مسلمانون کے نزدیک آفرینش عالم کی اسطرح ہے کہ پہلے اللہ تھا اور کچھ نہ تھا پھر اوس نے اپنا تخت پانی پر پیدا کیا پھر آسمان زمین کو بنایا اب وہ تخت جسکو عرش کہتے ہین سب آسمانون کے اوپر مثل قبہ کے ہے اور ایسا چرچراتا ہے جیسے زین نیچے سوار کے خاک سنیچر کے دن اور پہاڑون کو اتوار کے دن اور درختون کو پیر کے دن اور بری باتون کو منگل کے دن اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن سارے دواب کو زمین مین پھیلایا پھر جمعہ کے دن بعد عصر کے سب سے پیچھے آخر ساعت دن مین عصر کے وقت سے تا شام آدم ابو البشر علیہ السلام کو پیدا کیا زمین سے آسمان تک پانسو برس کا رستہ ہے اور ہر آسمان کا دل بھی اتنا ہی ہے اور ہر آسمان دوسرے آسمان سے اسیقدر دور ہے ساتون آسمان کے اوپر عرش ہے عرش کے اوپر خالق عرش و فرش ہے اسی طرح سات زمینین ہین ہر زمین دوسری زمین سے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ رکھتی ہے فرشتے نور سے بنے ہین جن آگ سے آدمی خاک سے آدم ابو البشر کا قد طول مین ساٹھ اور عرض مین سات گز تھا یہ خلیفہ تھے خدا کے اور پہلے پیغمبر ہین جو دنیا مین آئے انکے سوا کہتے ہین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور پیغمبر ہوئے لیکن یہ روایت ضعیف ہے گنتی رسولون اور کتابون کی ٹھیک ٹھیک خدا ہی کو معلوم ہے آدم کو جو مٹی سے بنایا سب جگہ سے تھوڑی تھوڑی پھر مٹی لی اسلیے کوئی آدمی گورا کوئی کالا کوئی لال ہے جیسی مٹی لگی ویسی رنگت آئی جیسے جسکی خاک نرم سخت پاک ناپاک تھی ویسا ہی اثر کسی مین آیا سورج شام کو عرش کے نیچے جاکر خدا سے اذن لیکر پھر صبح مشرق سے نکلتا ہے قیامت کے قریب حکم ہوگا جہان ڈوبتا ہے وہان سے نکل پھر اسوقت سے کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی حشر مین چاند سورج کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے رعد ایک فرشتہ ہے اور بجلی ایک کوڑا آگ کا ہے اسکے ہاتھ مین گرمی سردی کا موسم [illegible] دوزخ کی [illegible] سے صرف تین کام نکلتے ہین ایک [illegible]

دریا و خشکی مین دن یا رات مین اسکے سوا جو کچھ کہا جاوے وہ سب غلط ہے کسی ستارہ کے نکلنے سے نہ کوئی مرے نہ جیسے نہ
کسی کو رزق ملے نہ کسی کا رزق بند ہو نہ کوئی بلا آوے بے حکم خدا کے ایک ذرہ نہین ہل سکتا سوا اسکے نہ کوئی
معبود ہے نہ کسیکا حکم و تصرف عالم مین جاری ہے امت اسلام کا حال پانی کا سا ہے معلوم نہین کہ اگلا
پانی اچھا ہوگا یا پچھلا بڑی محبت والے وہ لوگ ہین جو پیچھے آئے اور جان و مال صدقے کرکے اپنے پیغمبر کا دیکھنا
چاہتے ہین ایک نہ ایک گروہ اس امت کا ہمیشہ کسی نہ کسی جگہہ ظاہر رہیگا قریب قیامت کے اکثر ملکون کے حاکم
عیسائی لوگ ہو جاوینگے تمام ہوا مضمون احادیث وغیرہ کا ان حدیثون سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگرچہ حکومت
اسلام کی ضعیف ہو جاوے یا جاتی رہے لیکن بالکل مسلمان دنیا سے نہین مٹین گے یہانتک کہ قیامت آجاوے
اور طول و عرض دولت عیسائیون کا بہت ہوگا اور یہ لوگ سب پر غالب اور حاکم ہو جاوینگے چنانچہ مطابق
اسکے دیکھا سنا جاتا ہے پس فکر کرنا ان لوگون کا جو اپنے علم مذہبی سے جاہل ہین اس امر مین کہ حکومت نصاریٰ
مٹ جاوے اور یہ امن و امان جو آج حاصل ہے فساد کے پردہ مین جہاد کا نام لیکر اٹھا دیا جاوے سخت نادانی
و بیوقوفی کی بات ہے بھلا ان ناعاقبت اندیشون کا چاہا ہوگا یا اس پیغمبر صادق کا فرمایا ہوا جسکا کہا ہم
آج ہم آنکھون سے دیکھہ رہے ہین اور اسکے خلاف نہین ہو سکتا بہرحال جب خدا نے انسان کو دنیا
مین پیدا کیا اور دنیا کو پہلا دن واسطے بنی آدم کے ٹھیرایا اور دوسرا دن قیامت کا تبلایا اور اسکو
فانی اور اسکو باقی فرمایا تو اس پہلے دن کے مقدمہ مین اختلاف مذہب ظاہر ہوا حکماء ختا و ہند
و فارس و یونان کہتے ہین کہ زمانہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ہمیشہ رہیگا اور بعض کہتے ہین کہ اگرچہ
ہمیشہ سے زمانہ چلا آیا ہے لیکن ہمیشہ نہ رہیگا مسلمان کہتے ہین کہ زمانہ ہمیشہ سے نہین ہے اور باقی بھی
نہ رہیگا غرض کہ اسباب مین یہی تین مذہب ہین اور ظاہر یہ ہے کہ اعتبار تاریخ کا وقت ولادت آدم سے
چاہیے تھا لیکن مورخین نے اعتبار تاریخ کا اترنے آدم سے دنیا مین کیا ہے اور درمیان آفرینش آدم اور
وقت نزول کے کتنا زمانہ گذرا اسکی بحث نہین کی توریت مین اسیطرح ہے غرضکہ آدم بہشت سے دن جمعہ
کے دسوین محرم کو سراندیپ مین کوہ رہو پر اترے کوئی کہتا ہے کہ یہ جنت آسمان پر تھی کوئی کہتا ہے کہ زمین پر
تھی معلوم نہین ٹھیک ثابت کیا ہے سنہ ۹۳ء مین ایک ہزار آٹھ سو پچاس سال پہلے طوفان نوح سے وفات آدم
علیہ السلام کی ہوئی اسوقت چالیس ہزار آدمی ان کی اولاد سے موجود تھے ان مین شیث و ادریس علیہما
السلام پیغمبر ہوئے جب ایک ہزار چھہ سو چالیس برس آدم علیہ السلام کو گذرے نوح علیہ السلام پیدا ہوئے
جب انکی عمر چھہ سو برس کی ہوئی طوفان آیا انکی قوم بت پرست تھی چھہ مہینے دس رات طوفان رہا پارسی
و ختا و ہند و چین والے طوفان کا انکار کرتے ہین مسلمان کہتے ہین کہ تمام زمین پر طوفان پہونچا امریکہ

نوح کو آدم ثانی کہتے ہین کہ سب آدمی جو دنیا مین فی الحال موجود ہین نوح کی اولاد ہین جب ایک [illegible] طوفان کو گذری ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئی تین ہزار تین سو تیئیس سال بعد آدم کے انکی ولادت ہوئی [illegible] دنیا کے مذہب والے مانتے ہین ایک سو پچہتر برس کی عمر مین سن تین ہزار چار سو اٹھانوین مین نزول آدم کے بعد انکا انتقال ہوا انکو آدم سوم کہتے ہین چہیاسی سال کی عمر مین اسمعیل اور سو برس کی عمر مین اسحاق پیدا ہوئے یوسف پوتے اسحاق کے ہین موسی چار سو پچیس برس کے بعد وفات ابراہیم سے پیدا ہو کے سبب مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر نکلے اسی برس کے تہے ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی اسوقت نزول آدم کو تین ہزار آٹھ سو آٹھ برس ہوئے تہے پانسو انتیس برس بعد انکے اورشلیم کو بنایا گیا عیسے بن مریم علیہ السلام کی ولادت دن پنجشنبہ کو تیسری مارچ چار برس نو ماہ نوروز پہلی تاریخ عیسوی سے تیسری اپریل روز جمعہ کو سن تینتیس عیسوی مین ہوئے نزدیک علما نصاری کے انکو سولی دیگئی اور مسلمان کہتے ہین کہ نزول آدم سے پانچہزار چھہ سو نو برس بعد آسمان پر اوٹھا لیے گئے اب سن عیسوی اٹھارہ سو تراسی شروع ہین جب سے حضرت اسمعیل مکے مین رہے اسوقت سے تا ہجرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو ہزار سات سو ترانوے برس گذرے تہی شروع سال ہجرت مطابق سولہوین جولائی سن چھ سو بائیس عیسوی ہے وفات انکی بارہوین ربیع الاول سال یازدہم ہجری روز دوشنبہ مطابق ہشتم جون سن چھ سو بتیس عیسوی کے ہوئی مطابق قول یہود کے سال حال تک سنہ ۱۳۰۰ ہجری اور سنہ ۱۹۹۳ع شروع ہین آدم کو سات ہزار سات سو چار برس ہوئے تیس برس تک بعد ہمارے پیغمبر کے شغل خلافت پیغمبر عمل در آمد رہا پہر بعد اسکے بادشاہی ہوگئی اور اگلی بات جاتی رہی چودہ بادشاہ بنی امیہ مین ہوئے ایک سو بتیس ہجری مین ان کی سلطنت ختم ہوگئی انکے بعد سینتیس بادشاہ قوم عباسی کے ہوئے دن جمعہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ایک سو بتیس سے ابتدا انکی ہوئی اور چہٹی صفر سنہ چھ سو چھپن کو سلطنت انکی ختم ہوگئی پانسو بیس برس دو ماہ تخمینا انہون نے بادشاہی کی ہندوستان مین دین اسلام کو ناصر الدین بادشاہ غزنین سنہ ۳۶۷ع مین لائے انکے بعد سلطان محمود نے بارہ مرتبہ ہند پر چڑہائی کی یہ سلطان حکومت بغداد کیطرف سے صوبہ تہے انکے وقت مین ملک ہند شہر قنوج تک فتح ہوا آخر انکا ہند مین سنہ [illegible] مین تہا اس زمانے سے سنہ ۱۱۵۰ تک سلطنت مسلمانون کی رہی سنہ مذکور مین تسلط انگریزون کا مرشدآباد پر ہوا اور حکومت بڑہتی گئی سنہ ۱۲۹۳ مین ملکہ معظمہ انگلنڈ وقیصر ہند تخت نشین ہوئین کتاب سیر المتاخرین مین سنہ ۱۱۹۵ ہجری تک کا حال ہندوستان کے صوبجات اور لڑائیون کا مفصل لکھا ہے اب یہ ملک تمام وکمال زیر حکومت برطانیہ ہے سب کام موافق مرضی حکام ہوتے ہین ہر مذہب کی سلطنت مین یہی طریق چلا آیا ہے کچھ نئی بات نہین کتب تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو امن وآسایش وآزادگی اس حکومت انگریزی مین تمام خلق کو نصیب ہوئی ایسی کہین

حکومت مین نہتی یا اور وجہ اسکی سوا اسکے اور کچہ نہین سمجہی گئی کہ گورنمنٹ نے آزادگی کامل ہر مذہب والے کو سلطنت
ہندیا ہند دیا اور کچہ عطا فرمائی ہے جسکا اشتہار بڑی دہوم دہام سے دربار قیصری مین بمقام دہلی مجمع جملہ
روساء و معززین ہند مین رعایا برایا کو سنایا گیا بعد جلسہ مذکورہ وہ اشتہار بخط عربی و عبارت اردو طبع ہوکر
مشتہر آفاق ہوا جسکا عنوان بلفظ جلسہ قیصریہ خیمہ گاہ دہلی اول جنوری ۱۸۷۷ء ہے اس اشتہار مین یہ عبارت
مندرج ہے کہ ان دنون بسبب حمایت احکام ملکہ معظمہ جس مین کسی ملت و مذہب کا فرق نہین ہے جناب ممدوحہ
کی ہر ایک رعیت امن و امان کے ساتہ اپنی گذران کرسکتی ہے ہر فریق کو عدم تعصب سرکار موصوفہ کے سبب
اس بات کی اجازت ہے کہ بلا تعرض اپنے اپنے مذہب کی رسومات کو ادا کرین جو دست اقتدار قوت قیصرانہ
دراز کیا جاتا ہے وہ ستانے اور دبانے کے لیے نہین بلکہ حمایت اور ہدایت کے لیے ہے ۔ اور آخر فقرہ اشتہار
مذکور کا بعد مخاطبت عہدہ داران سرکار انگریزی و اہل قلم و اہل سیف و لشکر ہند و روساء و امراء و
ملکی رعایا کے یہ ہے کہ ہر ایک اعلی و ادنے اس بات کا یقین کرے کہ ہماری تحت حکومت مین آزادگی و عدل
والنصاف اصل اصول انکے واسطے ٹہیرایا گیا اور یہ کہ ماہدولت کی سلطنت مین انکی خوشی کی افزایش اور انکی
سرسبزی کی ترقی اور انکی بہبودی کی زیادتی مدام مدنظر ہے مین یقین کرتا ہون کہ آپ لوگ ان الفاظ
مرحمت آمیز کی بڑی قدر کرینگے مطبع دفتر پرایویٹ سکرٹری خیمہ گاہ دہلی ۱۸۷۷ء انتہا بلفظہ حق کہتا ہون
کہ فی الواقع یہ الفاظ اشتہار جو طرف سے ملکہ معظمہ انگلنڈ و قیصر ہند کی زبان لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل
و وایسرائے کشور ہند سے جلسہ دربار مذکور مین املاً اور ذریعہ اشاعت اشتہار مطبوع ثانیاً بابت عدم تعصب مذہب
و عموم آزادگی سننے دیکہے گئے ہین لائق بڑی قدر و منزلت کے ہین اور رعایائے ہند کے لیے عموماً اور روساء
و امراء کے واسطے خصوصاً مثل عہدنامجات ریاست کے ایک بڑی سند ہین اور جو حاکم و رعیت خلاف اسکے
عمل درآمد کرے اور بلا وجہ براہ تعصب کسی امیر فقیر کو ستایا چاہے اسپر حجت قاطع ہین اور واسطے برأت
ان لوگون کے جو براہ دشمنی تہمت مذہبی کسی شخص پر قائم کرکے اسکو نقصان پہونچایا چاہتے ہین اور وہ اس
کام مین مشغول نہین بلکہ اس سے ناآگاہ و غافل ہے ایک دستاویز قوی ہے ۔

فصل اول

اس فصل مین ترجمہ کتاب ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل کا ہے یہ کتاب ۱۲۹۱ھ مین تالیف ہوچکی تہی جس کو
اب سال دوم ہے یعنی ۱۲۹۲ ہجری مین طبع ہوئی اس کتاب مین جوابات سوالات نماز و روزہ وغیرہ مین
منجملہ اسکے ایک یہ سوال کسی شخص کا اور جواب میرا ہے جسکا ترجمہ اس جگہ لکہا جاتا ہے وجہ اس ترجمہ لکہنے کی
یہ ہے کہ مین چبیس سال کامل سے متوسل و متوطن اس ریاست بہوپال کا ہون اور ہمیشہ معزز و مکرم رہا

کبھی تہمت ایسی ریاست یا اسکے متوسلین سے نہیں ہو سکا لیکن اگر کسی نے [illegible]
کو یہ غلط لکھا ہو کہ ان میں کوئی وہابی ہے جب سے مقدمہ قدسیہ بیگم صاحبہ جو [illegible]
تو بعض نو دولتوں نمک حلالوں شیعہ مذہب نے جو ظاہر میں سنی بنے ہیں اسکے [illegible] فتنہ انگیز [illegible]
حلت سے بلکہ تہمت نسبت ریاست اور نسبت سرکار لگائی اور حکام تک پہونچائی کہ اسلئے ضرور ہوا کہ اس
تہمت سے چند سوال پیش جسکا مفہوم یہی اس مضمون کا کسی دشمن ریاست کے خیال میں سمایا ہو [illegible]
بابت مذہب وہابیہ اپنی کتاب میں لکھا ہے اسکو اس جگہ نقل کرتے ہیں اور وہ وغیرہ کو [illegible] تک پہنچا دوں
سوال عبد الوہاب نجدی جسکیطرف وہابیہ منسوب ہیں کون شخص تھا اسکے عقائد مذہب اہل سنت
وجماعت کے موافق تھے یا نہیں جواب جن لوگوں نے فرقہ وہابیہ کو عبد الوہاب کیطرف منسوب کیا
ہے یہ ان سے غلطی ہوئی اسلئے کہ جس نے دعوت اپنے مذہب حنبلی کیطرف خاص اپنے ملک میں کی تھی
وہ انکا بیٹا محمد نام تھا نہ خود عبد الوہاب مذکور اسکی طرف نسبت وہابیہ صحیح نہیں اور عبد الوہاب نے خود
نے کوئی مذہب و مشرب جدید نہیں نکالا وہ اور انکا بیٹا دونوں حنبلی مذہب تھے اور ہندوستان کے
مسلمان یا تو حنفی مذہب ہیں یا عامل بالحدیث یا شیعہ یہاں قدیم سے اب تک کوئی حنبلی مذہب پیدا نہیں
ہوا ان محمد کی ولادت ۱۱۱۵ھ ہجری میں عینیہ میں جو ایک مقام ہے بلاد نجد سے ہوئی اور ۱۱۴۳ھ ہجری
میں انکا خروج حدود حجاز اور یمن میں ہوا اور ۱۲۰۶ھ میں انہوں نے وفات پائی اور اصل مذہب انکا
حنبلی تھا اس مذہب کے لوگ حجاز و یمن وغیرہ میں سنا گیا ہے کہ بہت ہیں اور ہند میں ایک بھی نہیں اور
اصل اسلام میں اتباع قرآن و حدیث کا ہے نہ اتباع کسی عالم خاص کا اور نیا مذہب نکالنے کی نسبت
انکی طرف بظاہر غلط محض ہے اسلئے کہ وہ مذہب حنبلی میں پہلے سے آخر تک رہے اور کسی مسلمان کو جو قرآن
وحدیث کا تابع ہو اسکو انکا تابع اور انکے مذہب کا جاری کرنے والا جاننا محض نادانی ہے اور بڑا
ظلم ہے اور نہایت جھوٹ ہے مسلمان غرض اطاعت خدا و رسول کی رکھتے ہیں اور نہ ہمیشوں پر تقدیم
جانتا ہے اور بڑے بڑے لوگوں کی بات بھی خدا اور رسول کے مقابلہ میں پسند نہیں کرتا محمد بن عبد الوہاب
کی بات کا کیا ذکر ہے اور وہ کس قطار شمار میں ہے لاکھوں عالم اسلام میں گذرے ہیں لیکن کوئی ادنے
مسلمان بھی سچی باتوں کو انکے طریقہ میں منحصر نہیں جانتا اور انکے پیچھے چلنا واجب نہیں
سمجھتا خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ
بادشاہوں کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہیں اس وقت سے آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے
اور ہیں اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے یہانتک کہ ایک [illegible]

علما فتاوی ہندیہ یعنے فتاوی عالمگیری جمع کیا اور شمس الدین شیخ عبد الرحیم دہلوی رحمۃ اللہ بزرگوار شاہ ولی اللہ
مرحوم کے بھی شریک تھے بعد اسکے شاہ ولی اللہ محدث جو بڑے عالم حنفیون مین اور بڑے متبع کتاب و سنت
تھے انہون نے بہت مسائل دین کی چھان بین کی اور ضعیف اور بودی باتون کو قوی اور مضبوط باتون
سے علاحدہ کیا اور سیدھا طریقہ اور روییہ بر انکے پوتے محمد اسمعیل دہلوی گذرے کہ انہون نے بہت سی شرک و بدعت
کی باتون کو جو امن خلائق اور رفاہ عوام مین خلل انداز ہوتی مین اور دین دنیا مین باعث فتنہ و فساد
ہوا کرتی ہین دور کیا اور سچی شریعت کو بیان کیا اور بہت سی بری رسمین جن سے مسلمانون کی دین
و دنیا کی خرابی ہوتی ہے مثل تعزیہ پرستی اور ناچ رنگ اور چوری چکاری اور خیانت اور بغاوت و
غیرہ انکو اکثر اہل ہندسے رفع دفع کیا اور سچی سچی حدیثون پر اور عمدہ عمدہ باتون پر پیغمبر کے لوگون کو بلایا جنکے
کہ بہت سے مدارس و مساجد انکی سعی و کوشش سے آباد ہوئے اور بہت سے تکیہ خانے اور بدرگ خانے اور شراب خانے
خالی اور جنگل ویران ہو گئے جسکے سبب سے ملک سرکار برٹش مین اندیشہ فساد رہتا تھا اور جسکے سبب سے امن و امان
کا نور ہندوستان مین چمکنے لگا انہون نے اپنی کسی کتاب مین مسئلہ جہاد کا نہین لکھا ہے جا بجا بلکہ ذکر جہاد
با سرکار عالیہ انگریزی بلکہ سرکار نے انکی نسبت معاملہ قدر شناسی کا اسوقت مین فرمایا چنانچہ تحریر
سید احمد خان نیچری سے بھی ثابت ہے اگرچہ بہت سے مفسدین جنکا شعار فسق و فجور تھا انکے مقابلہ مین
بہت کوششین کین مگر حکام انگریزی نے اسکی سماعت نہین کی اور نہ کبھی ان سے تعرض کیا غرض
کہ خاندان محمد بن عبد الوہاب کا حنبلی مذہب تھا اور محمد اسمعیل ہندی نژاد کو ان سے کسیطرح کا
علاقہ شاگردی یا مریدی کا نہ تھا نہ کوئی وجہ تعارف اور جان پہچان کی آپس مین پائے گئی پھر یہان کے
لوگون کو عالم ہون یا جاہل محمد بن عبد الوہاب سے منسوب کرنا اسکی وجہ کسیطرح کسی عاقل کی سمجھ مین نہین
آتی اور بجز بے وقوفی اور دشمنی عوام کے اور کچھ بات بھی نہین جاتی حالانکہ نجدیون اور ہندیون مین
اس زمانہ سے آجتک کوئی ربط و ضبط اور کسیطرح کا علاقہ اور میل جول نہین اور ہزارون کوس اور
سیکڑون منزلون کا فاصلہ ہے اور دریای شور بیچ مین حائل ہے اور دنیا اور دین کے برتاؤ مین جو امور یہان
مروج ہین وہان انکا نام نہین اور جو باتین وہان رائج ہین یہان انکا نشان نہین غرضکہ یہان
کے چال ڈھال اور ڈھنگ کو وہان کے چال ڈھال سے کسیطرح کچھ نسبت ہی نہین علاوہ اسکے کبھی یہان کے
کسی گروہ نے اس بات کا دعوی نہین کیا نہ زبان سے نہ قلم سے کہ سچا دین اور خالص اسلام اہل نجد کے
طریقہ والون ہی مین منحصر ہے اور باقی سب مسلمان یون ہی ہین اس بات کو ہر عاقل بخوبی دریافت
کر سکتا ہے کہ آج علماء دہلی وغیرہ کی ہزارون کتابین چھوٹی بڑی عربی فارسی اردو موجود ہین کسی

مین یہ بات کوئی پڑہا لکہا دکہا تو دیدے غرض اصلی [illegible] حدیث پر چلنے [illegible]
مین فساد کے کامون سے روکا گیا ہے دکن خاص کی بات اور [illegible] پر اس [illegible] مین سکے
وفاضل برابر ہین خواہ نجد کے ہون یا ہند کے یا دکن کے باشندہ ہونکے ہم اپنے [illegible] محمد بن عبد الوہاب
کے تابع ہین نہ محمد اسمعیل کے مطیع قرآن وحدیث ہماری پیش نظر ہے اور جو [illegible] عالم ہے وہی
ساری جہان کے عالمون سے ہے نہ یہ کہ ایک کیطرف اپنے تئین منسوب کرنا اور اوسکی طرفداری مین لڑنا
جہگڑنا شور وفساد برپا کرنا یہ شیوہ اسلام سے بعید ہے اور بڑا تماشا یہ ہے کہ ہندوستان کے نادان مسلمانون
نے ہر جگہہ وہابی کے ایک نئے معنے تراشے ہین میان دوآب مین وہابی وہ ہے جو قبرین پوجنے اور تعزیہ
رکہنے اور ولیون سے مدد چاہنے اور مولود کی مجلسون سے منع کرے اور یا رسول اللہ اور یا علی کہنے
سے باز رکہے اور حیدرآباد دکن مین وہابی وہ ہے کہ سندہی نہ پہنے اور پاجامہ ٹخنون سے اونچا رکہے
اور داڑہی نہ منڈا دے اور نماز روزہ ادا کرتا ہے اور بمبئی مین وہابی وہ ہے کہ شیخ عبد القادر
جیلانی جنکا مذہب حنبلی ہے اور ایک عالم دیندار تہے انکو ساری جہان کا مالک نہ جانے اور محفل
مولود کو بدعت اور نئی تراش مسلمانون کی بتا دے اور یورپیون کے نزدیک مشرق کے ہندوستانی
شہرون مین وہابی وہ ہے جو ان چار مذہبون مین سے کسی مذہب خاص کا مقلد ومعتقد نہ ہو بلکہ سچے
اور اچہے طریقہ پر پیغمبر کے چلتا ہو اور ان نئی باتون سے جو پیغمبر کے بعد لوگون نے اپنی عقل سے
تراش لین دور رہتا ہو اور بعضے لوگون کے نزدیک وہابی وہ ہے جس مین یہ سب باتین موجود ہون
اور اکثر ہند مین وہابیہ بدعتیون کے مقابل مین بولا جاتا ہے اور بدعتی وہ لوگ ہین جہان [illegible]
ہین جو بعد پیغمبر برحق کے نکلے ہین اور پیغمبر کی حدیث اور عادت پر چلنا جائز اور روا نہین سمجہتے اور
فقیرون اور درویشون کی حد سے بڑہکر تعظیمین اور سجدے اور نذرین نیازین کیا کرتے ہین اور قبرون
پر چلے اور روزے اور مٹہائیان اور بکرے اور کشتیان چڑہاتے ہین اور انکی روحون کو جہان کا مالک
اور حاکم اور قابض اور متصرف جانتے ہین اور غیب کی چہپی چیزون سے خواہ چہوٹی ہون یا بڑی ذرہ
ذرہ اور قطرہ قطرہ کا واقف اور خبردار سمجہتے ہین اور طرح طرح کے شرک وبدعت کی باتین [illegible]
بیکار اور خراب رسمین ناچ رنگ وغیرہ ان مین پہیل رہے ہین اور بڑا مکر اور جہوٹ انکا یہ ہے کہ
حکام انگلشیہ کو فی الحال فرمانروائے ملک ہندوستان ہین انکے دلون مین یہ [illegible]
ہے کہ یہ لوگ تمہارے دشمن ہین اور تمہاری بادشاہت لینے اور سلطنت بگاڑنے [illegible]
رفاہ عوام کے کہونے کا اندیشہ اور فکر رکہتے ہین حالانکہ [illegible]

بھی ہندوستان کی تصدیق کوئی عاقل اور دانا نہین کرسکتا اور یہ قول انکا کبھی پایہ صدق کو نہین پہونچ سکتا
اسلیئے کہ اس صورت مین ہندوستان انکے نزدیک دار الحرب ہوگا نہ دار الاسلام اور دار الحرب مین رہکر اور
غیر مذہب والون کے ملک مین باامن وامان بسکر کسی مسلمان کے نزدیک ارادہ اور قصد جہاد کا کرنا روا
نہین چنانچہ غدر مین جو چند لوگ نادان عوام الناس فتنہ وفساد پر آمادہ ہوکر جہاد کا جھوٹ موٹ نام لینے
لگے اور عورتون اور بچون کو ظلم وتعدی سے مارنے لگے اور لوٹ مار پر ہاتھ دراز کیا اور اموال رعایا اور
پرایا [illegible] قابض ومتصرف ہوئے اونہون نے خطائی فاحش کی اور قصور ظاہر اسیلئے کہ قرآن وحدیث
کے موافق کہین شرطین جہاد کی موجود نہ تہین صرف سودای خام اور خیالی پلاؤ حکومت رانی اور ملک
ستانی کے انکے دلون مین اور مغزون مین سمائی ہوئے تہے ہم نہین جانتے کہ اُن مین سے کسی
جماعت اور لشکر مین خلوص نیت اور پاکی طینت اور انصاف واجبی اور تبعیت مذہب اسلام
ہو واللہ تعالے ہی انکے حال سے خوب واقف ہے حاصل یہ کہ ہندوستان مین جنکا نام انکے دشمنون نے
وہابی رکہا ہے ان مین ہمارے نزدیک اور نزدیک اہل تجربہ کے ہرگز کوئی وہابی نہین اور قرآن وحدیث
پر چلنے والون اور نماز وروزہ اور امور مذہبی حسب شریعت اسلام کے بجالانے والون کو وہابی کہنا
ایک بڑا ظلم اور دھینگا مشتی ہے اور قرآن وحدیث پر چلنا مستلزم اس امر کا نہین کہ حاکم وقت سے بغاوت
کرے یا امن خلائق مین خلل ڈالے یا رفاہ عوام کا رستہ بند کرے بلکہ سارا قرآن اور تمام حدیثین
ان امور سے مانع اور باز رکہنے والے ہین باقی رہا یہ امر کہ نفس جہاد غیر مسلمانون سے اور فضیلت
اسکی مسلمانون کی شریعت مین ثابت ہے اس مین بدعتی اور سنی اور شیعہ اور رافضی
اور خارجی اور ہندی اور سندی اور نجدی سب برابر ہین اور اسکے وقوع کے بصورت وجود شرائط
اور وجود اسباب سب مسلمان قائل ہین کوئی ادنی مسلمان بہی اسکا انکار نہین کرسکتا لیکن شریعت
مین کسی حکم کا ہونا اسکے وقوع کا مستلزم نہین نہ عقل کی رو سے نہ شرع کی جہت سے اور یہ امر بہی بخوبی
ظاہر ہے اور تاریخ والون پر خوب روشن ہے کہ کوئی شخص آجتک نجد سے عالم فاضل کی صورت مین وارد
ہند مین داخل نہین ہوا کہ لوگ اسکے شاگرد ہوئے ہون اور اسکی دعوت تمام ہند کے شہرون مین اور دیہات
مین پہیل گئی ہو یا اس نے یہان کسیطرح کی حکومت اور سلطنت حاصل کی ہو کہ لوگ اسکے طریقہ اور چال
پر ہو جاوین اور اسیکا گیت گاوین نہ کوئی سلسلہ شاگردی اور پیری مریدی کا اہل ہند اور اہل نجد مین
باہم ایسا جاری ہے جسکی رو سے انکو اہل نجد کے طریقہ اور روتیہ پر کہہ سکین نہ کوئی تعلق یہان کے لوگون
کو نجد [illegible] [illegible] [illegible] کے ان لوگون سے حاصل ہے جیسا فی الحال انگلستان یا جرمن یا

[illegible] سچا اصل [illegible]
دنیا کمال نادانی اور نہایت بیوقوفی اور صریح غلطی ہے اور جو [illegible]
نزدیک [illegible] بدنام کرکے اپنی دشمنی اس پردہ میں نکالنا ہے نرا افسانہ ہے [illegible]
کہ عرب نجد تجارت کے لیے بندر بمبئی تک آتے جاتے ہیں اور اپنا پیشہ کرتے ہیں اور حکام کو [illegible]
نہیں اسلیے کہ سرکار عالیہ برٹش کو بحث معتقدان و پاسبان [illegible] سے نہ زید و عمرو سے حدیث [illegible]
مرفوعًا آیا ہے کہ متفرق ہوئے بنی اسرائیل یعنی یہود بہتر فرقہ پر اور متفرق ہوگی امت میری تہتر فرقوں پر
پر سب فرقے آگ میں ڈالے جاوینگے مگر ایک طائفہ کے لوگ صحابہ نے پوچھا وہ کون طریقہ کے لوگ ہیں فرمایا
وہ طریقہ جسپر میں ہوں اور میرے ساتھی رواہ الترمذی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ بہتر فرقے تو اس
امت کے دوزخ میں جاوینگے اور ایک بہشت میں داخل ہوگا اور اس فرقہ کا نام جماعت ہوا اور نزدیک ہے
کہ نکلیں گے میری امت میں چند قومیں گھس جاویگی ان میں بدعتیں جس طرح گھس جاتی ہے بیماری کتا
کاٹے ہوئے کو نہ بچیگی اس سے کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر بیماری اس میں گھس جاوے گی رواہ احمد
وابوداؤد عن معاویۃ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قرآن و حدیث پر عامل ہیں انکا نام اہل سنت
و جماعت ہے نہ وہابی اور ہندوستان کے اکثر مسلمان مذہب سنی رکھتے ہیں مذہب حنبلی اور علماء اسلام
نے حیات [illegible] تعداد تہتر فرقوں اس امت اسلام کی لکھی ہے اور نام بنام انکو گنا ہے ان میں کہیں کسی
جگہ کسی فرقہ کا نام وہابیہ نہیں بتلایا اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو دین قدیم اسلام میں کوئی نئی راہ
و طریقہ یا جدید مذہب و عقائد کی بات نکالی اسکا نام بدعتی اور وہابی ہے اور وہ دوزخیوں میں [illegible]
کوئی سچا مسلمان کسی نئے طریقے نکالے ہوئے پر عمل سکتا ہے اور وہ کسی لقب جدید کو اپنے لیے پسند
کریگا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

فصل دوم

ترجمہ عبارت کتاب [illegible] العوائد من [illegible] الاخبار [illegible] الفوائد [illegible]
مجدہ مذکور میں یہ حاصل مضمون اسکے صفحہ ۳۴ کا ہے کہ [illegible] روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایمان لاوے اللہ پر اور اسکے رسول پر اور قائم کرے نماز اور ادا کرتا
رہے روزے رمضان کے اللہ پر فضل و احسان کی راہ سے اسکا یہ حق ہو کہ داخل کرے اسے جنت میں خواہ
وہ جہاد کرے اسکی راہ میں خواہ بیٹھا رہے اپنی ملک میں جہاں پیدا ہوا [illegible]
مانگو تو جنت الفردوس مانگو کہ وہ سب جنتوں کے بیچ [illegible]

اور ایسے ہی بہتی ہین نہرین جنت کی روایت کی یہ بخاری نے اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ جہاد مخالفون سے مسلمانون پر فرض کفایہ ہے یعنے ایک جانب کے لوگ اگر اسکو بجا لاوین تو ہر جانب کے لوگون پر فرض نہین اور ہر فرد بشر پر مسلمانون سے فرض نہین کہ جو اسکو نہ بجا لاوے اسکے اسلام مین نقصان ہو اور جنت مین داخل ہونیکو فقط اسلام اور ایمان کافی ہے اگرچہ اپنے وطن مین ساری عمر بیٹھا رہے اور جہاد نکرے اور یہی قول ہے جمہور یعنے سب عالمونکا باقی رہے مناقب جہاد کے اور اسکی فضیلتین قرآن اور کتب حدیث مین بہری ہوئی ہین اور انکے ترجمے ساری جہان مین پہیلے ہوئے اور ہر چہوٹا بڑا عورت و مرد گاؤن گاؤن اور شہر شہر مین فارسی اور اردو اور عربی مین پڑہتا ہے بلکہ کوئی گاؤن اور شہر شاید اُس سے خالی نہین مگر اسپر ثواب کا ملنا اور اجر کا حاصل ہونا جب ہی ہے کہ اسکی شرطین جو شریعت مین مقرر ہین وہ سب پائی جاوین اور اسباب و احکام اُس کے موجود ہون اور آجکل عام مسلمان جنکو علم و فہم سے بہرہ بلکہ اکثر ارباب دول و حکومت جنہین اسلام کی خوبیون سے اور ایمان کی باتون سے بالکل واقفیت نہین جسکو جہاد سمجہ رہے ہین وہ حقیقت مین فتنہ کے سوا اور کچہ نہین اور کوئی اہل علم اور ارباب عقل سے اسکا قائل اور معترف نہین چنانچہ ایام غدر مین جو ملک ہندوستان مین بعضے راجہ بابو اور بہت سے نام کے نواب و امراء بنام نہاد جہاد ہندوستان کے امن و امان مین خلل انداز ہوئے اور انہون نے لڑائی بہڑائی کا بازار گرم کیا اور یہانتک کہ انکے فساد و عناد کی نوبت پہونچی کہ عورتون اور بچون کو جو کسی شریعت مین واجب القتل نہین ہین بے تامل چیر پہاڑ کر پہینکدیا افسوس صد افسوس حالانکہ اسلام مین تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ کام خلاف شرع محمدی ہے اور کسی فرقہ اسلامیہ مین ہرگز جائز اور روا نہین اور جو آجکل ایسا فتنہ برپا کرے وہ بہی ویسا ہی فتنہ پرداز اور از انجام تا آغاز اسلام مین دہبا لگانیوالا ہے اسلیے کہ علماء اسلام کا اسی مسئلہ مین اختلاف ہے کہ ملک ہند مین جب سے حکام والا مقام فرنگ فرمان روا ہین اس وقت سے یہ ملک دار الحرب ہے یا دار الاسلام حنفیہ جن سے یہ ملک بالکل بہرا ہوا ہے انکے عالمون اور مجتہدون کا تو یہی فتوی ہے کہ یہ دار الاسلام ہے اور جب یہ ملک دار الاسلام ہوا تو پہر یہان جہاد کرنا کیا معنے بلکہ عزم جہاد ایسی جگہہ ایک گناہ ہے بڑے گناہون سے اور جن لوگون کے نزدیک یہ دار الحرب ہے جیسے بعض علماء دہلی وغیرہ انکے نزدیک بہی اس ملک مین رہکر اور یہان کے حکام کی رعایا اور با امن و امان مین داخل ہو کر کسی سے جہاد کرنا ہرگز روا نہین جب تک کہ پہلے سے ہجرت کرکے کسی دوسرے ملک اسلام مین جاکر مقیم نہ ہو غرض یہ کہ دار الحرب مین رہکر جہاد کرنا اگلے پچہلے مسلمانون مین سے کسیکے نزدیک ہرگز جائز نہین علاوہ

اسکے جہاد مین تو یہی شرط تہی کہ [illegible] امام عادل [illegible]
کی جاوے کہ جس مین شرائط امامت بخوبی موجود ہون اور اپنی ذات مین [illegible]
اسکی امامت کو پسند فرماوین اور جسکو یہ صلاحیت خدا داد [illegible] اور جو شخص [illegible] کے عالم [illegible]
اور اس لڑائی بہڑائی مین لڑکون اور بچون اور عورتون اور بوڑہون اور ضعیفون کو قتل [illegible]
پہر دوسرا شخص دعوی امامت کرے تو باغی اور مفسد قرار دیا جاوے اور واجب القتل ہو [illegible]
غدر مین یکقلم مفقود اور غیر موجود تہین بلکہ ہر ایک شہر مین جسکا جی چاہا اور اسکو [illegible]
نے گہیر او ہی سرکار سے باغی ہوکر لڑنے کو کہڑا ہو گیا اور اس لڑائی کو جہاد ٹہیرایا حالانکہ وہ جہاد نہ تہا
سراسر فتنہ تہا غرض شریعت اسلام کی بنا پر مسلمانان ہند کو ایسی حالت موجودہ پر کہ امن وامان خلائق
ورفاہ عوام بخوبی قائم ہے اور ہر ایک کو اپنے امور مذہبی کے اجرا کے لیئے بموجب اشتہار گورنمنٹ مجریہ
دربار قیصری دہلی کسیطرح کی مزاحمت اور مخالفت سرکار انگلشیہ سے مطلقاً نہین جہاد خیال کرنا خبط
ہے اور جو شخص بلونگیون کیطرح بے فائدہ مار پیٹ کا اور لوٹ مار کا بازار گرم کرے اور اسکو جہاد کہے وہ
بالکل شریعت کی خلاف عامل ہے اور مفت ناحق جان ومال لوگون کا ضائع کرتا ہے اور عزت وآبرو
گنواتا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ کسی عمل پر ثواب نہین ملتا جبتک وہ خالص خدا کے واسطے اور موافق شرع
شریف کے نہو اور جب تک شریعت کے موافق نہو اور خاص اللہ کے لیے نہو تب تک دونون جہان
کا زیان اور جان ومال کا نقصان تصور کیا جاتا ہے ہم کو بڑا تعجب آتا ہے ان لوگون پر جنہون
نے غدر مین بغیر وجود شرائط کے اور بغیر وجود امام کے اور بغیر اتباع شرع کے باوجود قتل کرنے لڑکون
اور عورتون کے جو محض بے گناہ اور معصوم تہے کیونکر فتوی دیدیا کہ یہ ہر بونگ جاہلون کا اور بہت سے
مفسدون کا اور جہگڑا بے وقوفون کا جہاد ہے اور معلوم نہین ہوتا کہ اونہون نے یہ فتوی کس قسم آیت
سے نکالا اور کونسی حدیث سے ثابت کیا اسپر طرہ یہ ہے کہ اکثر حاکم اسوقت مین راجہ یا بابو [illegible] کے
ہندو تہے کہ انکی امامت مسلمانون کے کسی فرقے کے نزدیک جائز نہین اور اکثر لوگ جنہون نے اسوقت
فساد غدر مین حکام انگلشیہ سے مقابلہ کیا ہندو مذہب تہے کہ شراکت انکی جہاد مین اور مدد لینا انکی
ہرگز جائز نہین یہ بات صاف حدیث مین آئی ہے پس اگر ہم اسکو مان بہی لین کہ وہ سب اسلام کا نام
لیتے تہے تو بہی جبتک دار الحرب سے باہر جاکر کسی دار الاسلام کو اپنا وطن اور مسکن نہ ٹہیراوین اور کسی
امام کو جو شرائط امامت اپنی ذات مین رکہتا ہو اپنا امام اور حاکم مقرر نہ کرین تب تک جہاد کا نام
محض خبط ہے اور ایسا امام جو اسلام کی شرائط رکہتا ہو اسوقت مین عالم [illegible]

یہانتک کہ جو لوگ اہل اسلام مین اسوقت فرمان بردا اور حکمران ہین ان مین سے ایک بھی امامت کی صفتون
سے موصوف نہین اور سلطنت اور حکومت کی شرطون اور آداب اور احکام سے معروف نہین پھر
باغیان غدر اور مفسدان فتنہ پرداز کا کیا ذکر یہانتک کہ اکثر علمائے اسلام نے تیمور لنگ اور اکبر اور
دیگر شاہان اسلام کو جو محض ملک گیری اور سلطنت کے طمع سے لڑائیان لڑے ہین اور امن و امان
ملک مین فساد ڈالا انکی لڑائی کا نام جہاد نہین رکھا بھی چنانچہ امام شوکانی نے بدر طالع مین جہان ترجمہ
تیمور کا لکھا ہے وہان یہ لکھا ہے کہ ایک بار تیمور نے اپنی مجلس کے عالمون سے پوچھا کہ ہماری لڑائیون
مین جو لوگ قتل ہوئے اور مارے گئے ان مین سے کون جنت مین جاویگا ہماری طرف کا یا ہمارے
دشمنون کی طرف کا تو ایک عالم نے جواب دیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی حمیت
کے لیے لڑتا ہے اور کوئی اظہار شجاعت کے لیے اور کوئی اس نیت سے کہ لوگ اوسکی کارگزاری دیکھین
ان مین سے جنتی وہی ہین جو خاص اسلیئے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو غرض اصل مقصود جہاد سے
یہی ہے کہ اللہ کی بات بلند ہو اور ملک مین امن و امان قائم ہوجاوے اور نام آوری اور شہرت
اور ملک گیری اور نیک نامی ہرگز مقصود نہو پس ایسی لڑائیان جن سے صرف حکومت اور جہانگیری
اور سلطنت مقصود ہو جہاد شرعی سے ہزارون کوس دور ہین اور ایسی لڑائیون والا ہرگز اپنے
تئین مجاہد نہین قرار دے سکتا ہے اسلیئے ابن عرب شاہ نے عجائب المقدور مین اور سیوطی نے تاریخ
الخلفاء مین تیمور کی مذمت کی ہے اور اسکو برا لکھا ہے کہ اس نے اپنی لڑائیون کا نام جہاد رکھا
تھا حالانکہ علماء اسلام متفق ہین کہ احکام شریعت حقیقت سے تعلق رکھتے ہین نہ فقط نام سے اور
کسی شئے کا نام بدل لینے سے اسکی حقیقت نہین بدلجاتی مثلا سود کا نام منافع رکھنے سے سود
حلال نہین ہوجاتا چنانچہ امام شوکانی نے فتح ربانی مین یہی مضمون عربی مین لکھا ہے اور کتاب
تنبیہ الامثال مین صاف لکھا ہے کہ یہ لڑائیان بادشاہون کی جو ملک و مال کے لیئے ہین ہرگز
جہاد نہین چنانچہ خلاصہ انکی تحریر کا یہ ہے کہ یہ بادشاہ جو رعایا کے مال شریعت کے خلاف لیا کرتے
ہین خواہ وہ رعیت کے لوگ راضی ہون یا ناراض ہون اور اپنی لڑائیون مین خرچ کرتے ہین
اس سے رعیت کا نفع خاک نہین ہوتا بلکہ سراسر نقصان اور زیان کا سبب ہوتا ہے جیسے بعض
بادشاہون مین لڑائیان واقع ہوتی ہین اور ہر شخص چاہتا ہے کہ سلطنت میری ہو یہ ہرگز جہاد
شرعی نہین بلکہ جہالت اور نادانی اور حماقت کی لڑائیون مین داخل ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ انکے
لشکری اور سپاہی رعایا کے ضعیفون اور عاجزون کو قتل کر ڈالتے ہین اور انکا مال و منال

چھین جھپٹ کر لیتے اور انکے بے عزت اور بے حرمت کر دیتے ہیں پس کیا اظلم ہے تمام ہوا مضمون کالی کی تحریر کا اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ جو لڑائیاں غدر مین واقع ہوئیں وہ ہر گز جہاد شرعی نہین اور کیونکر وہ جہاد شرعی ہو سکتا ہے کہ جو امن و امان خلائق کا اور رحمت و رفاہ مخلوق کا حکومت حکام انگلشیہ سے زمین ہند مین قائم تھا اس مین بڑا خلل واقع ہو گیا یہانتک بوجہ بے اعتباری رعایا نوکری کا ملنا محال ہو گیا اور جان و مال و آبرو کا بچانا وہم و خیال ہو گیا امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے جہان حکام کے عدل کا بیان کیا ہے وہان یہ بھی لکھا ہے کہ اگر شریعت اسلام کے موافق عدل نہ ہو سکے تو حکام فرنگ کی طرح تو امن و امان رعایا اور اصلاح و درستی رعایا کا لحاظ کیا جاوے غرض انکی گواہی سے بخوبی معلوم ہوا کہ درستی ملک اور صفائی راہ اور رفاہ عوام اور امن خلائق اور امان مخلوق اور راحت رسانی رعیت اور آرام دہی رعیت مین حکام فرنگ کا مثل اور نظیر اسوقت مین بلکہ اکثر اوقات مین ہرگز نہین اگرچہ ہر وقت کے ملا اور مفتی خوشامد کی راہ سے باتین بناتے ہین اور ہر کسی کو اچھا بتاتے ہین مگر میری نظر مین جو راجح اور صحیح معلوم ہوا وہ لکھدیا قبول و ہدایت اللہ کے ہاتھ ہے۔

فصل سوم

دوسرے مقام مین اسی کتاب کے صفحہ ۳۵ مین یہ مضمون ہے کہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ملک یمن اور شام کے لیئے دعا برکت کی لوگون نے عرض کیا کہ ہمارے نجد کے لیئے بھی برکت کی دعا فرمایے ابن عمرؓ کہتے ہین کہ مین گمان کرتا ہون کہ جب ان لوگون نے تین بار عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہان سے بکھیڑے اور فتنہ نکلین گے اور وہین سے شیطان کا سینگ نکلے گا روایت کی یہہ بخاری نے قبرون کے پوجنے والے اور پیرون کے پوجا کرنے والے ہندوستان مین ایک خدا کے ماننے والون کو عداوت اور نفسانیت کی راہ سے وہابیہ کہتے ہین اور سمجھتے ہین کہ یہ فرقہ ایک خدا کا ماننے والا محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب ہے اور وہ نجد مین گذرا ہے غرض مذمت نجد کی احادیث سے ثابت کرتے ہین اور جب محمد بن عبد الوہاب بُرے ہوئے تو وہ فرقہ جو انکی طرف منسوب ہے وہ بھی بُرا ہوا۔ مین کہتا ہون کہ اس بات کو جانے دو کہ یہ دوسرے ملک کی بات ہے ہندوستان کی نہین کلام اس مین ہے کہ یہ فرقہ جو ایک خدا کو مانتا ہے اور ساری جہان کا حاکم اور مالک اسی کیلئے ایک قدرت والے کو سمجھتا ہے انکو وہابی کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف اس فرقہ کو منسوب سمجھنا محض غلط ہے اور جھوٹ ہے کئی وجہون سے اول یہ کہ یہ فرقہ خود اپنے تئین وہابی نہین کہتا اور نہ عبد الوہاب کی طرف اپنی نسبت ثابت کرتا ہے پس یہ خطاب اور لقب اس نے اپنے لیئے مقرر نہین کیا جیسے

نے سنیون کے مقابلہ مین اپنے آپ کو شیعہ کہنا مقرر کیا ہے اور ضرور تھا کہ اگر وہ اس لقب کو اپنے لیئے مقرر کرتے تو ضرور اسکی بوان مین پائی جاتی بلکہ یہ لوگ تو اس لقب سے کمال نفرت رکھتے ہین اور انکار کرتے ہین پہر ایسا لقب کسی کے واسطے رکھنا جو وہ خود اس سے ناراض ہو عرفاً اور عقلاً وقانوناً ہرگز لائق تحبت نہین ہو سکتا ہے اور حقیقت یہ ہی کہ ہم لوگ جو ایک خدا کے ماننے والے ہین انکو وہابی کہنا ایسا بُرا لگتا ہے جیسے گالی دینا اور ہم ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی برحق کے چال چلنے والے اپنے تئین کسی اگلے بڑے اماسون کیطرف منسوب نہین کرتے نہ اپنے تئین حنفی اور شافعی کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین پہر محمد بن عبد الوہاب کے پیچھے چلنے اور انکے طریقہ مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہونگے دوسرے یہ کہ کسی مذہب مین داخل ہونا یا کسی طریقہ مین کہلانا بغیر اسکے نہین ہوتا کہ وہ شخص اسکا شاگرد ہو یا اسکے گہر کا چیلہ یا معتقد ہو یا اسکا ہموطن ہو غرض داخل ہونا ہندوستان کے لوگون کا محمد بن عبد الوہاب کے طریقہ مین بغیر ان صورتون کے ممکن نہین اور کوئی ہندوستانی کسیطرح کا علاقہ ان علاقون مین سے ان کے ساتھ نہین رکھتا ہے پہر انکو انکیطرف منسوب کرنا سوای خطا اور غلط کے کیا تصور کیا جاوے تیسرے یہ کہ محمد بن عبد الوہاب کے انتقال کو ایک مدت مدید گذری کہ ملک نجد مین ہی جہان انکا نشوونما تہا وہان بہی کوئی انکی پرتون پڑوتون مین سے باقی نہین سنا جاتا کہ انکے طریقہ کی تعلیم لوگون کو کرتا ہو اور اہل ہند یا عرب کو اسطرف بلاتا ہو اور یہ لوگ اسکی چال پر چلتے ہون اور اسکے سکہانے کے موافق برتاو کرتے ہون پہر اس صورت مین انکو وہابی کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا انصاف کا خون بہانا اور عدل کی گردن مارنا ہے چوتہے یہ کہ قبول کرنا کسی مذہب کا اور داخل ہونا کسی طریقہ مین اس مذہب اور اس طریقہ کی کتابین دیکھنے اور سننے سے بہی ہوتا ہے اور صحبت سے بہی آدمی کسی مذہب و ملت کو اختیار کرتا ہے جیسے بہت سے رسوم ہندؤن کی بسبب ہم صحبتی کے ہند کے مسلمانون نے سیکہ لیئے اور بہت سی انکی شادی اور بیاہ مین جاری ہین سو یہ بہی ظاہر ہے کہ محمد بن عبد الوہاب کی کوئی کتاب ہند کے کسی شہر مین ایسے شائع نہین کہ مدرسون مین پڑہائی جاتی ہو اور عالمون مین اسکا اہتمون ہاتہ لیتے ہین ہو اور اسیطرح محمد بن عبد الوہاب جو کہ نجد مین پیدا ہوئے اور وہان کے لوگ اکثر حنبلی مذہب تہے جیسے ہند کے لوگ حنفی مذہب ہین اور انہون نے کوئی نیا مذہب بہی نہین ایجاد کیا کہ اوسپر چلنے والے کو وہابی کہین اور اگر ایجاد کیا ہوگا تو اس مذہب کی کتاب اس ملک مین پائی نہین جاتی ہین نجد کے شہرون مین ہوگی اور یہ بہی ظاہر ہے کہ ہم لوگ ایک خدا

خدا کے پوجنے والے ایک پیغمبر برحق کی چال چلن پر چلنے والے حنفیہ اور شافعیہ کی تقلید کو پسند نہیں کرتے اسی
طرح مالکیہ اور حنبلیہ کی تقلید سے بھی خورسند نہیں ہوتے پس اس صورت میں تہمت وہابیت کی ہم بیچاروں
پر ٹھیک اور درست نہیں ہو سکتی اور ایک خدا کے پوجنے والوں کا طریقہ اور مذہب تو یہ ہے کہ نماز روزہ
ادا کرنا اور ماں باپ و عزیز و اقارب کے حقوق کو پورا کرنا اور شرع شریف کے موافق شادی اور غمی میں کاربند ہونا
اور شور و شغب و فتنہ و فساد سے اور ناچ رنگ وغیرہ کے بکھیڑوں سے دور رہنا اور کسیکا قول خواہ حجاز
وغیرہ میں ہو یا اور امر شرع میں سوای خدا و رسول کے قبول نہ کرنا پھر ان لوگوں کو وہابی کہنا ظلم صریح
ہے پانچویں یہ کہ کبھی ہندی لوگوں کو ملک نجد کے لوگوں میں آمد و رفت نہیں ہوئی نہ کوئی معبد مسلمانوں
کا وہاں ایسا ہی جیسے کعبہ وغیرہ کہ وہاں جانا آنا ان کا ضرور ہوا اور وہاں سے یہ مذہب محمد بن عبد الوہاب
کا سیکھ آتے ہوں اور اپنے ملک میں پھیلاتے نہ کوئی تجارت عمدہ وہاں سے جاری ہے کہ خرید و فروخت
کے ذریعہ سے وہاں انکی آمد و شد ہو کہ اسکی وجہ سے یہ لوگ انکا طریقہ اختیار کر کے اپنے ملک میں رائج کرتے
نہ رسم خط و کتابت کا علاقہ کسی کو وہاں سے حاصل ہے کہ اسکے سبب سے انکے مذہب کے امور ہندوستان کے
لوگوں نے اخذ کیے ہوں پھر باوجود نہ ہونے کسی علاقہ کے انکو محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا
عجب طرح کا افترا ہے اور بڑی بات تو یہ ہے کہ ہم لوگ صرف کتاب و سنت کی دلیلوں کو اپنا دستور
العمل ٹھیراتے ہیں اور اگلے بڑے بڑے مجتہدوں اور عالموں کیطرف منسوب ہونے سے عار کرتے
ہیں پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ محمد بن عبد الوہاب کیطرف کہ وہ بھی ایک مذہب خاص حنبلی کیطرف منسوب
تھا اسکے ساتھ نسبت اپنی ظاہر کریں اور اسکی طرف منسوب ہونے سے مسرور و محفوظ ہوں اور یہ آزادگی
ہماری مذہب مروجہ جدیدہ سے ہیں مراد قانون انگلشیہ ہے نہ تعصب مذہبی ہاں البتہ جو تقلید اگلے
مولویوں کی واجب اور فرض کہتے ہیں وہ اگر تقلید محمد بن عبد الوہاب کے بھی کریں تو تعجب نہیں اور
جو ان سے اگلوں کی تقلید سے بھاگتا ہے وہ انکی کیا تقلید کریگا چھٹے یہ کہ چند مفسدان فتنہ پرداز حکام
عالی مقام انگلشیہ کو یوں فہمایش کرتے ہیں اور وقت بیوقت انکے خیال میں یہ امر جماتے ہیں کہ یہ
لوگ جو وہابی کہلاتے ہیں انکے مذہب میں حکام فرنگ سے جہاد کرنا فرض ہے اور انکی عورتوں اور بچوں
کو قتل کرنا واجب حالانکہ یہ خیال محض باطل اور بیکار ہے اور دلائل اسکے بطلان اور غلط ہونے
کے اوپر بخوبی گذر چکے اور ظاہر ہے کہ جہاد بغیر شرائط شرعیہ کے اور بغیر وجود امام کے روا نہیں اور صرف لڑنا
بھڑنا اور فتنہ پردازی اور ملک گیری اور سلطنت کے لیے قتل نفس کرنا ہرگز جہاد نہیں اور جو لوگ کہ بغیر وجہ جہاد حکام
فرنگ کے قتل کا ارادہ کرتے یا اس فعل شنیع کے مرتکب ہوتے ہیں وہ شریعت اسلامیہ سے اور احکام دین محمدی

سے بالکل جاہل و نافہم ہین اور سچ تو یہ ہے کہ وہابی ہونا عبارت ہے مقلد مذہب خاص کے ہونے سے کیونکہ
پیشوا وہابیون کا ابن عبد الوہاب مقلد مذہب حنبلی تہا اور تابعان حدیث کسی مذہب کے مذاہب مقلدین مین
سے مقلد نہین پس وہابیہ اور اہل حدیث مین فرق زمین و آسمان کا ہے مذہب وہابیہ ۱۲۰۶ھ مین مفقود ہوگیا
اور اہلحدیث تیرہ سو برس سے چلے آتے ہین اس مین سے کسی نے کسی ملک مین جہنڈا اس جہاد اصطلاحی حال
کا کہڑا نہین کیا اور نہ کوئی ان مین حاکم یا بادشاہ کسی ملک کا بنا اکثر ملکون کے سبب اہد تارک دنیا تہے
فتنہ و فساد غدر و قتل و خونریزی سے ہزارون کوس بہاگتے تہے وہ لوگون کا جمع کرنا اور فساد برپا کرنا اور
امن و امان کا ملک سے اٹہانا کیا جانین اہلحدیث کے احوال و طبقات کی صدہا ہزارہا کتابین بطور تاریخ
مذہب اسلام مین موجود ہین انکی نسبت کسی کتاب مین کسی جگہہ حال فساد و غدر کا نہین لکہا بخلاف ابن
عبد الوہاب کے کہ حال اسکے فساد کا تاریخ مصر و دیگر کتب مؤلفہ علما عیسائی مطبوعہ بیروت وغیرہ مین مفصل
تحریر ہے اور ان کتابون سے ہمنے حال مذکور انتخاب کرکے اپنی کتاب مین لکہا ہے تاکہ لوگ اسپر واقف
ہوکر طریقہ جنگ و جدال و فساد سے باز رہین باقی رہی یہ بات کہ مراد لفظ وہابی سے خاص یہی لوگ ہین جو
دعوی اتباع قرآن و حدیث کا کرتے ہین اور تقلید مذہب کے منکر ہین سو اسکا جواب یہ ہی کہ اگر یہی لوگ
وہابی ہین تو ضرور ہے کہ جو معنے وہابی کے عرف حکام مین مقرر ہونگے اسکا مفہوم ان لوگون مین پایا جاوے
حالانکہ سنیون مین جو ساکن ہندوستان ہین ایک آدمی بہی ایسا آج تک پایا نہین گیا کہ جسنے دعوے
اتباع قرآن و حدیث کرکے سرکار سے مخالفت کسی قسم کی کسی شہر مین کی ہو یا خود جہاد کا ارادہ یا دوسرون
کو اسپر آمادہ کیا ہو یا کوئی نالش فریاد کسی مقلد مذہب کی کسی کچہری عدالت مین ابتدا ہمیش کی ہو بلکہ
جو لوگ اہل سنت کو زبردستی وہابی لقب سے یاد کرتے ہین وہی بانی اس فساد کے ہین سو وہ تو وہابی
نہ ہون بلکہ خیر خواہ سمجہے جاوین اور جو لوگ خود پرہیزگار خدا ترس رافع فساد امن خواہ ہون وہ وہابی
کہلاوین یہ عجب لطف کی بات ہے فساد کوئی کرے اور بدنام کوئی ہو ؎

می خورد با دیگران مستان برہا بگزرد
در فرنگ این ظلم و این بیداد حاشا بگزرد

یاد ہوگا کہ اس سے پیشتر جو کتاب سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین لکہی ہے اور اسکا نام ہدایۃ السائل ہے اسکے
صفحہ ۱۱۹ مین وہابیہ کے حال مین لکہا ہے کہ انکی کیفیت کچہ نہ پوچہو انکے اور انکے مخالفون کا عجیب
حال ہے کہ سراسر نادانی اور حماقت مین گرفتار ہین اور اس نادانی سے نکلنے کی ساری عمر توقع نہین اور
صفحہ ۱۲۱ مین لکہا ہے کہ نہ محمد بن عبد الوہاب کے پیچہے چلنا ہمپر واجب ہے نہ اور کسی عالم کے پیچہے اور
صفحہ ۱۱۵ مین ہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی حنبلی المذہب تہے اور ہم کسی مذہب کے مقلد نہین پس

کا بیچ ہونا ہمارا محمد بن عبد الوہاب کا نہایت عجیب ہے اور ہرگز کچھ معنے نہیں رکھتا

مذہب عیسوی دونوں نے اپنی تاریخوں میں فتنہ نجد کا حال جو سنہ ۱۲۰۰ ہجری میں گذرا ہے مجملاً لکھا ہے اور اس
سنہ میں کوئی ہند کا آدمی نجد کو نہیں گیا بلکہ خود اہل ہند کو اسکے حال سے مطلق خبر نہیں تھی اور کیونکر خبر ہوتی
کیونکہ جیسے اب بسبب حسن بندوبست سرکار انگلشیہ ہر طرف تار اور اخبار اور ریل جاری ہے اس وقت میں ان
چیزوں کا نام و نشان بھی نہ تھا بلکہ آجتک باوجود کثرت اخبار اور اجراے تار کے کوئی اخبار بھی ملک نجد کا
ہندوستان میں شائع نہیں کہ شیوہ علماء نجد کا اور طریقہ وہاں کے عوام الناس کا ہم لوگوں کو معلوم ہو غرض
کہ کوئی علاقہ دینی اور دنیوی ہندوستان کے مسلمان موحدین کو اہل نجد کے لوگوں کے ساتھ حاصل
نہیں اور یہ جو مسلمان ہند کے ایک خدا کو ماننے والے اور اچھی باتیں لوگوں کو سکھانے والے اور بری باتوں
سے جیسے گور پرستی اور ڈھول ڈھماکا اور ناچ رنگ اور سود خواری اور زناکاری ہے اس سے منع کرنے والے
ہیں کسیطرح کی نسبت انکو وہاں نجدیوں سے نہیں صرف اتنی بات ہے کہ چند لوگ متعصبان مذہب حنفی اور
ایسی باتوں کے پیچ کرنیوالے لوگوں نے جو قبروں کی نذر و نیاز میں مشغول ہیں یہ تہمت ایک مدت سے انکی جز
والوں پر باندہ دی ہے اور حاکموں سے اس بات کا اظہار سراپا کذب کر کے کہ یہ لوگ وہابی اور مجاہدین ہیں اپنے
منصب و عزت اور جاہ بڑہانیکی تدبیر نکالتے ہیں حالانکہ تہمت انکی بالکل صدق سے دور اور انصاف سے بعید ہے

فصل چہارم

سلیم بن عامر نے کہا کہ حضرت معاویہؓ اور اہل روم جو نصاری تھے ان دونوں میں صلح تھی اور حضرت معاویہؓ
نے جب مدت صلح کی تمام ہونیکو ہوئی نصاری کے ملکوں میں لوٹ مار کا ارادہ کیا سو ایک شخص عربی یا
ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر صلح کی اور عہد کی رعایت ضروری اور اقرار کا
پورا کرنا واجب و لازم ہے جب دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں
سے حضرت معاویہ نے ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے اونہوں نے کہا کہ مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جسکو کسی قوم سے صلح ہو سو اسے لازم ہے کہ صلح کو نہ توڑے اور اس میں خلل نہ ڈالے
یہانتک کہ اسکی مدت تمام ہو جاوے یا انکو صلح توڑنے کی اطلاع کر دے راوی کہتا ہے کہ معاویہؓ نے
جب یہ بات سنی لوٹ گئے اور انکو نہ لوٹا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور یہ دونوں بڑی معتبر
کتابیں اہل اسلام کی ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل اسلام کو جس غیر مذہب سے صلح ہو اور اقرار ہو اسکو
توڑنا نہ چاہیے اور اسیلیے ابو رافع کہ کافران قریش نے انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قاصد بنا کر
بھیجا تھا اونہوں نے جب مسلمان ہونیکا ارادہ کیا اور چاہا کہ آپ کافروں کے پاس نجاویں یا

نے فرمایا کہ ہم اقرار نہین توڑتے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے غرض حضرت نے انکو لوٹا دیا اور فرمایا کہ اب تو تم جاؤ
اور اپنا اقرار پورا کرو پھر اگر تمہارا ارادہ اسلام ہے تو بعد اسکے آسکتے ہو ایسا ہی مضمون ہے حضرت کے
قول کا اور پیغمبر نے اللہ رحمت کری انپر صاف فرما دیا ہے کہ عہد کا توڑنا ان چار خصلتون مین ہے جس سے آدمی
منافق ہوجاتا ہے اور وہ سچے اللہ پر یقین والون مین نہین گنا جاتا اور فرمایا ہے کہ جو امان دیوے کسی کو
جان کی اور پھر اسے مار ڈالے اسپر ایک جھنڈا ہوگا بیوفائی کا قیامت کو دن یعنے قیامت کے دن اس
کی بیوفائی اور بدعہدی مشہور ہوگی اور رسوائی اور ذلت عام مین گرفتار ہوگا اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپنے فرمایا جو اپنے اقرار کو پورا نکرے اسکو مجھسے کام نہین نہ مجھکو اس سے
گویا آپنے عہد شکن کو اسلام سے خارج کردیا اور ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ اقرار توڑنے والے کے لئے
قیامت کو دن ایک جھنڈا گاڑا جاویگا اور پکارا جاویگا کہ یہ فلان جو فلان کا بیٹا ہے اسکی عہد شکنی اور
بیوفائی ہے اور انسؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کیلئے قیامت مین ایک جھنڈا ایسا ہوگا کہ
اس سے پہچانا جاویگا اور ابی سعیدؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا جھنڈا قیامت کو دن اسکے
سرین پر لگایا جاویگا اور یہ بڑی رسوائی اور ذلت کا سبب ہوگا اور مسلم مین جو بڑی معتبر کتاب ہے اسلام
کی مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا ایک جھنڈا ہوگا اور وہ اتنا ہی بلند ہوگا جتنی اسنے عہد شکنی
کی ہوگی غرض عہد کو پورا کرنا اور اقرار کو وفا کرنا ہی دستور العمل ہے اہل اسلام کا خواہ اگلے ہون یا پچھلے
اور اسیوجہ سے سلاطین اور حکام اہل اسلام جو اہل حکومت و دولت ہین جب معاہدہ اور اقرار صلح کا کسی
سے کرتے ہین اس اقرار اور صلح کو مرتے دم تک پورا کرنے مین بدل ساعی ہوتے ہین اور اس اقرار اور
صلح کے توڑنے کو خلاف شیوہ اسلام اور مخالف طریقہ ایمان اور بڑا گناہ اور نہایت برا جانتے ہین اور
جو عہد و اقرار کوئی رئیس اسلام کرتا ہے تو اسکی رعایا اور برایا بھی اس مین شامل ہوتی ہے اور اس عہد کے
وفا کو اپنے ذمہ لازم اور واجب جانتی ہے گو بروقت صلح رعیت کا ذکر نہ آوے اسلیئے کہ حاکم وقت اور
رئیس ملک گویا اپنی ساری رعیت کیطرف سے عہد باندھتا ہے اور تمام ماتحتون کی جانب سے اقرار کرتا
ہے نہ خاص اپنی ذات سے غرض یہ کہ اوسکا اقرار کرنا گویا تمام رعیت اور ماتحتون کا اقرار کرنا ہے ہر شخص
اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ غدر کے وقت مین جب لشکر سرکار انگلشیہ باغی ہوگیا اور ظلم و تعدی جو
ان سے مناسب تھی کچھ کیا اسوقت مین رؤسا ہند جنکو اپنے عہد و قرار کا خیال تھا وہ اپنے قرار پر برقرار
رہے اور عہد شکنی اور بیوفائی سے برسرکنار اور جس نے اسکے برخلاف کیا وہ صرف حاکمون ہی کے
نزدیک برا نہین ٹھیرا بلکہ شیوہ اسلام اور طریقہ اہل ایمان سے دور اور عہد شکن اور بیوفا ٹھیرا

دین مین بہی اور ترکت کبیرہ گناہ کا سمجہا گیا اور قیامت کے دن اسکا جو حال ہوگا وہ بہی وہان کہل جاویگا غرضکہ وہ شخص دونون جہان کے زیان اور دونون عالم کے نقصان مین گرفتار ہوا اور جب پورا کرنا بات عہد کا اور تمام کرنا اپنے اقرار کا شریعت مین ضرور ہوا تو ہر رئیس کو کسی ریاست کا رئیس کیون نہ ہو ضرور ہے کہ اپنے عہدونکو اونکی مدتون تک پہونچادے اور اسکے ایفا اور وفا کا بخوبی خیال رکہے اور اقرار توڑنے کا دل مین کبہی خیال نہ لاوے اور بخوبی ظاہر ہے کہ اقرار اور عہد اور قول اکثر روساء ہند کے دولت انگلشیہ کے ساتہہ بقید نسلاً بعد نسلاً اور بطنا بعد بطن مقرر ہوئے ہین اور مسائل اور شروط متعددہ کے ساتہہ قرار پائی ہین کہ ہر ایک کے عہدنامہ مین تفصیل اونکی موجود ہے سو ہر ایک کو روساء ہند اور امرائے و حکام اس ملک سے ضرور ہے کہ جو عہد و اقرار حکام انگلشیہ سے باندہی ہین سر مو اسکے خلاف نکرین اور عہد شکنی اور بیوفائی کا دہبا اپنے اوپر لیکر رسوائی دو جہان نہ ہون اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ اس قسم کی حرکات نہین جاہلون سے سرزد ہوتے ہین جو اپنے دین کے علمون سے غافل اور اسلام کی خوبیون سے جاہل ہین اور اپنی شریعت سے کنارہ کرکے مقلد ایک مذہب کے ہو رہے ہین حالانکہ اس مذہب مین ایسی بری بری سطح کی روائتین بہری ہین اور یہہ لوگ تقلید کے نشہ مین مست و مدہوش ہوکر نقد دین اپنا مفت کہوتے ہین اور نہین تو جو قرآن وحدیث سے واقف ہے اور اپنے دین کے علمون سے بخوبی خبر رکہتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ عہد شکنی اور بیوفائی کا وبال و عذاب ہمارے دین مین کسقدر ہے اور دنیا و آخرت مین اسکی آفت و مصیبت کتنی ہے اور خدا اور رسول کے آگے اسکی سزا کیسی ہے اور حقیقت مین یہ علم اوسکا جو اسکی معتبر کتابون سے حاصل ہوا ہے اس خرابی اور برائی سے بہت روکنے والا ہے اور دور رکہنے والا اور اس گناہ سے بچانے والا اور اس جرم سے متنفر کرنیوالا ہے اور پر ظاہر ہے کہ سرچشمہ ساری جہوٹے حیلون اور مکرون کا اور کان تمام فریبون اور دغابازیون کی علم رائے ہی جو مسلمانون مین بعد پیغمبر برحق کے پہیلا ہے اور یہہ جال ان سب خرابیون کا بول چال فقہاء اور مقلدون کی ہے اور ساری خرابی ڈالی ہوئی ان ملاؤن کی ہے جو دام تقلید مین گرفتار ہین اور بدعت اور شرک کے نشہ مین سرشار بخلاف تابعان حدیث و قرآن کے کہ انکے طریقہ پسندیدہ مین نئی باتون کا نکالنا اور تازی او پیچ ڈہالنا اور حیلون کے ایجاد اور فریبون کی بیخ و بنیاد قائم کرنا سراسر ناشائستہ اور ممنوع اور محذور ہے

ابیات

ہم اہل حدیث ہین برادر + ہے قول نبی ہمارا رہبر + ہر مکر سے پاک و دور ہین ہم + اور کذب سے بہی نفور ہین ہم + بہاتی نہین ہمکو حیلہ بازی + آتی نہین ہمکو جعلسازی + غرض یہ کہ اگر غور سے دیکہو اور خوب خیال کرو تو سارے عالم کا فساد اور تمام خرابیون کی بنیاد یہی گروہ ہے جو اپنے آپ کو

کسی مذہب وغیرہ کا مقلد کہتا ہے اور جو قبرون نہین پوجتا اور ڈہونگ وشور انہین کرتا اور بجز بدعت شدہ علم علم اور تیرے جہنڈے نہین کہڑے کرتا اور اکیلے ایک قرآن کا تابع ہے اور حدیث کا پیرو اوسکو وہابی کہنا ظلم ہے

بیت جتنے مین یہ خار وخس کے آفات بندہے باد صبا تری کرامات ✽ کسینے نہ سنا ہوگا کہ آجتک کوئی موحد متبع سنت حدیث وقرآن پر چلنیوالا بیوفائی اور اقرار توڑنے کا مرتکب ہوا یا فتنہ انگیزی اور بغاوت پر آمادہ ہوا جتنے لوگون نے غدر مین شروفساد کیا اور حکام انگلشیہ پر سر عناد ہوئے وہ سب کے سب مقلدان مذہب حنفی تہے نہ متبعان حدیث نبوی مگر مکر اور زور کی راہ سے فتنہ پردازی کی تہمت دوسرون پر باندہ دی اور اہل غدر کو وہابی ٹہیرا دیا اور حکام کے ذہن مین اس خیال غلط کو بٹہا ڈالدیا

ابیات مشک بیزی ہے تیری زلف کا کام ✽ آہوئے چین کا بہانہ ہے فقط ✽ اس فتنہ غدر مین کہ لشکر سرکار انگلشیہ اطاعت حکام سے منحرف ہوگیا بعض جگہ ایسا بہی ہوا کہ جو بدل دشمن سلطنت اہل فرنگ تہے کمال چالاکی اور چستی سے خیر خواہ اور دعا گو بنکر جاہ ومنصب حاصل کیے اور بہت سے لوگ جو گوشہ نشین اور عافیت گزین فتنہ وفساد سے دور بزبانی سے مجبور آمد ورفت حکام سے معذور تہے وہ اپنی سادگی سے اپنی برأت اور صفائی کی دلیلین بیان نہ کرسکے اور جہوٹی تہمتون اور کہوٹے بہتانون کی وجہ سے آفات اور بلیات مین گرفتار ہوکر بعضے پہانسی پاگئے بعضے لوٹ مار مین تباہ وبرباد ہوگئے بعضون کے وظیفے اور وثیقے ضبط ہوگئے بعضون کی تجارتین اور معاملات بے ربط ہوگئے بعضے محبوس اور اسیر ہوکر کالے پانی پہونچے اس کارروائی مین کوئی غفلت سرکار کی نہین ہر ریاست مین اس قسم کے لوگ ہوتے ہین جو اپنی چالاکی سے بڑے بڑے حکام بیدار مغز کو دہوکا دیتے ہین حاکم مسلمان ہو یا غیر مسلمان ہو آخر آدمی ہے عالم الغیب نہین ظلم وہ ہے جو دیدہ ودانستہ ہو نہ وہ جو بے علمی اور بیخبری کی راہ سے بعد جد وجہد بسیار کے وقوع مین آوے غرض ان جہگڑون سے قطع نظر کرکے مین کہتا ہون کہ علماء اسلام مین سب نے تصریح کی ہے کہ اقرار کا توڑنا اور وفا سے منہ موڑنا بڑا گناہ ہے شیخ ابن حجر مکی نے منجملہ زبین کبیرہ کے اسکو بہی ایک کبیرہ گنا ہے اور قرآن شریف کی اس آیت سے بحث مذکور کو شروع کیا ہے وَاَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ پورا کرو اقرار کو اقرار قیامت مین پوچہا جاویگا اور اس بحث کے آخر مین کہا ہے کہ اقرار توڑنے مین یہ بہی داخل ہے کہ جہاد مین کسیکا فر کو امان دیوے اور پہر اوسکو قتل کر ڈالے یہ بہی بڑا گناہ ہے انتہے اوس سے بخوبی واضح ہوگیا کہ اقرار توڑنا اون کافرون سے بہی بڑا گناہ ہے جنسے لڑائی ہو قصون کا تو کیا ذکر ہے اس مقام مین ہم یہ بہی کہہ سکتے ہین کہ اگر ہندوستان دار الحرب بہی ہو

تو بھی حکام انگلشیہ کے ساتھ جو پیمان کئے رعیتون کا [illegible] ہے
بعد شیخ ابن حجر نے اسی کتاب میں کہا ہے کہ اسی میں وہ عہد و امان بھی داخل ہیں جو ساتھ کافرون
اور مشرکون کے ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں کہ میں انکا قیامت کے دن دشمن ہون ایک وہ کہ میری قسم دیکر
اور پھر توڑ دیا دوسرے وہ کہ اس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ ڈالا اور اسکی قیمت لیکر کھالی تیسرے وہ کہ اس نے
کسی مزدور سے مزدوری کروائی اور مزدوری پوری نہدی اور مسلم وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالی
اگلے پچھلے لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا ہر ایک بیوفا اقرار توڑنیوالے کے لیئے ایک نیزہ ہوگا
کہ وہ اس سے پہچانا جاویگا اور پکارا جاویگا کہ یہ فلانا فلانے کا بیٹا ہے انتہے اور روایت کی طبرانی نے
اوسط میں انس سے کہ انہون نے کہا آنحضرت نے خطبہ پڑھا یہ فرمایا کہ جس میں امانت نہیں اسکا ایمان
نہیں اور جس نے عہد پورا نہ کیا اسکا دین نہیں اور روایت کیا حاکم نے اور کہا یہ صحیح ہے مسلم کی شرط پر کہ
آپنے فرمایا جس قوم نے عہد شکنی کی اُن میں قتل پھیل گیا اور مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جس نے کسی ایسے
شخص پر ظلم کیا جسکو بادشاہ اسلام نے امان دی ہے یا اسکے حق میں سے کچھ دبا رکھا یا اسکے مقدور سے زیادہ
بڑھکر اسے تکلیف دی یا اس سے بغیر اسکی خوشی کے کچھ لیا تو میں اسکا دشمن ہون قیامت کے دن
اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کو امان
کی یا امان دیکر پھر قتل کر ڈالا تو میں اس قاتل سے بیزار ہون اگرچہ وہ مقتول کافر ہوا انتہے اور اس سے بخوبی
معلوم ہوا کہ جس سے اقرار اور صلح ہو وہ اگرچہ مسلمان نہو جیسے عیسائی لوگ انکا بھی قتل کرنا حرام ہے
اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے نہایت بیزار ہیں اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان
سے مروی ہے کہ جس نے کسی امان دیئے ہوئے کو ناحق مار ڈالا وہ جنت کی بو نہ سونگھیگا حالانکہ جنت کی بو سو برس
کی راہ تک جاتی ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جس نے کسی ایسے شخص کو مار ڈالا جس سے صلح تھی وہ جنت
کی بو نہ سونگھیگا اگرچہ بو اسکی پانسو برس کی راہ سے پائی جاتی ہے اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جس نے ایسے شخص کو مار ڈالا جس سے صلح تھی اور وہ اللہ اور اسکے
رسول کی پناہ میں تھا وہ اللہ کی پناہ سے نکل گیا اور جنت کی بو نہ سونگھیگا اگرچہ اسکی بو ستر برس کی راہ سے پائی
جاتی ہے تمام ہوا مضمون حدیثون کا اور ان احادیث سے بخوبی واضح ہوگیا کہ اقرار توڑنا اور ایسے شخص کا
قتل کرنا کہ جس سے صلح بندی ہے اور جسکو امان دی ہو بڑا گناہ ہے دنیا میں اور بڑا سبب ہے رسوائی اور
ذلت کا قیامت کے دن اہل محشر کے روبرو اور موجب ہے اللہ اور رسول کی بیزاری کا اور اقرار توڑنے

مین اور عہد شکنی مین فقط اپنا ہی اقرار نہین ٹوٹتا بلکہ حقیقت مین خدا اور رسول کا اقرار ٹوٹتا ہے اللہ اونکی پناہ
مین خلل عظیم واقع ہوتا ہے اور اسوجہ سے وہ شخص مستحق بڑے وبال اور نکال کا دونون جہان مین ہوا کرتا ہے
اللہ کی پناہ ایسی بلاؤن سے تو زواجر مین لکھا ہے کہ یہ تینون چیزین یعنے قتل اور عہد شکنی اور ظلم اُسکے اوپر
جس سے عہد اور صلح ہے بڑی گناہون مین گنا گیا ہے اور احادیث صحیحہ مذکورہ سے بخوبی ثابت ہوا اور اسی
کی تصریح کی بعض اہل علم نے اور قتل معاہد اور غدر کو اس مین شمار کیا علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ انہون
نے اقرار توڑنے سے غدر مراد لیا یعنے عہد شکنی کرنا اُن سے جن سے صلح ہے داخل غدر ہے بلکہ تصریح کی
ہے شیخ الاسلام نے کہ حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام کبیرہ یعنے بڑا گناہ رکہا اور لیکن
اعتراض کیا ہے اُسپر جلال البلقینی نے کہ اگلی حدیثون مین سے کسی مین یہ نہین وارد ہوا کہ آنحضرت نے اسکو
کبیرہ کہا ہو البتہ اس مین وعید سخت آئی ہے اور ظاہر ہے کہ مراد اُنکی اگلی حدیثون سے احمد اور بخاری کی
حدیث ہے جو ہم اوپر لکہہ چکے ہین کہتا ہون کہ اس حدیث مین یہ لفظ ہے کہ مین اُن کا دشمن ہون اور ظاہر ہے
کہ دشمنی اُنکے کبیرہ ہونیکی بڑی دلیل ہے اور اور حدیثین بہی اسکی مؤید ہین جو اوپر بیان ہوئین اور بہت
چیزین ایسی ہین کہ شارع نے اسکی مذمت بیان کی ہے اور صاحب زواجر نے اسکو بڑی گناہون مین گنا ہے
غرض اسکے کبیرہ ہونے مین کوئی شک اور شبہ نہین یہ وہ بیان ہے جو اس مسئلہ مین آجکی تاریخ کہ غرہ ربیع
الاول ۱۲۹۶؁ ہجری ہے قلم صدق رقم سے تحریر ہوا

فصل پنجم

ترجمہ کتاب روض الخصیب اس کتاب مین کچہ حال زمانہ غدر کا اور کچہ کیفیت مصر اپنی از اول تا آخر مرقوم ہے
اوس کیفیت کی ذیل مین یہ بہی لکھا گیا ہے کہ جب پانچوین ربیع الاول ۱۲۷۳؁ ہجری مین کانپور پہونچا
سیلاب وہان داخل ہوتا ہی تہا کہ فوج سوار و پیادہ سرکار انگلشیہ کی سرکار موصوفہ سے باغی ہوگئی اور ایک
ہنگامہ عجیب اور فتنہ غریب ظاہر ہوا اور ہر طرف سے فتنہ جو اور فسادخو جمع ہوئے اور غربا کی لوٹ مار اور نوچ
گھسوٹ کرنے لگے غرض جو نہ ہونا تہا سو ہوا الغرض بہت برا ہوا مین اوسی حال مین افتان وخیزان بحالت
پریشان اپنے وطن یعنے قنوج کو پہونچا اور گوشہ عافیت مین پناہ لی بیت سب سے ہو کر لغو بیٹہ رہا ہو
تا اکیلا خدا کو یاد کرون ❊ بیت غالب بریدم از ہمہ خواہم کہ زین سپس ❊ کنجے گزینم و بپرستم خدای را
خدا کی قدرت اور اس حال کی ندرت ملاحظہ کرو کہ اس شہر کے لوگون نے اگرچہ کوئی مخالفت سرکار انگلشیہ
سے نہین کی نہ ایک حرف کتاب بغاوت سے پڑہا صرف ایک چہوٹا سا مقابلہ جو فوج انگریزی کو سپاہ سے بندی
جانبی نواب فرخ آباد سے ہوا جو اس شہر سے ایک گوشہ مین واقع ہے اُس دن سراسر شرارت اور فساد ونہ

کے رئیس ناہموار کی تھی غرض اسکی حمیانہ میں شہر مذکور [illegible]
نے ہمارا گھر بار بھی لوٹ کر ہمکو سبکبار کر دیا ہے جمال [illegible]
عمر عشق بازی من کی ۱۰ غرض دیکھ بعد قتل عام کا شہرہ ہوا اور میان [illegible]
میرے قصبہ بلگرام میں جو قنوج سے پانچ کوس پر واقع ہے لیگئے اور وہان محلہ میدان پورہ میں اس عرصہ
اتفاق اقامت ہوا کہ سوا ایک جامہ سیاہ رنگ اور نان خشک کے قدا اور آب چاہ مسجد کے کچھ میسر نہ تھا
یا آور اس مصیبت کا اجر عنایت فرما اور اسکے نعم البدل سے سرفراز کر اس فرصت میں چند پارے کلام الہی کے
یاد کیے غرض بعد اسکے مرزا پور جانیکا اتفاق ہوا اور جناب اکبر علی خان صاحب سوداگر نے بسبب مدارات
کی اس اثنا میں پروانہ رئیسہ مرحومہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کا میری طلب میں پہنچا اور میں جبلپور
کی راہ سے قصد بھوپال کیا آخر ماہ صفر میں جب میں داخل بھوپال ہوا اسیوقت حکم رئیسہ موصوفہ ہوا کہ [illegible]
واپس جاؤ چنانچہ بعد قیام ایک ہفتہ بھوپال سے روانہ ہوا اور راہ میں ریاست ٹونک سے گذر ہوا وہان سید
حمید الدین صاحب مرحوم کے گھر پر اترا اور وزیر الدولہ بہادر نے امیر تعالی انکو بخشے بہت اصرار کرکے
پچاس روپیہ ماہوار مقرر کیے آٹھ مہینے وہان قیام رہا اسکے بعد نامہ رئیسہ مغفورہ بھوپال مشعر معذرت امور
سابق پھر پہونچا تیرہویں محرم ۱۲۷۶ ہجری کو بھوپال آیا اور رئیسہ مرحومہ نے التفات عظیم فرمایا اور رعایت
مصارف راہ فرمائی اور امور گذشتہ سے عذر خواہی چاہی اور پچہتر روپیہ ماہوار مقرر فرمائے اور خدمت تاریخ
نگاری بھوپال عنایت کی اور تحریر دستور العمل بھی میرے سپرد فرمایا بعد چندے اہتمام مدارس سلیمانیہ میرے
سپرد ہوا اور اس خدمت کو میں نے بہت غنیمت جانا اسلیے کہ اس میں علمی شغل تھا اور درس و تدریس
جو عمدہ کام اہل علم کا ہے اسمین اشتغال میسر ہوا ایک سال اسی طرح پر گذرا تھا کہ میر منشی ریاست عبد العلی
معزول ہوئے اور بار اہ میں انکی خدمت پر منصوب کیا گیا اور دو صد روپیہ ماہوار مقرر ہوا اور خطاب
خانی اور سیر و سیری ملا میں اگرچہ اس خدمت سے خوش نہ تھا مگر سوا صبر کے چارہ کار نظر نہ آیا ہے آنچہ نصیب
است بہم میرسد ؂ گر نستانی بستم میرسد ۔ جب دوسرا سال گذرا رئیسہ عظمی نے اپنی زوجیت سے مجھے عزت
و افتخار بخشا اور یہ امر باطلاع گورنمنٹ عالیہ و حسب مرضی سرکار انگلشیہ ظہور میں آیا اسکے علاوہ موجب ترقی
منصب اور عروج عزت روز افزون کا ہوا اور چوبیس ہزار روپیہ سالانہ اور خطاب معتمد المہامی [illegible]
حاصل ہوئی اور خلعت گرامی قیمتی دو ہزار روپیہ مع اسپ و فیل و جنود و پالکی و شمشیر وغیرہ عنایت ہوا بعد
چندی خطاب نوابی و امیر الملکی والا جاہی ۷ اپریل [illegible] سے سرکار ہندی عطا فرمائی اور اقطاع یک لک روپیہ
سال اور سیر مزید حرمت ہوئے غرض وہ آزادگی قدیم اب بصورت [illegible] ہو گئی رئیسہ معظمہ حال جو کہ

نہایت نرم دل اور عفو و بخشش جرائم مین ضرب المثل ہین اسلیئے بعض فتنہ پرداز حیلہ جو اُن کو اسوقت مین
فرصت ہاتھ آئی تین چار سال ہوئے کہ براہ خباثت نفسانی و حرام خواری و بد اندیشی و بغض و حسد جبلی
حکام بالادست کی نزدیک مجھپر وہابیت کی تہمت لگا کر بدنام کرنا چاہا اور بہتان خطبہ جہاد کا مجھپر باندھا مگر
حکام عالی منزلت یعنی کارپردازان دولت انگلشیہ کو چونکہ تجربہ اس ریاست کی خیرخواہی اور وفاداری کا
عموماً اور اس بے صولت و دولت کا خصوصاً ہو چکا ہے اسلیئے تہمت انکی پایہ ثبوت کو نہ پہونچی اور کذب و
افترا ان کا بخوبی کھل گیا اور دروغ انکا محض بے فروغ ہوگیا اور نہ یقین تھا کہ ایک بیگناہ کے خون سے
وہ ہاتھ رنگین کرتے اور بار قتل ناحق کا اپنے سر پر دھرتے جس نے کتابون پر نظر کی ہے اور تاریخ ماضی
پر اسکو اطلاع حاصل ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ اغراض نفسانیہ قوم کی اور عداوت باہمی لوگون کی اکثر ایسی
بہتانون اور افتراؤن کا باعث ہوتی ہے لکن چاہ کندہ را چاہ درپیش آخر کو وہی لوگ اپنے افتراؤن سے
خود برباد اور بے بنیاد ہوتے ہین مگر عبرت نہین پکڑتے اور خوارج اور روافض وغیرہ اور چورون اور خائنون
کو چھوڑ کر اہل سنت اور متبعان حدیث کی رد و قدح پر کمر ہمت باندھتے ہین اور انکا وہابی اور باغی اور غازی
اور طاغی نام رکھتے ہین حالانکہ پر ظاہر ہے کہ جو صرف طریقہ پیغمبر کا تابع ہے اور تقلید کسی مذہب کی اسکے
نزدیک واجب نہین اسکو نہ مذہب وہابیہ سے سروکار ہے نہ کسی اور مذہب کا یار و مددگار آزادگی مذہب ہے
عجیب نعمت ہے کہ ملت اسلام مین سوا اہل سنت کے کسیکو ہرگز نصیب نہین اور قید مذہب خواہ مذہب نیچریہ
ہو یا مذہب مقلدین یا مذہب مبتدعین یا مذہب حنفیہ یا مذہب مین مین ایک بڑی بلا ہے اور سبب عداوت
با دولت انگلشیہ مگر ہم نہایت افسوس اسپر کرتے ہین کہ ہماری زمانہ کے مفسدین دروغگو اور حاسدین فتنہ
جو حکام کو مغالطہ دیکر ایسی تہمتین ان غربای اسلام پر باندھتے ہین اور ان لوگون کو باغی اور طاغی ٹھہراتے
ہین جنکو سوای نماز و روزہ و حج و زکوۃ کے اور کام نہین اور ترک خصائل ذمیمہ اور کسب حلال اور دیانت
و امانت کی سوا بیوفائی اور بدعہدی سے کچھ سروکار نہین اور کذب و دروغ اور کسب حرام اور خیانت انداز
انام کا ہرگز خیال نہین اور وفاداری اور خیرسگالی حکام اور خیرخواہی رفاہ عوام کے سوا انکو کوئی امر ملحوظ
خاطر نہین اور اقرار اور قول کا پورا کرنا اور اپنے عہد و میثاق پر قائم رہنا انکی دین مین سب فرضون
سے بڑا فرض اور حاکمون کی اطاعت اور رئیسون کا انقیاد انکی ملت مین سب واجبون سے بڑا واجب ہے
اور یہ امور سب اہل سنت کے گروہ مین موجود ہین اور اہل بدعت مین مفقود ہر چھوٹے بڑے کو معلوم ہے
کہ سرکار برٹش کو کسی کے ریش و جبہ و دستار سے سروکار نہین یا پاجامہ ٹخنون سے اونچا رکھنا یا گریبان
جبہ وسط سینہ مین سینا یا ناچ گانے مین شریک نہ ہونا یا رنڈی بھڑون کو جمع نہ کرنا اس سے سرکار کا کیا

نقصان ہے بلکہ ہر دولت اور سلطنت کا اس مین فساد ہے اس معاملہ مین ... کو دا
علاقہ اور اس سوال کو بغاوت سے کیا تعلق باوجودیکہ اہل توحید و اہل سنت کو ... کا نام ...
ہے اور مذہب کے نام سے چڑ پھر انکو وہابی کہنا گویا منہ چڑانا ہے اور مذہبی جاننا بالکل بہتان ہے ...
ہے کہ سب مذہبون سے آزاد ہین اور قرآن و حدیث کے مطیع و منقاد اگر کہو کہ وہابی وہ ہے کہ دولت ... کا
کا دشمن ہو اور ان پر جہاد کو فرض جانتا ہو تو اسکا جواب اسیقدر کافی ہے کہ مسئلہ فرضیت جہاد کا بیشک
قرآن و حدیث بلکہ ہر کتاب مذاہب اسلام مین خواہ زبان عرب کے ہو خواہ عجم کے موجود ہے اور وہی کتب ہر
زبان مین ترجمہ ہو کر ہند و سند و عرب و عجم کے تمامی قریٰ مین اور امصار مین منتشر ہین اور ہر عام و خاص
بلکہ جمیع ناس بمبئی و کلکتہ و مدراس کے ملکون مین انکے درس و تدریس مین شاغل رہتے ہین اور فضائل
جہاد کے اور حکم اسکا پڑہتے اور سنتے ہین اور اعتقاد اسکی فرضیت پر رکہتے ہین غرضکہ اس مین تخصیص
کسی فرقہ کی اور خصوصیت کسی گروہ کی کرنا محض بے اصل ہے اور وجہ اسکی کہ باوجود علم ہونے اس امر کے تمام
ایک جماعت اہل سنت کو وہابی قرار دینا عقل مین نہین آتی اور خیال مین نہین سماتی اور جو لوگ اس حیلہ
گری سے بعض حکام کو بر سر انتقام لاتے ہین انسے کوئی پوچہے کہ آیا تمہاری کتب درسیہ مذہبیہ مین
حکم جہاد کا مخالفان اسلام کے ساتہ موجود ہے یا نہین اور جب کہ تمہاری کتب مین بہی مرقوم و مکتوب ہے
تو تم اعتقاد اسکی حقیت کا رکہتے ہو یا نہین اگر اعتقاد حقیت رکہتے ہو تو پہر کیون بیٹہے ہو اور جہاد خاص
عیسائیون کے ساتہ ہی غرض ہے یا سب مخالفون کے ساتہ بہی ہے اس سے بہی کوئی شخص مسلمان انکار نہین
کر سکتا اور یہ نہین کہہ سکتا کہ ہماری کتب مین موجود نہین یا ہمکو اسپر اعتقاد نہین مگر اتنا ضرور کہے گا
کہ جہاد وجود شرائط جہاد پر موقوف ہے جو سنت صحیحہ یا مذہب   کی کتب مین مرقوم ہین اور جب تک
وہ شرائط پائی نہ جاوین جہاد ہرگز جائز نہین اور بغیر ان شرائط کے اگر کوئی جہاد کا مرتکب ہو تو وہ اپنی
شریعت کے بہی خلاف کام کرتا ہے اور جب مدار کار جہاد کا بلا تخصیص حکام فرنگ کے اون شرائط پر موقوف
ہو تو ہر شخص یقین کر سکتا ہے کہ ان دنون مملکت ہند مین کلکتہ سے لگا کر پشاور تک اور گجرات سے دکن
تک مثلاً بلکہ ساری دنیا مین کوئی معتقد اس امر کا کہ جہاد و قتال خاص سرکار انگلشیہ سے جائز ہے دوسرے
سے نہین ہرگز نہین اسلیئے کہ شرطین اس عمل کی تمامہا مفقود ہین اور جمع ہونا ان
شرطون اور ضابطون کا نہایت دشوار ہے غرض یہ خیال باطل اور وہم بیکار و عاطل کہ مجرد وجود
اس مسئلہ کا کتب اسلام مین اور شیوع اور درس و تدریس اسکی طالبان علم کو بغاوت سرکار کی ہرگز مقصود
نہین فرضاً اس مسئلہ کا کتب اسلامیہ مین صرف مرقوم و مکتوب ہونا اگر جرم سرکار ہے تو اس مین تمامی

اہل اسلام بابر ہی تخصیص ایک فرقہ سنت و جماعت کی او وہابی قرار دینا انکا کیون ہے اور اگر وجود اس کا
کتب مین کوئی جرم نہین تو سب لوگ اس عداوت اور بیجری مین شریک یکدیگر ہین یہی حال ان مسلون کا
ہے جو انکی عمل مین آیا کتاب الجہاد در مختار اور فتاوی عالمگیری اور قاضیخان اور کنز اور ہدایہ اور قدوری
و شامی و حموی مین مذکور نہین کیا خاص اہل سنت ہی کی کتابون مین جنکو لوگ عداوت سے وہابی کہتے
کتبے مین اونہین مین موجود ہے حالانکہ جو کتب وہابیہ کہلاتے ہین جنکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بھی کتب مذکورہ
مین شمار کیا ہے جیسے تقویت الایمان نصیحت المسلمین کتاب التوحید اقتضاء صراط مستقیم وغیرہ ان
مین مسئلہ جہاد کا اتا پتا بھی نہین آب ذرا انصاف اور عقل کو کام فرمانا چاہیے کہ جب ان مسائل مین
جہاد کے مسائل نہین ہین تو انکے عالم و عامل کسطرح وہابی ہوسکتے ہین ان مین جو کچھ ہے وہ خدا
کے سوا اورون کو پوجنے کی برائی اور فساد انگیزی کی مناہی تقوی و طہارت کی تاکید دیانت و
امانت کی تعلیم ہے طرفہ یہ ہے کہ وہابیت ہر شہر اور ہر قطر کی ایک نیا رنگ رکھتی ہے دکن مین
وہابی وہ ہے جو سیندہی وغیرہ نشہ کی چیزون سے دور رہے بمبئی مین وہابی وہ ہے کہ جو یا شیخ عبدالقادر
شیئاً للہ کہنے سے نفور رہے آودہ مین وہابی وہ ہے جو چار مذہبون مین سے کسی مذہب کی پابندی نکرے
دہلی مین وہابی وہ ہے جو گور پرستی پر اظہار ناپسندی کرے بدایون مین وہابی وہ ہے جو شناکو لا
کی تراشی ہوئی بات پر نہ چلے حرمین شریفین مین وہابی وہ ہے جسکا عقیدہ اہل نجد کے عقیدہ سے
ملے حالانکہ ہر عاقل بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ان امور کو سلطنت انگلستان کی عداوت سے کوئی تعلق اور
دولت انگلشیہ کی دشمنی سے کوئی علاقہ نہین جو لوگ ہند کے باشندون کو وہابی ٹھیرا کر محمد بن عبدالوہاب
نجدی کی طرف منسوب کرتے ہین انکی عقل پر خدا کی طرف سے ایک پردہ پڑا ہوا ہے یہ نہین جانتے
کہ باتفاق مورخین نصاری وہ اسلام نجدی مذکور ہند مین کبھی داخل نہین ہوا اور نہ اہل ہند کو اس سے
کسیطرح کا علاقہ شاگردی یا مریدی کا ہے چنانچہ کیفیت مفصل اسکی کتاب آثار الادہار اور تاریخ شام
اور دیگر مؤلفات علماء نصاری سے بخوبی ثابت ہے وہ ہمنے تاج مکلل مین لکھی ہے اور ان سب کی
تحریر سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اسکی دعوت مذہبی فقط حجاز کے حوالے مین پہیلی اور جہاد انکا
صرف وہان کے مسلمین بادیہ نشین کے ساتھ تہا نہ دوسرے ملت والون کے ساتھ غرض جو کچھ ہو صرف
تہذیب اخلاق اور حسن عمل اور فتن و فساد سے دور رہنا اگر اسیکا نام وہابیت ہو تو انصاف کی گردن
مارنا اور عقل کا خون بہانا ہے اور اگر فکر و اندیشہ لڑائی کا سرکار انگلشیہ سے رکھنا اسکا نام وہابیت
ہے تو جس کسی شخص نے ابتدای سلطنت برطانیہ سے آجتک ایام غدر وغیرہ مین سرکار سے مقابلہ کیا

ہے یا ایام غدر مین اس نے ارث بارکی ہریافساد و خونریزی پر کمر باندھی ہے

ہین اس مین تخصیص اہل تقوی و طہارت کی نہین بلکہ حقیقت مین جو بات ہماری نزدیک بایہ تحقیق کو پہنچی ہے

وہ یہ ہے کہ ایک گروہ فساد پژوہ فتنہ جو بغاوت خو نے حکام وقت کو اپنے بچانے اور دوسرون کے بہکانے

کو یہ دہوکا تہمت وہابیت کا دی رکہا ہے اس پردہ مین اپنی عداوت کو چہپایا اور اپنی بغاوت کو اس حجاب

مین مستور کیا ہے والا واقع مین وہی مثل ہے کہ بہت سی مشہور باتین بے اصل ہین اور یہ امر کہ کوئی قوم

اہل تقوی اور ارباب دیانت سی زیادہ تر سرکار انگلشیہ کی دوستدار اور خیرخواہ نہین یقینی و قطعی و

واقعی ہے اسیلئے کہ طریقہ انکا عدالت اور امانت اور دیانت پر مبنی ہے اور بغاوت کا حرام ہونا اور

نقض عہد کا مذموم سمجہنا انکے ذہنون مین جما ہوا ہے اور رفاہ عوام اور امن انام اور امان خاص

و عام پر جڑ انکی ملت کی قائم کی گئی ہے جانتے ہے اور یہ لوگ اپنے دین مین وہی آزادگی برتتے مین جس کا

اشتہار بار بار انگریزی سرکار سے جاری ہوا ہے حضور صاحب دربار دہلی مین جو سب درباریون کا سردار ہے

جو رسائل و مسائل رد تقلید و تقلید مذہب مین ابتک تالیف ہوئی وہ شاہد عدل ہین اثبات پر کہ

مدعی اس طریقہ کے قید مذہب خاص سے آزاد ہین اور جسقدر رسائل بجواب ان مسائل کی طرف سے

مقلدان مذہب کے لکہے گئی ہین وہ سب باواز بلند پکارتے ہین کہ ہم مذہب خاص کے مقید و مقلد ہین

ہمپر پیروی فلان وہمان فرض و واجب ہے آزادگی سے کچہ واسطہ نہین یہ آزادگی سرکار برٹش گویا انکو

جو اس حکومت مین اظہار اپنی آزادگی مذہب خاص کا کرتے مین مبارک ہے اب تامل کرنا چاہیے کہ

دشمن سرکار کا وہ ہوگا جو کسی قید مین اسیر ہے یا وہ ہوگا جو آزاد و فقیر ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست

تا بکجا ❖ ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

فصل ششم

ترجمہ تاج مکلل اس کتاب مین حالات سلف دین اسلام اور امرای عالی مقام مذکور ہین یہ کتاب

عربی زبان بطور تاریخ ہے اس مین سے جنکے حالات بیان لکہنا ضرور ہین ان مین سے اول ابن

مسعود ہین نام انکا محمد ہے نجد کے رہنے والے تہے آثار الادہار مین مذکور ہے کہ وہ ایک مشائخ

عرب عنزہ مین سے ہین جو ایک قبیلہ کا نام ہے اس مین یہ قبیلہ مسالیخ کے شیخ تہے اور انکو عرب میر

وائل اور تغلب اور شمران قبیلون سے قرابت تہی اور نہایت خوش خلق اور سخی اور عاقل تہے

اور دادا انکے مسعود اپنے گہر کے سردار تہے کہ وہ درعیہ مین اپنے قبیلہ مین بود و باش رکہتے تہے

اور ابن عمار کے عاملون مین تہے جو حاکم تہا عیانیکا اور جب محمد بن عبد الوہاب نے اپنی دعوت ظاہر کی

ظاہر کی اور اسلطان سے بگڑے اور انہوں نے ابن سعود کے پاس جاکر پناہ لی ابن سعود نے انکی دعوت قبول کی اور مدد
پر کمر باندھا اور محمد نے وعدہ کیا کہ تو بلاد نجد پر حاکم ہوجاویگا اور یہ معاملہ سنہ ۱۷۴۲ء کا ہے پھر ابن سعود نے عبد الوہاب
کی بیٹی سے نکاح کیا اور اسکے قبیلہ کے بہت لوگوں نے محمد بن عبد الوہاب کی دعوت قبول کرنے میں اسکی
موافقت کی اور دعوت وہابیہ انکی بلاد میں پھیل گئی اور ہر طرف کے بہت لوگ انکے تابع ہوگئے اور ابن سعود
کا غلبہ روز افزون ہونے لگا اور اتباع اسکے بہت ہوگئے اور ابن دعاس سے اور اس سے لڑائی ہوئی اس لڑائی
میں ابن دعاس نے شکست کھائی اور وہاں سے قطیف کو جاکر مرگیا اسوقت میں ابن سعود کی حکومت ولایت
جمیع بلاد نجد پر جو جنوب میں واقع تھی بخوبی ہوگئی اور کام اسکا ترقی پر ہوا اور اس نے تجویز کی کہ سائر بلاد نجد
پر حاکم ہوجاوے اور عراق اور قطیف پر چڑھائی کی اور فتح پائی پھر باجتماع عساکر بلاد قصیم اور احسا اور عسیر کا قصد
کیا اور یہ ملک سب اسکی زیر فرمان ہوگئے اسکے بعد وہ مرگیا اور اپنے بیٹے کو بڑی سلطنت پر چھوڑ گیا یعنی
سعود کو اور سعود نے اوس سلطنت کا اہتمام و بندوبست خوب کیا اور بڑے بڑے کام کیے اور عبد الوہاب
کے بیٹے محمد نے جو ان سے وعدہ کیا تھا کہ تو حاکم تمام بلاد نجد کا ہوجاویگا وہ پورا ہوا اور قریب قریب کے لوگ
اس سے ڈرنے لگے اور اسکے مقابلہ اور محاربہ سے خوف کرنے لگے اور یہ شخص عالی ہمت اور صاحب شجاعت
ہوشیار ذی فہم تھا اور بڑا ادیب اور خوش خلق و خوش گفتار تھا اور درعیہ کو اس نے خوب آباد کیا
اور بہت سے مساجد اور محل تعمیر کیے اور لوگ اس سے انس کرتے اور اسکی صحبت سے بسبب حسن اخلاق اور
خوبی گفتار کے محفوظ و مسرور ہوتے تھے اور اپنی رعیت پر ظلم و تعدی اور خونریزی گوارا نہ کرتا تھا بلکہ
نرمی اور حلم سے انکے ساتھ پیش آتا پر دعوت وہابیت پھیلاتا تھا اور باگ اختیار دین کی ابن عبد الوہاب
کے ہاتھ میں دی رکھی تھی اور ملقب بلفظ امیر تھا اور اسکی وفات سنہ ۱۷۹۰ء میں ہوئی سن میلاد سے تخمیناً
انتہی یہ کتاب جسکی یہ عبارت ہے تصنیف عالم مذہب عیسائی کی ہے بیروت میں طبع ہوئی اس میں محمد بن سعود
اور اسکے شیخ محمد بن عبد الوہاب کا سنہ اور حال ضبط کیا ہے دوسرے عبد العزیز بن محمد بن سعود
نے اثارة الادہار میں لکھا ہے کہ محمد انکے باپ نے انکو خلیفہ کیا اور یہ اپنے باپ کی روش پر چلتا رہا اور امور سیاست
میں قدم بقدم اسکے رکھتا رہا اور وہابیت کی پھیلانے میں بہت کوشش کی اور ہمیشہ لڑائیوں اور سخت
سخت کاموں میں مشغول رہا اور یہ اپنے مذہب کا بڑا عالم اور صاحب سطوت و شجاعت تھا اور خلیج
عجمی سے حجاز تک سب لوگوں نے اسکی حکومت اور امارت قبول کی اور جب اپنی اطراف کی حکومت میں
خوب مضبوط و مستقل ہوا اور قبائل عرب اور ممالک حجاز کے لینے پر آمادہ ہوا تب امیر غالب نام شریف
مکہ نے اعتراض کیا اور نوبت بجنگ و جدل پہونچی اور یہ لڑائی سنہ ۱۷۹۲ء میلادیہ میں یا سنہ ۱۷۹۴ء میں

دفع ہوئی اور ایک مدت تک جاری رہی اور چند ماہ کے بعد فرقہ وہابیہ بدستور اور زیادہ مسلط
ہو گئے اور عبدالعزیز نے خلیف کا قصد کیا اور اسپر غالب آیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا پھر بحرین کا
قصد کیا اور اسپر فتحیابی اور جزائر قریبہ پر وہان کے مسلط ہو گیا اور خلیج فارسی اور اقلیم شرقی کے
لوگون نے اسکی اطاعت و امامت قبول کی پھر لشکر اسکا عمان کو روانہ ہوا اور جب عمان مین داخل
ہوا وہان کا حاکم سعید ہزیمت پاکر مسقط کو بھاگا اور وہان قلعہ مین متحصن ہوا عبدالعزیز کے لشکر نے
اسکا مسقط تک تعاقب کیا اور وہان قلعہ کو جاکر ایک مدت تک گھیرا اور اس محاصرہ مین سعید نے
عاجز ہوکر صلح چاہی غرض ان دونون مین صلح ہوئی اور سعید نے ہر سال جزیہ دینا قبول کیا اور یہ اقرار بھی
کہ وہابیون کا ایک حق مسقط وغیرہ کی مساجد مین مقرر رہے اور وہابی اون دنون دیار بصرہ مین اور
اسکے اطراف مین قبائل عرب کو لوٹتے تھے اور ۱۲۱۶ھ تک انکی یہی کیفیت رہی اور اسی سال مین
سلیمان پاشا والی بغداد نے ایک لشکر کثیر التعداد ظفیر اور بنی شمر اور منتفق کے لوگون سے جمع کرکے
عبدالعزیز کیطرف روانہ کیا اور اس لشکر نے درعیہ کیطرف توجہ کی اور راہ مین احسا کیطرف ملتفت
ہوا اور احسا کے قلعہ کا ایک مہینہ تک محاصرہ کیا اور وہان کے حاکم نے عبدالعزیز کو خبر کی وہ نجد سے
با افواج گران فوراً اُٹھ دوڑا اور سلیمان پاشا اور عبدالعزیز کے درمیان مین صلح ٹھہری اور چھ برس
تک اوسی صلح پر دونون قائم رہے اور سلیمان پاشا بعد تقرر صلح کے پھر بغداد کو لوٹ گیا اور عبدالعزیز
نے ۱۲۱۶ھ مین مشہد امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف لشکر طیار کرکے روانہ کیا اور اسکے مقدمہ جیش
جیش مین آپ بھی نکلا اور فرات کے کنارہ سے اسکا گذر ہوا اور قریط کے لوگون نے اسکی اطاعت و زکوٰۃ
قبول کرلی اور بہت غلام اور تحف و ہدایا پیش کیے عبدالعزیز انکے قتل و ستم سے باز رہا اور اپنے
لشکر مین سے کچھ لوگون کو زبیر اور سوق الشیوخ اور سماوہ کیطرف روانہ کیا کہ ان ملکون کو فتح کرین اور
آپ مشہد علی رضی اللہ عنہ مین پہونچا اور اسکا محاصرہ کیا اور حاکم وہان کا ایک مدت حصار مین متحصن
رہا پھر بعد فتح حصار کے عبدالعزیز کربلا کی طرف متوجہ ہوا اور وہان جاکر خونریزی اور غارت کا بازار
گرم کیا اور امام حسین کے مزار کا سامان سب لوٹ والوزیر مباح کردیا وہان کی آبادی اکثر ویران ہو گئی اس
جنگ و جدل کے بعد جب درعیہ کو لوٹا والی بغداد نے ایک لشکر عثمانیون کا اسکی طرف روانہ کیا اور عبدالعزیز
نے ایک تھوڑی مسافت پر درعیہ سے باہر اوس لشکر سے مقابلہ کیا اور بعد جنگ و قتل کے انکو درہم برہم کردیا
اور اسی سال مین غالب شریف مکہ سے دوبارہ لڑائی ہوئی عبدالعزیز نے دوسرے سال ایک لشکر طیار کرکے
طائف کو بھیجا اور انہون نے وہان قتل و ستم کے بعد فتحیابی کی اور کربلا کیطرح وہان بھی قتل عام کیا

اور اموال انکے لوٹ لیئے اور اسی سال مین قنفدہ کو جو سات دن کی راہ پر جدہ سے جنوب کی جانب واقع ہے فتح کیا اور سنہ ۱۲۱۸ھ مین عبد العزیز نے ایک لشکر وہابیون کا طیار کرکے اپنے بیٹے سعود کو اوسکا مقدمۃ الجیش بنایا اور مکہ معظمہ کو روانہ کیا وہ لشکر مکہ مین پہونچا اور اس نے اہل مکہ کو زیر وزبر کرکے تین مہینے تک اسکے حصار کا محاصرہ کیا اہل مکہ کا توشہ تمام ہوا ناچار اونھون نے اسکی اطاعت قبول کی اور غالب شریف مکہ مغلوب ہو کر جدہ کو روانہ ہوا اور سعود بن عبد العزیز مکہ مین نیسان مین داخل ہوا اور وہان کے لوگون کے ساتھہ بہت رعایت اور مدارات کی اور اوس مقام کے آداب و تعظیم کو بخوبی بجا لایا اور بعضون نے لکھا ہے کہ وہان کے سردارون اور شریفون کو قتل کیا اور کعبہ کو برہنہ کردیا اور دعوت وہابیت قبول کرنے کو لوگون پر جبر کیا پھر وہان سے مع لشکر جدہ کو روانہ ہوا اور اسکا گیارہ روز محاصرہ رہا غالب شریف نے اسکی اطاعت قبول کرکے بہت سے اموال بطریق تحفہ اسکو پیش کش کیے اسی اثنا مین عبد العزیز مقتول ہوا اور کیفیت اسکے قتل کی یہ ہے کہ اسی سال کے وسط مین وہ ایک دن نماز مین مشغول تھا کہ ایک مرد شیعے نے جو فارس کا تھا اور نام اسکا عبد القادر تھا اس نے عبد العزیز پر حملہ کیا اور دونون شانون کے بیچ مین ایک تلوار ماری کہ اسکے زخم سے وہ زمین پر گر گیا اور خون مین لوٹنے لگا اور لوگ اس قاتل پر دوڑ پڑے اپنے نیزے لیکر اور اسکا سارا بدن نیزون سے چھید ڈالا باقی رہا سبب قتل سو مورخین یون بیان کرتے ہین کہ بادشاہ فارس نے ابن سعود کو اسلیئے مروا ڈالا کہ اس نے بلاد قطیف اور جزائر بحرین کو اسکی ولایت سے چھین لیا تھا اور مشہد امام حسین کو برباد کیا تھا اور اس سے لڑنیکی طاقت نہ تھی سو بطرح فریب کے اسے عبد القادر کے ہاتھہ سے قتل کروا دیا عبد القادر پہلے درعیہ مین آیا اور بڑی دینداری اور زہد و عبادت ظاہر کی اور مساجد مین مشغول بعبادت رہتا تھا یہانتک کہ اپنے مقصود پر فائز ہوا ابن سعود بھی نماز کا پابند تھا کہ ہر نماز اپنے وقت مین ادا کرتا تھا اور یہی شان اور علمائی وہابیہ کی بھی تھی اور بعضون نے کہا کہ عبد القادر مذکور نے عبد العزیز کو اپنے عیال کے عوض مین قتل کیا کہ وہ اسکی تلوار سے کربلا مین مارے گئے تھے اور عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو خلیفہ کیا تمام ہوا مضمون آثار الادہار کا تیسرے سعود جو بیٹا عبد العزیز کا ہے جب اپنی باپ کی جگہہ پر بیٹھا سنہ ۱۲۱۸ھ مین اوسکا حال آثار الادہار مین یون لکھا ہے کہ وہ کریم النفس عالی ہمت دانا و مضبوط اور ادیب اور عالم اور بہادر تھا اور اپنی عالی ہمتی سے بڑے بڑے کامو نپر اقدام کرتا تھا اور اپنی بہادری اور شجاعت کے سبب سے بہ نسبت اور بھائیون کے باپ کو بہت پیارا تھا اور باپ نے اسکو کئی بار لشکرون کا سردار کرکے جابجا قریب و بعید ملکون مین روانہ کیا تھا اور وہ سرداری لشکر وہابیہ کئی جگہہ منتخب ہوا اور

اور اس مین بہت بہادر حلیم اور عادل تہا اسلیے خاص اور عام اسکی اطاعت [illegible]
شمشیر برہنہ تہا اور مجرمون کو سخت سزا دیتا اور ابطال طلاق مین اسنے بہت کوشش کی اور [illegible]
کی حفاظت مین بہت سعی کی اور سعد ہمیشہ اسکا خادم رہا اسکے ایام امارت مین امن و عدل [illegible]
کیا تک کہ جب سعد مرگیا اسکے گہر والون مین ایک بیماری پڑگئی کہ وہان مین بہت موت ہوگئی اور سعد بڑی دولت
والا تہا اور بڑے لشکر والا اور اسکی ڈاڑہی اور مونچھون کے بال بہت گہنے تہے سو اہل [illegible]
الی الشوارب کہا تہا اور اسکی پہلی بیوی سے آٹھ بچے تہے اور دوسری سے تین اور جب اسکے باپ عبد العزیز
نے انتقال کیا اسوقت سعود حجاز مین غالب شریف کی لڑائی مین مشغول تہا اور بہت شریف کی لشکر کے
بند کر دیے تہے اور غالب نے مغلوب ہوکر اسکی امارت کو تسلیم کر دیا تہا اور یہی غالب جب مکہ مین لوٹ کر
آیا اور وہابیون کو غافل پاکر جا بجا انپر تسلط کرے سعود نے اسکی بہت تعظیم و توقیر کی اور اسنے نزدیک کہا
پہر بنی حرب سے حرب کا اتفاق ہوا اور انکے شہرون مین اسنے بہت خونریزی کی اور شہر ینبع مین اترا
اور وہان کے لوگون نے اسکی اطاعت قبول کی پہر مدینہ منورہ مین گیا اور وہان کے لوگون پر جزیہ باندہا
اور مزار مقدس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کو برہنہ کر دیا اور اسکے خزائن اور دفائن سے سب لوٹ کر درعیہ کو
لے گیا بعضون نے کہا کہ ساتہہ اونٹون پر بار کرکے خزانہ لے گیا اور ایسا ہی ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما
کے مزارات کے ساتہہ پیش آیا اور مدینہ پر مزین بن شبیع بنی حرب کو حاکم کیا اور لوگون کو دعوت وہابیہ کے قبول
کرنے پر مجبور کیا اور سعود نے قبہ مزار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈہانے کا قصد کیا مگر اس امر کا مرتکب نہوا
اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سوائے وہابیون کے اور کوئی نکرسکے اور عثمانیون کو حج سے مانع ہوا اور کئی
برس تک حج سے بہت لوگ محروم رہے اور شام اور عجم کے لوگون کو حج نصیب نہوا اور انکے خوف سے اکثر
حجاج اپنے مقاصد پر فائز نہوسکے اور اواخر [illegible] مین سعود نے ابو نقطہ کو جو عسیرین کا شیخ تہا اپنے لشکر
کے پیادون کے ساتہہ صنعا یمن کے شہرون مین بہیجا اور اس نے ان شہرون مین داخل ہوکر بہت خونریزی
کی اور لحیا اور حدیدہ کو غارت کیا پہر اپنے شہرون مین لوٹ آیا اور حمود صاحب صنعا نے دعوت وہابیہ
قبول کی تاکہ اسکی شرارت سے اپنے شہر کو بچاوے اور تمام بلاد حجاز نے اطاعت اور امارت سعود کی قبول کی
اور حکم اسکا تمام بلاد عرب مین پہیل گیا سوای حضرموت کے اور بعض قری یمن کی غرض سلطنت اسکی
بہت عریض و طویل ہوگئی پہر سعود نے اپنے لشکر کئی بار بصرہ کو بہیجے اور [illegible] نے
بڑی خونریزی کی اور بصرہ مین داخل ہوسکے پہر اپنے ترکی غلام کو صحرائے شام کیطرف [illegible] اور
اسنے جاکر وہان قتال کیا اور حلب تک انکا تعاقب کیا اور بعض لشکری [illegible]

اور وہان کے ملکون مین لوٹ مار اور قتل و تیغ کی اور بغداد کر اور انکے بیچ مین تھوڑی مسافت باقی رہ گئی
اور اس اثنا مین ابی نقطہ عسیری اور حمود صاحب صنعا مین لڑائی جاری تھی اور ۱۸۰۹ع مین یوسف پاشا
والی شام ہوا اور اس نے وہابیون کی لڑائی مین بڑی بڑی کوشش کی اور اپنی مراد کو نہ پہونچا اور اسی سال
مین خلیج عجمی پر اسطول انگریزی آیا اور اس نے راس خیمہ پر گولہ باری کی کہ وہ ویران ہوگیا اسکے رہنے
والے چور تھے کہ وہ رہزنی انگریزون کی کرتے تھے اور انکے جہازون کو لوٹ لیتے تھے اور ۱۸۱۰ع
مین سعود نے بلاد شام کیطرف چھ ہزار سوار لیکر ارادہ کیا اور اس مین پہونچکر بڑی خونریزی کی اور
(۴۵) شہرون کو وہان کے خراب و برباد کیا یہانتک کہ اسکے اور دمشق کے بیچ مین دو دن کی راہ
رہ گئی اور وہان کے لوگ ان سے ڈرے اور یوسف پاشا کو اس سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہ تھی مگر سعود وہان
سے فتح پاکر لوٹ گیا اور پھر اسکو خبر لگی کہ بعض سرداران بلاد حجاز نے اوسکی طاعت اور انقیاد سے
انکار کیا اس نے اسیوقت اپنا کچھ لشکر اس جانب روانہ کیا اور اس نے اونکے شہرون مین داخل ہوکر
لوٹ مار اور برباد کرنا شروع کر دیا اور بلد حتوہ مین جبرا داخل ہوکر وہان کے چھوٹے بڑے سبکو تہ تیغ کیا اور
وہان دس ہزار آدمی تھے سو ان مین سے ایک بھی نہین بچا اور جب امر وہابیت کا اسکے وقت مین خوب
زور پکڑا اور انکا رعب و داب لوگون مین زیادہ ہونے لگا تب سلطان محمود خان نے انکی دفع کا ارادہ
کیا اور انکی شر سے لوگون کو بچانا چاہا سو اس نے محمد علی پاشا خدیو مصر کو لکھا کہ ان لوگون کو بزور بلاد
حجاز سے نکالدو اور انکی حکومت اور ولایت حرمین شریفین وغیرہا سے اٹھا دو سو اس نے توشہ اور
لشکر جمع کرنا شروع کیا اور جب ایک بڑا لشکر طیار کر لیا اوسپر طوسون پاشا نے اپنے بیٹے کو امیر بنا کے
روانہ کیا لشکر وہان سے اسطول مین روانہ ہوکر (۴۶) جہازون مین براہ سویس ینبع تک پہونچا اور
تشرین مین اترا اور اول ۱۸۱۱ع مین پھر ینبع سے مدینہ منورہ کا ارادہ کیا اور اسکی راہ مین بدر اور صفرا
پر غلبہ کیا پھر عبداللہ بن سعود اور اسکے بھائی نے اس لشکر سے مضیق جدیدہ مین کہ وہ قریب ایک منزل
کے ہے مدینہ سے ملاقات کی اور بڑا مقاتلہ ہوا لشکر نے شکست کھائی سب اموال و اثقال اسکے وہابیون
کے ہاتھ آئے اور چار توپین مع سامان حرب انکے ہاتھ لگین پھر طوسون پاشا نجد مین دوبارہ آیا اور مدینہ
کیطرف تشرین اول ۱۸۱۲ع مین مدینہ پہونچا اور ساری شہر کو گھیرا اور تشرین ثانی مین سن مذکور سے
مدینہ مین داخل ہوا اور وہابیون کا قتل کرنا شروع کیا اور لوٹ مار وہان جاری کی اور بعضے وہابی
قلعہ مین متحصن ہوئے جب انکا ذخیرہ تمام ہوگیا تو اونہون نے امن چاہی اور طوسون نے انکو امن دی
جب وہ قلعہ سے باہر نکلکر مدینہ سے دور ہوگئے ایک لشکر نے انپر حملہ کیا اور ان مین سے کسی کو نہ چھوڑا

مگر جو بہاگ نکلا اور سنہ ۱۸۱۲ع میں طرسون نے مکہ مکرمہ پر فتح پائی اور [illegible]
مین کئی لڑائیان ہوئین اور اسی سن مین مصری قنفدہ پر غالب ہوئے اور [illegible] مین وہابیون نے
حملہ کیا اور مصری بہاگ نکلے اور وہابی شہر مین داخل ہوئے اور قتل و قمع شروع کیا اسی ایام مین سعود بن
عبد العزیز جسکا ہم حال لکہہ چکے ہین اسکا انتقال ہوا مرض بخار مین اور یہ معاملہ آٹہوین جمادی الاول
ہجری (۲۸) نیسان کو سنہ ۱۸۱۴ع میلادیہ مین ہوا عمر اوسکی اڑسٹہہ برس کی تہی جو تہے عبد اللہ بیٹا اسی
سعود کا ہے جسکا حال ہم اوپر لکہہ چکے مرد شجاع تہا اور باپ اکثر امور مین آپ پر اعتماد رکہتا تہا اور وہ
علو ہمت اور جنگ جوئی اور بہادری مین اپنے باپ سے بڑہکر تہا مگر صاحب عزم ایسا نہ تہا جیسا اسکا
باپ تہا اور وہ محمد بن علی پاشا عزیز مصر کے مقابلہ مین درہم برہم ہو گیا اور عزیز مصر حجاز مین آیا اور اپنے
لشکر کا تفقد حال کیا اور ان سے مدد لیکر بلاد حجاز مین بہت خونریزی کی اور وہابیون پر غالب ہوا
اور لوگون کو انکی شر سے امان دی پہر عزیز مکہ مین لوٹ آیا سنہ ۱۸۱۶ع مین اور ابن سعود سے صلح طلب
کی اس شرط سے کہ وہ جو چیزین مزار نبوی سے لوٹ لے گیا ہے پہیر دے اور اگر نہ پہیریگا تو لشکر عزیز
کا درعیہ مین داخل ہو کر بالکل استیصال درعیہ کا کریگا ابن سعود نے اوس صلح کو قبول نہ کیا عزیز نجد
کی طرف چلا کہ طرسون پاشا سے ملے کہ وہ جبرہ مین جو قصیم کے حوالی مین ہے اوترا ہوا تہا اور ابن سعود
نشان مین اوترا جو جبرہ سے کچہہ گہنٹے کی راہ پر ہے اور وہان مصریون کی راہ بندکی انکو گہیر لیا وہ انکی
لشکر کی کثرت سے ڈرے ان سے صلح چاہی آپس مین ابن سعود کے ساتہہ مصریون نے فریب کیا ابن
سعود نے انکی صلح مان لی وہ صلح ابن سعود اور طرسون کے درمیان ان شرطون کے ساتہہ ٹہیری کہ دونون
سے کچہہ مزاحمت نکی جاوے اور حج کی انکو اجازت ملے بغیر مزاحمت کے اور مصری لوگ قصیم کو چہوڑ دین اور
اون مشائخان عرب کو پہیر دین جو ابن سعود کی عہد شکنی کرکے مصریون مین ملگئے تہے اور اقرار
کرین سلطان کی سلطنت کا سوا اسکی اور شرطین مقرر ہوئین اور طرسون پاشا اپنا لشکر لیکر جبرہ
سے رَض کی طرف لوٹا پہر وہان سے مدینہ گیا اور اواخر خزیران مین سنہ ۱۸۱۵ع مین مدینہ مین داخل ہوا اور اپنے
باپ کو وہان نہ پایا اسلیے کہ وہ مصر کو کسی ضرورت سے چلا گیا تہا دو قاصد ابن سعود کے مصر گئے اور
عزیز مصر سے پروانہ صلح طلب کیا اس نے انکار کیا اور کہا کہ ہم صلح نہین کرینگے جبتک کہ حجاز ایک
عمدہ اور نہایت ارزانی کا ملک تہا وہابیون کا دولت کے سپرد نہ کر دیا جاوے غرض وہ دونون قاصد
بے نیل مرام لوٹ آئے اور یہ خیانت مصریون کی ابن سعود کو نہایت بری لگی اور وہ دوبارہ لشکر اپنا
مقابلہ کو طیار کیا اور یہی حال سنہ ۱۸۱۶ع تک رہا اور اوسی اثنا مین سنہ مذکور سے ابراہیم پاشا

محمد علی پاشا ایک لشکر گران لیکر حجاز گیا اور ابن سعود کی لڑائی میں بڑی کوشش کی اور انکے شہروں
کے لینے میں بڑی سعی سے بجالایا اور سنے اسکو فتح دی اندونون میں بڑی بڑی لڑائیاں ہوئین وہابیوں
نے بڑی ہزیمتیں پائیں اونمین میں ایک واقعہ ماویہ کا تھا جو (۱۲) مارچ میں ۱۸۱۵ء میں واقع ہوا اور
واقعہ عنیزہ اور شقرا جو (۱۴) کانون ثانی میں ۱۸۱۸ء میں واقع ہوا اسکے بعد ضرمہ میں ایک لڑائی
ہوئی پھر درعیہ میں ایک جنگ ہوئی ابن سعود کی ہیبت نے اوج کیا اور لشکر اکٹھا کرکے درعیہ میں قلعہ
بند ہوا ابراہیم پاشا اسکو ایک مدت تک گھیرے رہی تب اسکے قلعہ فتح ہوا اور ابراہیم پاشا نے قلعہ میں
داخل ہوکر ابن سعود اور اسکے گھر والون کو مقید کیا کوئی ان میں سے بھاگ نہ سکا سوا ایک بیٹی
ترکی کے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب ابن سعود اپنی نجات سے مایوس ہوا اور درعیہ بالکل مصریون
کی گولہ باری وغیرہ سے برباد ہوگیا تو ابراہیم پاشا سے اس نے امن چاہی ابراہیم نے اسکو امن دی
اور یہ واقعہ (۸) ذیقعدہ کو ۱۲۳۳ ہجری میں ہوا یعنے بدل ۱۸۱۸ء میلادیہ میں غرض ابن سعود
ابراہیم پاشا کے پاس آیا اور اپنے تئیں اسکو سونپ دیا اور امن چاہی اور ایک دن کی مہلت مانگی
ابراہیم نے اسکی بہت تعظیم کی اور مہلت دی دوسرے دن اسکی شرط کے موافق اوسکو مصر لیجانا
چاہا ابن سعود حسب حکم سلطان مصر کیطرف ایک لشکر کی حفاظت و حراست میں روانہ ہوا جو دہم
ذی قعدہ کو وہان سے چلکر اٹھارہوین محرم کو محمد علی پاشا عزیز مصر کے پاس پہونچا عزیز مصر نے
اسکا بہت اکرام کیا ایک خلعت دیکر آستانہ علیہ سلطان کو روانہ کیا (۱۷) صفر (۱۶) کانون
اول میں سن مذکور سے وہان داخل ہوا وہان باندھکر مارا گیا اور خزندارہ اور عبد العزیز بن سلمان
جو اسکا کاتب ہوا وہ دونون قید رہے

فصل ہفتم

محمد بن عبد الوہاب کا حال کرنیل پریس قندبک سیر کانی نے اپنی کتاب مراۃ الوضیۃ فی الکرۃ الارضیہ
کی جو تیئی فصل میں بلاد عرب کے حالات میں صفحہ (۲۲۹) میں یون لکھا ہے کہ اوائل اس قرن میں طائفہ
وہابیہ قوی ہوا اور یہ گروہ ایک مرد تمیمی کی طرف منسوب ہے کہ اسکو محمد بن عبد الوہاب کہتے ہیں اور وہ
قبیلہ بسالنجح میں سے تھا اولاد علی سے اور اس قبیلہ کا بقیہ نواحی زبید میں ہے خلیج عجم پر اور محمد بن عبد الوہاب
درعیہ میں تھا نجد میں اور حاکم وہان کا ان دنون سعود بن عبد العزیز عنزی تھا ربیعۃ الفرس کے
قبیلہ سے کہ وہ شیخ تھا شہر کا غرض سعود ابن عبد الوہاب سے متفق ہوگیا اور اسکی تعلیمون کو پھیلانے لگا ۱۸۰۶ سنہ
عیسوی میں اور اسکے بعد عبد العزیز ابن سعود حاکم ہوا اور دو بڑے لشکرون پر غالب آیا جو وزیر بغداد نے

اس طرف روانہ کیے تھے اور ایک بڑے لشکر پر فتح پائی [illegible]
مین اور یہ گروہ وہابیون کا عراق مین غالب ہوگیا اور سعود علی پاشا [illegible]
سنہ ۱۸۰۰ء مین عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو بارہ ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا اور وہ طائف [illegible]
اور پھر جدہ کو گیا اور اسکا محاصرہ کیا اور وہان اسکو اپنے باپ کی موت کی خبر ملی وہ درعیہ [illegible]
مین پھر حجاز کو گیا اور مدینہ منورہ کو فتح کیا اور اسکے اطراف پر مسلط ہوگیا اور وہان [illegible]
سنہ ۱۸۱۵ء تک پھر ابراہیم پاشا اسکے دفع کرنے پر مستعد ہوا جو والی مصر تھا اور کئی لڑائیون مین [illegible] غالب آیا
یہانتک کہ اسکو ملک حجاز سے نکالدیا اور سعود مرض بخار سے درعیہ مین مرگیا اور پچاس برس کی اسکی عمر تھی
اور اسکی اولاد نجد پر حاکم رہی اور اسکے اطراف پر اب تک حاکم ہے اور قصبہ انکا مدینہ ریاض ہے اور
وہ لوگ سب وہابیون مین سے ہین انتہے اس کتاب کی تاریخ ثالث ۱۸۶۲ء ہے اور طبع اس کتاب کی
یعنے نظر ثانی سنہ ۱۸۶۷ء مین ہوئی اور اسی مورخ نے یہی کہا ہے کہ نجد اوس ملک کو کہتے ہین جو متصل
شام جانب شمال واقع ہے اور عراق سے جانب شرق اور حجاز سے جانب غرب اور یمامہ سے جانب جنوب اور وہ
بہت پاکیزہ ملک ہے عرب کا اور شعرای عرب نے اکثر اسکی تعریف کی ہے اور اس مین ایک نجد بلند واقع
ہے جسکو کلیب بن وائل بن ربیعہ نے رمنہ مقرر کیا تھا اور آخر یہ امر اسکے قتل کا سبب ہوا اور پھر
لڑائی ہوئی جو حرب بسوس مشہور ہے اور وہ لڑائی عرب مین ضرب المثل ہوگئی اور جبل عرفا بھی اسی
ملک مین واقع ہے کہ ایک مدت سے عربی فصیح سمالکے اور کہین باقی نہین الحاصل جو حال وہابیون
کا ان سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسینے نہین لکھا اور بہ جانب
تحریر و تحقیق علماء عیسائین کے ہے اس سے زیادہ تحقیقات بہی ممکن نہین ہے اس حال کے ملاحظہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین ہے اسلیے کہ جو کارروائی ان
لوگون نے ملک عرب مین عموما اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصا کی اور جو تکلیف انکی ہاتھون
سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہند وغیرہ نے ساتھ اہل مکہ [illegible]
نہین کیا اور اسطرح کی جرأت کسی شخص سے نہین ہوسکتی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ [illegible]
سنہ ۱۸۱۹ء مین بالکل خاموش ہوگیا اسکے بعد کسی شخص ایسے وغریب نے اس ملک [illegible]
بلکہ اوسی سن مین جو بدنظمی ملک ہندوستان مین بسبب طلوع الف المبارک کے [illegible]
تدبیر سرکار انگریزی سے دور ہوگئی ایک طرف [illegible]
گرم تہا [illegible]

وشور لوٹ مار کا انہی سپہ سالارون کے ہاتھ تہی طرف ملک نالوہ مین کار خانہ حرب و ضرب کا انہی سپہ سالاران ذی رعب
ظالم بہادر کے قائم تہا اسی طرح ہر قطر ہندوستان مین ایک ایک سردار اپنی دلاوری سے ملک گیری اور
تباہی رعایا کر رہا تہا حکام دولت انگلشیہ نے سب سردارون کو موافق انکے رتبہ کے عہد نامے کیے اور سبکے
انکی جگہون مین بالمن و امان تمام بٹہا دیا اور ایک ایک حصہ ملک کا انکے تحت تصرف مستقل مین دیکر نسلاً
بعد نسل اور بطناً بعد بطن وثیقت نامہ لکہدیا جو آجتک بدستور قائم ہے اور اسکی پابندی طرفین سے برابر
ہر زمانہ مین ہوتی ہے چنانچہ عہد نامہ ریاست بہوپال اسی سنہ ۱۸۱۸ء مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل مجرہ کا ہے جن
کی طرف وہ اپنی منسوب ہین اور سدا سے آجتک دن ہے کہ کسینے سرکار برٹش سے کسی قسم کی مخالفت و سرکشی
نہین کی بلکہ پابندی قول و قرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان مین جبکہ اکثر رعایا خالصہ انگریزی کی بدل گئی
رؤسا ہند نے بقدر اپنی طاقت و مقدرت کے سرکار برطانیہ کو رسد فوج اور مال سے مدد دیہی دی نواب
سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بہوپال سے تا جہالنسی فوج ریاست بہیجی اور غلہ و اجناس علاوہ بہوپال سے ہر طرح
کی اعانت کی اسیطرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ نے ہنگامہ فوج کشی کابل مین مستعدی اپنے واسطے
مدد سرکار انگریزی کے فوج و مال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی
اور اعانت ظاہر فرمائی یہانتک کہ جب سرکار نے اعرابی پاشا کو شکست دی اور ملک مصر پہر توفیق پاشا
خدیو مصر کو مسلم ہوا تو اسکی خوشی مین اتواب قلعہ فتحگڈہ سے سر کین اور خریطہ خط تہنیت روانہ حضور کیا اسی
طرح ہر موقع مین باتفاق نامہ نگار سب سے پہلے اپنی خیر سگالی اور مدد دہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا
جسکا شکریہ ذریعہ تحریر سررشتہ و تار ہاے برقی مکرر سہ کر طرف سے جناب وائسرے گشور ہند کے معرض اظہار
مین آیا اور یہ کارروائی موجب کمال خوشی حکام عالیمقام ہوئی **ذکر عمود جدید** بعد فتح مصر کے ۱۵۔
ستمبر سنہ ۱۸۸۲ء سے ایک ستارہ نیزہ دار جانب مشرق کسی تا تاریخ ہذا روزانہ آخر شب کو بوقت چہار ساعت
برآمد ہوتا ہے جسکی دم مثل ایک نیزہ بلند کے نہایت لنبی و چوڑی ہے سر اوسکا چہوٹا مشرق کی جڑ مین
ہے اور دم طرف جنوب کے منحرف اور سر پتلا بر ابر تارے کے اور دم نہایت عریض سفید رنگ یکسان ہی
جو ستارہ بعد زمانہ غدر ہندوستان کیجانب شمال سے نکلتا تہا اسکی صورت اور تہی وہ آنتا ڈہا نہ تہا اور
اسکی دم بوجہ اجتماع چند کواکب زرد دیکہنے مین آتی تہی گویا دُمدار ہونا اسکا ہیئت مجموعی تارون سے
منتزع ہوتا تہا اور یہاں تارے کی دم مجرد ایک ستون سفید روشنی ہر کواکب دیگر سے یہ دم محفوظ نہین
ہوتی مذہب اسلام مین ہر کواکب کا اعتقاد نجومیون کی طرح پر نہین بلکہ زینت آسمان اور آکر رجم شیاطین
اور علامات راہ بر و بحر ہین لیکن اسقدر ضرور ہے کہ کثرت سے جلد جلد نکلنا ایسے ستارون کا جنکو دم

کہتے ہیں علامت قرب نزول ظہور مہدی و مسیح و نزول حضرت عیسیٰ ...

کی ختم تیرہویں صدی کو باقی ہے پہر سنہ ۱۳۰۰ ہجری کی ابتدا سے ... اور ... اہل اسلام

اسلام و ظہور مہدی و خروج دجال اول صدی میں ہوگا جس کسی صدی میں ہو آور ... کہ ...

خروج اسوقت ہوگا جبکہ دنیا ظلم و جور سے بہر جاوے اور ... گرمی و ... کو پہنچ جاوے

معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ نزول جناب مذکور نہایت قریب ہے ہر طرف سے تعصب مذہبی کا زور ہے ... کا ...

نیچر تو بظاہر آپ کو زبردستی مسلمان کہتے ہیں شیعوں میں بہی بعض بدعت سوء مذہب جدید ... خلق

خدا طرف اپنی اوج گے ہیں مسلمانان لکہنؤ میں ایک مذہب بین بین کا نکلا ہے اس قسم کے مفاسد ...

دنیا بہر گئی چہہ سات سال سے ایک نہ ایک جگہہ ہنگامہ قتال گرم ہے کوئی اپنے آقای قدیم سے باغی ہوتا ہو

کوئی کسی کو زبردستی باغی و وہابی ٹہیراتا ہے کوئی وہابیت کا منکر ہے کوئی صلح کل کا طالب کوئی ...

خاص کا ہے کوئی درپے آزار غربا اہل اسلام ہے کوئی سرپرست مذہب ہر ... کوئی مسائل مذہب ...

فلسفی میں لاتا ہے کوئی اہل سنت کی رد میں باثبات تقلید مذاہب سرگرم ہے کوئی متبعین حدیث کو

رافضی بتلاتا ہے کوئی مقلدوں کو گمراہ جتاتا ہے کوئی کسی کی معاش و جاگیر دجلسازی سے چہین لیتا ہے

کوئی فریب و دغابازی سے رسائی اپنے نزدیک پرسار و حکام کی چاہتا ہے کوئی ممنون احسان نمک محسن

کشی میں ہر کسی جگہہ باپ بیٹے میں جنگ ہے کسی جگہہ دل دو خویشاوند امن میں خلاف ہے کسی جگہہ دختر کو مادر سے

نزاع ہے کسی جگہہ غیر حقدار مدعی حق ہیں کسی جگہہ مستحق خاموش ہیں غرضکہ اس قسم کے صدہا ہزارہا لاکہوں

فتنے ہر شہر و ملک میں کیا عرب کیا عجم برپا ہیں جنکا حصر نہیں ہو سکتا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا

كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ سید احمد خان نیچر کو اپنی وہابیت کا اقرار ہے مگر بے شبہ خیر خواہ سرکار انگریزی میں

اس قسم کے پیچیدہ معاملہ شمار سے باہر ہیں اب بہی اگر قیامت ملتوی ہو جاوے تو پہر کب آویگی کثرت آفات ...

و مردوں سے ابتو زندگی بسر کرنا دشوار ہو گیا ہے ؎ ہر صبح غموں میں شام کی ہے ہمنے ✤ خونابہ کشی

مدام کی ہے ہمنے ✤ یہ مہلت کم کہ جسکو کہتے ہیں عمر ✤ مر مر کے غرض تمام کی ہے ہمنے ✤ ✤ ✤

فصل ہشتم

جب بحسب اغوای ملازمان قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے بمبئی آف انڈیا نے اپنے پرچہ جبر مورخہ ۲۴ جنوری

۱۸۸۶ء میں جو قسم ... ابن سید حسن و سید احمد و منشی لطف اللہ خان و سید عبد اللہ ساکن ... اہل حدیث

روس یہ چہاپا کہ ہم لوگوں نے عربی اخبار جوائب مطبوعہ قسطنطنیہ مورخہ ۲۰ محرم ۱۲۹۲ھ مطابق ...

جنوری ۱۸۷۵ء میں اس مضمون کو پایا ہے کہ صدیق حسن خان ایک مفسد وہابی ہے ...

ہو بالکل بالیقین آبادیمین دوتین کتابین خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب مین چھپنے کو بھیجی ہین خطبہ کتب
ظاہر ہے کہ یہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام اور امن والی   مسائل مذہبی کی ہین اور اس صحیح
مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور یہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین تو اسی
زمانہ مین جناب صاحب جوائب نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت کردی پہر دوبارہ سید حسن
وغیرہ چار نفر مذکور نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا میرا طبع کرایا اوسپر ریاست نے اعتراض کیا اور چٹھی
سیہور اور اندور کو لکہا آخر ٹیمس نے لکہنا خبر مذکور کا جہوٹ سمجھ کر ترک کردیا۔ کیونکہ ان کتابون مین ذکر
بغاوت یا جہاد کا نہین ہے بلکہ وہ مذہبی کتابین بہی نہین علم تاریخ و لغت و معانی و بیان وغیرہ کی ہین
پہر ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۹ ہجری مین سید حسن مذکور مرگیا۔ اسلیے اس جگہہ بضرورت بیان حال خبر مذکور لکہنا
اس بات کا ضرور ہوا کہ یہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر اسقدر شور وغل ہوتا ہے۔ اور ہر شخص و قوم کے دشمن
جب کسیکو ایذا پہونچانیکا قصد کرتے ہین تو نزدیک حکام وقت کے اوسکو وہابی ظاہر کرکے بدنام کردیتے
ہین۔ سو اصل اسکی یہ ہے کہ بموجب تحقیقات علمائے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادہار وغیرہ مطبوع بیروت
مین لکہا ہے۔ یہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد مین تہا اوسکے وقت مین ایک شخص
محمد بن عبدالوہاب نام ظاہر ہوئے ان سے اور قوم بوہرہ سے مخالفت مذہبی ہوئی محمد بن سعود نے اونکی مدد کی
یہ واقعہ سنہ ۱۷۶۰ع مین ہوا اور بعد سنہ ۱۷۶۵ع کے ابن سعود مرگیا۔ اوسکی جگہہ بیٹا اسکا عبدالعزیز نام قائم ہوا اس
نے اپنے باپ کیطرح پر مذہب محمد بن عبدالوہاب کا رواج دیا اور اطراف نجد و ملک عرب مین لڑائی شروع
کی یہانتک کہ سنہ ۱۷۹۲ع یا سنہ ۱۷۹۴ع مین مکہ و مدینہ پر فتح پائی اور بہت علاقہ لے لیا اسکے بعد بیٹا اسکا سعود
نام سنہ ۱۸۰۴ع مین حاکم ہوا اور باپ کے طریقہ پر کارروائی کی یہانتک کہ حسب الحکم سلطان محمود خان والی روم
کے محمد علی پاشا مصر نے سنہ ۱۸۱۱ع مین اوسپر فوج کشی کی اور شکست دی پہر وہ سنہ ۱۸۱۴ع مین مرگیا اوسکی عمر
۶۹ برس کی تہی۔ اوسکی جگہہ اسکا بیٹا عبداللہ نام قائم ہوا اوسکی لڑائی ابراہیم پاشا بن محمد علی پاشا سے
سنہ ۱۸۱۶ع مین ہوئی اور آخر کو مقید ہوکر اسلامبول بہیجا گیا وہان جاکر قید مین مرگیا اور یہ فتنہ سنہ ۱۲۳۴ھ مطابق
سنہ ۱۸۱۹ع مین ختم ہوگیا۔ حاصل اس مذہب کی یہ ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ سوای اطراف ملک نجد کے کسی دوسری
جگہہ مذہب مذکور نے رواج نہین پایا اور دوسری کتب تاریخ بیروت سے جو تالیف علمای عیسوی کے ہین یہ
بات بہی معلوم ہوئی کہ مذہب محمد بن عبدالوہاب مذکور کا حنبلی تہا جب سے سعود وغیرہ اور اسکے مددگار
مٹ گئے پہر کسینے اوس دن سے آجتک اوس ملک مین خروج نہین کیا ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب
شیعہ یا حنفی رکہتے ہین انکی راہ و رسم ملک نجد سے کسی کتاب تاریخ سے ثابت نہین ہوتی اور نہ کوئی مسلمان

اس ملک کا مرید یافتہ گروہ اون لوگون کا ہے جو ہندوستان کی تواریخ [illegible]

[illegible]

ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شہر میں بعضے لوگ بعضون کو وہابی کہتے ہیں اور بایں ہمہ [illegible] کی تاریخ میں [illegible]
ہیں اسکے سبب مینے جو غور کیا تو یہ معلوم ہوا کہ یہ فساد آپس کی عداوت سے ہے [illegible] مسلمان
باوجودیکہ بہتر فرقے ہیں جنکی گنتی علمائے اسلام نے اپنی کتابون میں لکھی ہے [illegible] کسی جگہ کوئی
فرقہ بنام وہابیہ نہیں گنا اسکے سوا جنکو ہندوستان میں انکے دشمنون نے وہابی مشہور کیا ہے وہ اس نام
سے انکار کرتے ہیں اور کوئی تعلق اون کا ملک نجد سے ثابت نہیں ہوتا پھر جو غور کیا گیا کہ وہ کون مسائل
ہیں جنکے سبب سے ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرے کا وہابی کہلایا تو معلوم ہوا کہ وہ چند مسائل ہیں بعضے
ان میں متعلق عقائد ہیں اور بعض متعلق عبادات ان مسائل میں کسی جگہ مسئلہ جہاد کا ذکر نہیں ہے اور ڈاکٹر
ہنٹر صاحب نے تعداد ان مسئلوں کی سات مسئلے اپنی کتاب میں اور جو وہ کتابیں لکھی ہیں لکن ان مسائل
میں انسے غلطی ہوئی ہے چنانچہ نکتہ چینی مسٹر سید احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو بہ ترجمہ انگریزی
خاص مقام لندن میں طبع ہوئی ہے اور حصر کتابون کا بھی غلط ہے اور بعض ایسی کتابون کا نام لیا ہے
جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہیں ہیں جیسے در مختار ہیں جو لوگ قبر کو نہیں پوجتے مردون کی تعدد نیاز
نہیں کرتے مولویون اور درویشون کی رای کی اطاعت نہیں بجالاتے مجلس مولود نہیں کرتے تعزیہ نہیں
بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہیں چوری و دغا بازی و رشوت خواری و زناکاری و عہد شکنی وغیرہ
افعال بد کو منع کرتے ہیں اور جو دین بارہ سو برس سے چلا آتا ہے کہ جسوقت سوای اسلام کے کوئی نام
مذہب کا جانتا تھا اور وہ قرآن شریف اور حدیث کی کتابون میں لکھا ہے اور وہ کتابیں ساٹھ ستر برس
بلکہ اس سے پیشتر سے مکرر سہ کرر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ میں طبع ہوئی ہیں اور ہوتی ہیں اور ان کا
منشا صرف قائم ہونا عبادت یعنے نماز روزہ و حج وغیرہ فرائض پر اور بچنا ہر فساد کی بات سے ہے اور اس
کی کتب و رسائل سیکڑون عبد و عربی وغیرہ زبانون میں سیکڑون برس سے تالیف ہوئی ہیں نہ جو وہ کتابیں
ہیں نہ چالیس - انکو یہ بدعتی لوگ جو پابند کسی مذہب خاص کے ہیں وہابی کہتے ہیں ایک شخص فضل رسول
نام مشہور بدایون ملک ہند کا رہنے والا تھا سب سے پہلے وہابی نام اوس نے مسلمانان ہند کا رکھا پھر اس
نام کو عوام میں مشہور کر دیا جو لوگ فسادی تھے اونہون نے حکام کے ذہن میں یہ بات ڈالدی کہ جو لوگ
وہابی کہلاتے ہیں وہ سرکار انگریزی کے دشمن ہیں سرکار نے جو غور فرمایا تو یہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی
کہنے سے کوئی ہمارا دشمن نہیں سمجھا جاتا جبتک کوئی جرم بغاوت اس سے صادر نہ ہوگا یہ بات مدت
مدار کے بعد سرکار نے سمجھی ورنہ ایک زمانے میں صرف کسی کے وہابی کہدینے سے [illegible]

اب وہ بات باقی رہی یہ سید احمد شاہ ساکن نصیر آباد بریلی مین ایک شخص تھے جنہون نے بہت خلق کو نماز روزہ پر قائم کیا اور گناہون اور فساد کے کامون سے روکا۔ اور پھر وہ ہندوستان سے چلے گئے اطراف پنجاب مین سکھون سے لڑے انکو فضل رسول بدایونی نے وہابی ٹھیرایا اور سرکار کا دشمن بتلایا حالانکہ وہ کلکتہ تک گئے تھے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے انکے مرید ہوئے تھے مگر اونھون نے کبھی یہ ارادہ ساتھ سرکار انگریزی کے ظاہر نہین کیا اور نہ سرکار نے ان سے کچھ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنے ہمراہ لیکر حج کر گئے اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون مین وعظ و نصیحت کرتے پھرے اسکی تصدیق کے واسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی کافی ہے جو انہون نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لندن مین بعبارت اردو و انگریزی طبع کرائی ہے اس مین حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب اور دار الاسلام ہونے ملک ہندوستان کا اور ذکر ان کتابون کا جنکو لوگ تصنیف وہابیون کی خیال کرتے ہین مفصل لکھا ہے اور انکا لکھنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیر خواہ سرکار انگریزی کے ہین مینے تو سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکھا اور نہ انکا زمانہ پایا لوگون سے انکا حال سنا اور کتاب سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ بمقام لندن ۱۸۷۲ء مین لکھا دیکھا مگر حال مین جو ایک روبکار محکمہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ مورخہ دہم نومبر ۱۸۸۱ء بمقام کوہ مری دیکھا تو اسکا مضمون اس عبارت سے معلوم ہوا کہ لفٹننٹ گورنر جنرل صاحب بہادر نے تین سو آدمی کی درخواست کے جواب مین جنکو لوگون نے وہابی مشہور کر کے ہر طرح کی معاش و عہدہ جات سرکار انگریزی سے محروم کر رکھا تھا یہ تحریر فرمایا کہ جناب ممدوح کیطرف سے اس عرضی کا جواب لکھا جاتا ہے جسپر قریب تین سو شخص کے دستخط ہین اور جس مین کئی ہزار اشخاص کی رائے اور خواہشون کا اظہار ہے جو اہل اسلام مین اس فرقے سے تعلق رکھتے ہین جو عوام الناس مین وہابی کے نام سے مشہور ہین سائلون کا بیان ہے کہ اگرچہ وہ ایسے خیر خواہ سلطنت کے ہین جیسے اور رعایای حضرت علیا ملکہ معظمہ دام اقبالہا مین سے تو بھی وہ بسبب اشتباہ بدخواہی کے بہت سی کلفتون کے زیر بار ہین اور چند ناچاریون کے متحمل کیے جاتے ہین کہ وہ اپنے مذہب کی رسوم کو آزادی کے ساتھ ادا نہین کر سکتے حالانکہ ملکہ معظمہ کے اشتہار نے سب کو آزادی کا وعدہ دیا ہے لیکن وہ مسجدون اور اسلامی جلسون سے الگ کیے جاتے ہین اور لوگ عموماً سرکار کے طریقہ کی پیروی کر کے اون کو حقارت اور بے اعتنائی سے دیکھتے ہین کہ کسی وہابی کے لیے عدالتہائے قانونی مین انصاف پانا ناممکن ہے کیونکہ اس وقت وہابی کے معلوم ہوتی ہے حاکم عدالت اسکے خلاف پر آمادہ ہو جاتا ہے

ہین انکی یہ درخواست ہے کہ وہ گورنمنٹ کا اعتقاد [illegible]

نہ خیال کرین اور ان سے ایسا سلوک نکرین جیسا بدخواہون کے ساتھ ہوتا ہے [illegible]

کیے جاوین اور اپنے مذہب کی رسوم کو آزادانہ ادا کرنے پاوین اور یہ ملازمان سرکار [illegible] جاوین [illegible]

ہین وہ آیندہ شبہ سے بری ہون اور ترقی سے محروم نرہین نواب لفٹننٹ گورنر بہادر [illegible] ہین کہ سائل

اپنی تکالیف کے لیے پیش قدم ہوئی اور انکی درخواست کی رو سے جواب دینے کو آمادہ ہین اول حسب الحکم

نواب معزی الیہ قلمی ہے کہ اگرچہ سائل نام وہابی کو رد کرتے ہین لیکن یہ وہ نام ہے جس سے وہ عموماً مشہور ہین

جہانتک لقب مذکور تحریرات ہذا مین مستعمل ہوا ہے حقارت کے کلمہ کے طور پر نہین ہوا ماسوا اسکے نواب

محتشم الیہ اس مضمون کی ملاحظہ سے نہایت محظوظ ہوئے کہ سائل بالکل خیال بدخواہی دولت ملکہ معظمہ

سے بھی ملنکر ہین اور اپنے تئین اون وہابیون کی حرکات مخالفانہ اور رایون سے جو کئی سال سے خفیہ فتنہ

پردازی یا بظاہر مخالفت مین مشغول ہین بالکل بے تعلق ظاہر کرتے ہین جناب موصوف ان گذارشات لطیف

کے قبول کرنے کے لیے بہمہ وجوہ رضامند ہین اوس جماعت نے جسکی طرف سے سائل معروض رسا ہین کچھ

عرصہ گذشتہ سے پنجاب مین نہایت خیرخواہی اور رفاقت کی طریقہ سے سلوک رکھا اور جناب معزی الیہ

انکو یقین دلاتے ہین کہ جبتک وہ ملکہ معظمہ کے نیک رو رعایا کے مانند کاربند رہین گے سرکار با وقار انسے

برابر اوسی مہربانی سے سلوک کریگی جیسے کسی اور جماعت رعایای ملکہ معظمہ سے اگرچہ فرقہ مشہور وہابی

کی نسبت بدگمانی رہی ہے تو باعث اسکا یہ ہے کہ انکے اراکین مین سے بہتون نے خصوصاً ہندوستان کے

دیگر حصون مین طریقہ بدخواہی سے کام کیا خاصکر اس معاملہ مین کہ اونہون نے اوس گروہ باغیان کو امداد

دی جو بمقابلہ ملک سرحد ہزارہ پر آمادہ ہین لیکن نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کا یہ منشا نہین ہے کہ اون کے

جرائم سائلون کے یا اور کسی کے جو انکی طرح خیرخواہی حسیت کا اظہار کرین اور نیک رو رعایا کے مانند

کاربند رہین ذمہ لگاوین بحوالہ لاچار بہای درباب پرستش مذہبی حسب الارشاد نواب لفٹننٹ گورنر بہادر

کے مرقوم ہے کہ جناب محتشم الیہ جانتے ہین کہ گورنمنٹ عالیہ کے اشتہارات جنکی رو سے ہر ملت کے اشتہارات

جنکی رو سے ہر ملت کی پیرووں کو استحقاق ہے کہ اپنی پرستش بلا خدشہ کرین تا وقتیکہ امن عامہ کو

خطرہ نہ پڑے ہر طرح سے تعمیل کیجاوے۔ لیکن جو مخالفت وہابی طریق کی پرستش کے عام عمل کے

باب مین ہے وہ خود اہل اسلام کیطرف سے ہے نہ کہ سرکار سے چونکہ اہل ایک فرقہ [illegible] اشخاص کا ہے

گروہ اوس طریقہ اسلام سے جو عموماً پنجاب مین رائج ہے اتفاق کلی نہین رکھتے اوس گروہ [illegible]

مین اپنی رسوم کے آزادانہ عمل کرنے اور اوس جگہ اپنے خاص [illegible]

اظہار کرین لیکن وہ ان مساجد کی استعمال کے باب مین جو رشید مسلمانون کے زیر سعی اور انکے استعمال کے
لیے جنکو ہونگی امین اصرار نہین کر سکتے جہانتک قواعد پولیس کا تعلق ہے فی الحال وہان کسی خاص نظر
بندی مین نہین ہین اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سائلون کی گزارشات اطمینانی سے اس امر کو یقین
کرنے کو بہت خوش ہین کہ اسکی آئندہ بھی ضرورت نہ پڑیگی۔ علاوہ برین سرکار اپنے اون اہلکارون
کو جو سائلون کی ملت سے ہین نامہربانی سے نہین دیکھتی ہے اور نہ انکو ترقی سے محروم رکھتی ہے جو
کچھ سرکار اپنے ملازمون سے چاہتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے فرائض کے انجام مین سرگرمی ظاہر کرین
اور حسیت خیرخواہی سے ملبوس ہون اسکے ثبوت مین تذکرہ لکھا جاتا ہے کہ سید ہدایت علی تحصیلدار
وار پٹیالہ جو فرقہ وہابی مین بہت مشہور ہین کچھ عرصہ ہوا کہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی پر ترقی ہوئی اور
کم سے ایک اور شخص کا نام جو اسی ملت مین سے ہے اور جسکی خدمات اکثر دفعہ پسند ہوئی ایسے ہی ترقی
کے لیے جو کسی مناسب وقت پر عمل مین آوے فہرست مین درج ہے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہین
کہ انکو یہ موقع سائلون کے اطمینان کرنے کا ملا کہ جبتک اونکا چال و چلن ایسے نیک رہیگا جیسے کہ اب ہے اور
ایسا خیرخواہانہ جیسا کہ اب ہے رہیگا تو انسے سرکار یادگار نامہربانی سے سلوک نہ کریگی یہ مراسلت
صاحبان کمشنران قسمت ہای اضلاع کے لیے بھیجی جاویگی ۱۰ نومبر ۱۸۷۶ء کوہ مری۔ تمام ہوئی عبارت
روبکار محکمہ گورنمنٹ پنجاب کی تعدہ سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ہشتم اگست ۱۸۷۹ء مطبوعہ لاہور
مین تائید اس عبارت کی اسطرح پر دیکھی گئی کہ آج کل مشکل ہوگا اگلے خیالات کو جو لوگ ثابت کر
رہی تہے کہ بغاوت ہند کی وہابیون کے سبب سے ہوئی اسکا ثابت کرنا مشکل پڑیگا اور اس گزٹ
مین یہ بھی ذکر ہے کہ مولوی محبوب علی دہلوی نے زمانہ غدر کی لڑائی کی نسبت جس مین بخت خان
باغی نے اونکو شریک کرنا چاہا تہا جہاد ہونے کا انکار کیا اور مولوی محمد حسین لاہوری بھی اب تک
بذریعہ پرچہ اشاعۃ السنۃ جہاد کا نسبت گورنمنٹ ہند کے انکار کرتے ہین پہر دوسرے پرچہ گزٹ
مذکور مورخہ اکتوبر سنہ صدر مین یہ لکہا دیکہا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے سر لویس کاونگ ناری
کا مقام کابل مین ظلماً مارا جانا ثابت کیا ہے اور مذہب اسلام سے مسئلہ اسکا یہ بتایا ہے کہ قاصد مذہب
مخالف کا نزدیک مسلمانون کے مارا نہین جاتا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی آخر عمر مین وصیت
فرمائی ہے تیر اتنا تحریر اس فصل مین پرچہ ہر سوم نمبر ہین صمدی جلد سوم نسخہ پنجم مطبوعہ دفتر آگرہ اخبار مجلسی
الستی مورخہ ۱۲۹۶ ہجری اس مضمون کی میری نظر مین گذرا کہ ہم کو الہ آباد مین چند روز رہنے کا اتفاق ہوا اون
دنون مین چند جوان دیکہے جو اس فکر مین مدہوش ہین کہ مسلمانون کی رسمی اور مذہبی عیوب کی ایک کتاب بنائی

جاودی اللہ جیسے عالم ایسے گذرے ہیں کہ امر بدعت کا الغاء کیا گیا ہے [illegible]
ہیں انکو ایک فہرست میں داخل کر کے انکی تصنیفات پر اعتراض کیے جاتے ہیں اور [illegible]
اوس کتاب کا نام حشر تحدید دا بیان تجویز کیا گیا ہے الی قولہ اس سے بجز تشویش [illegible]
وخوشامد گورنمنٹ کے لیے ایسی کتاب کی ضرورت ہو تو یہ بات دوسری ہے اور اس کا ڈھنگ ہی دوسرا ہے اور
اس میں دردسر کرنا لاحاصل ہے ایسی کئی کتابیں تصنیف ہو کر مشتہر ہو چکی ہیں از آنجملہ [illegible]
۱۲۸۷ ہجری یا ۱۸۷۰ء میں جبکہ چند صاحبان انگریز نے اس امر پر بحث شروع کی تھی کہ فرقہ وہابیہ کے سبب سے
ہماری سلطنت میں فتنہ و فساد ہو سکتے ہیں اور بعض بہت سے ملکی خیرخواہوں کی طبیعت کا رجحان ہو کر
بہت دنوں تک اسکی بحث جاری رہی تھی آخر کار وہ بحث دست انداز گورنمنٹ سے باہر رکھی گئی اس
وقت مولوی عبداللطیف خان بہادر مجسٹریٹ کلکتہ نے اوس خیال کے رد میں عام مسلمانوں کی طرف سے
ایک رسالہ مشتہر کیا تھا اور اس میں عام اطراف ہندوستان کے عالموں اور نیز علماء مکہ و مدینہ وغیرہ کے فتوے
نقل کیے تھے جس سے سرکار کو معلوم ہو جاوے کہ تمام فتاوی مذکورہ کی رو سے کل مسلمانوں کو سرکار کی
مخالفت ناجائز ہے اور کسی شخص کو حیثیت موجودہ پر ہندوستان کے دار الاسلام ہونے میں کلام نہ رہے
اور ہماری بھوپال میں بھی جناب مستطاب معلی القاب فاضل اجل عالم اکمل محدث باکمال مفسر بے مثال حضرت
نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام اقبالہ نے اوس رسالہ کو پسند
فرما کر حکم دیا کہ اسکو اچھی طرح شائع کریں اور حضور ممدوح نے خود بھی اس مسئلہ کو نہایت تحقیق و احتیاط
سے اپنی کئی کتابوں میں بصراحت تمام تحریر فرمایا ہے جس میں حیثیت موجودہ پر سرکار انگریزی کی مخالفت
کو قطعاً ناجائز لکھا ہے اور جن علماء متقدمین نے مثل شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ کے بنا بر دلائل دیگر اسکے
خلاف اپنا مسلک اختیار کیا ہے اون تاویلات کو نہایت عمدگی سے علیحدہ کیا ہے خصوصاً حضور محتشم الیہ
نے دو برس پیشتر اس مسئلہ کو کتاب عوائد العوائد میں نہایت خوبی و تحقیق سے بیان فرمایا ہے اور یہی
اور کتابیں ہندوستان سے لیکر مصر اور استنبول تک اور بغداد سے لیکر طہران تک تقسیم ہو گئیں ہیں یعنی یہی
یہ کتاب بھی جا بجا پہونچ گئی اور اگر کوئی صاحب ہم سے فرمایش کرینگے تو ہم بھیجدینگے پس جبکہ حضور [illegible]
جیسا ایسے عالم مستند اور رئیس معتبر کی کتاب موجود ہے اور مولوی عبداللطیف خان صاحب کے رسالہ میں
بہت سے فتوے بصراحت مندرج ہیں تو اب ایسے اپنے چھوٹے چھوٹے کو اپنے دخل [illegible] کی کیا ضرورت
ہے اور اپنے مذہب کی کتابوں پر بے فائدہ بیجا اعتراض وارد کرنے اور دوسروں کی نظر میں خود کو
مطعون کرنے سے کیا فائدہ الی قولہ [illegible]

کچھ نہیں اور وہابی کا لقب اپنے لیے کسی نے اختیار کیا ہے اور اسکی علت یہ ہو کہ سرکار ہم سے بدظن ہو یا ہماری اور ہماری حیثیت کی نسبت بیموقع الفاظ کا استعمال کرے یا ہمارے عقاید پر ایسے اعتراض وارد کرے جس سے مذہب میں پراگندگی پیدا ہو تو اس دور انگلشیہ میں بصورت استغاثہ مصنف مذکور تباہی و بربادی سے محفوظ نہیں رہ سکتا پھر ایسا کام کیوں کرے جس سے بجز حماقت و نقصان کے کچھ فائدہ نہو اس سے بہتر یہی کہ جو شخص مذہبی امور میں مداخلت کی لیاقت نہیں رکھتا ہے وہ خود کو دخل در معقولات سے بچاتا رہے یا خود کو اس لائق کرلے تب ایسا حوصلہ کرے انتہی بلفظہ اسکے بعد نمبر ششم جلد چہارم اشاعۃ السنہ کو میں نے دیکھا اسکے اول میں یہ لکھا ہے کہ صفحہ ۱۶۴ سے آخر تک لائق ملاحظہ گورنمنٹ ہے یہ پرچہ بابت رجب ۱۲۹۸ ہجری مطابق جون ۱۸۸۱ء کے ہے میں نے بھی اسکو ملاحظہ کیا معلوم ہوا کہ رای صاحب اشاعت کی درباره اصلاح طریقہ مناظرہ مذہبی اتفاق باہمی اہل اسلام و انتظام عام ملک ہند کے بہت مناسب اور صحیح ہے گورنمنٹ کو اسپر لحاظ فرمانے سے نہایت امن جانب عامہ خلق سے حاصل ہوگا اور رفع تعصبات مذہبی سے جس میں خاص و عام گرفتار ہیں ایک عمدہ انتظام ملک کا ہاتھ آویگا اسکے بعد میں کہتا ہوں کہ میں نے جو اپنی کتابوں میں مطابق مذہب حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام لکھا اور فقدان شرائط جہاد کا اس ملک میں ذکر کیا جسکا حوالہ تیرہویں صدی میں دیا گیا ہے یہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اور بحث پر جو کلکتہ میں ہوئی اور اس میں مولوی عبد اللطیف خانصاحب بہادر سی ایس اے نے کوشش فرمائی اور سید احمد خان صاحب بہادر نے نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب میں کتاب بنائی کیونکہ اس ریاست بھوپال میں آجتک بحث مذہبی کا کسیقوم کے ساتھ چرچا نہیں ہے کہ ریاست اور اہالی ریاست کو دوسرے بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکھنے ایسی کتب کا ہو بلکہ میں نے اس ۱۲۹۹ ہجری میں بضرورت ملکی نکتہ چینی مذکور وغیرہ کو دیکھا اور طرف اخبار مذکورہ کے رجوع کیا اسلیے کہ تحریرات مذکورہ کو موافق منشا اہل اسلام عموماً اور اہل حدیث کے خصوصاً پایا مجھکو اس جگہ شکرگزاری خواجہ محمد یوسف علی صاحب مہتمم تیرہویں صدی کی لازم ہے کہ انہوں نے غائبانہ میری تحریر سابق و لاحق کی تصدیق و تایید فرمائی لطف دیگر یہ ہے کہ میں نے اپنی ایک کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہندوستان جن علما کے نزدیک دار الحرب ہے انکی دلیلوں کی بنیاد پر بھی خاص اس جگہ جہاد نہیں ہو سکتا گویا یہ نزاع لفظی ہے اسیطرح جو ایک کتاب عبرۃ نام در بارہ جہاد و ہجرت بزمانہ جنگ روم و روس لکھی تھی آخر اس میں بھی واسطے ایفاے جہاد کے وہی شرائط مذکور ہیں جنکا وجود اس زمانہ میں مفقود ہے بلکہ ایک کتاب دوسری میں جسکا نام اکلیل ہے مثلاً یہ بات عربی عبارت میں اپنے استاد الاسناد مرحوم قاضی محمد بن علی شوکانی رحمۃ

اسنے علیہ بہی نقل کی ہے کہ نقل بر وجہ عدل کا واسطے امام کے یہ ہے کہ مثل [illegible] کے اسباب بغاوت [illegible]
کوشش کرے اور خیرخواہ رہے جو بہی عالم متعلق ہو غرض کہ مجوزہ وجود مسائل جہاد کا کتب مذہبیہ و حدیثیہ
اسلام مین اور بیان احکام جہاد کا ہمراہ مخالفان مذہب اسلام کے ہرگز وسیلہ کسی فساد و بغاوت کا ہمراہ
گورنمنٹ عالیہ کے نہین ہو سکتا ہے یہ بات ضروریات ہر مذہب و ملت سے ہے کہ ہر عالم اپنے مذہب کا جب
کوئی کتاب مذہبی بطور تحقیق و تنقیح تصنیف و تالیف کریگا تو جو بات اس مذہب مین از روی دلیل و برہان
ثابت ہوگی اسکو لکہیگا جس طرح قرآن شریف اور کتب حدیث و فقہ اسلام مین کتاب الجہاد مع جملہ مسائل
و فضائل و احکام موجود اور درس و تدریس مین مروج ہے اس تصنیف سے کوئی احتمال وقوع فتنہ و فساد کا نہین ہو سکتا
جبتک کہ صاحب تصنیف اسباب ظاہری بغاوت جمع کرکے مدعی امامت یا جہاد کا نہ ہو اور دعوت عام فتنہ و فساد
نہ کرے ہزارہا باغی زمانہ غدر وغیرہ مین از روی تواریخ ملکی ایسے دیکہے سُنے گئے کہ جن سے پہلے درجہ کی
بغاوت حکام سابق و حال کی واقع ہوئی حالانکہ وہ لوگ علم سے بالکل محروم تہے اور انکے افسر و امیر بہی
نام جہاد کا یا اسکی فضیلت کا خیال نہین جانتے تہے چہ جائے عوام لشکر اور مقصود انکا اوس بغاوت سے
جہاد اسلامی نہ تہا اور اگر یہ مقصود ہوتا تو بہی کوئی عالم اسلام انکی تصدیق و تائید اس کام مین نہ کرتا معہذا
تہمت وہابیت اور جہاد علماء حدیث پر خواہ قدماء ہون یا متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ
کار معاملہ فہم ہرگز اس بات کو قبول نہین کر سکتا ہے ہو سکا کہ اون ملایون کے جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق
صحیح سے عاطل مین کوئی شخص بہی اہل علم و معرفت سے ایسا دعوی کرے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام
مین حالت موجودہ پر بالخصوص فرض ہے یا اسوقت مین شروط جہاد موجود ہین اور مجھکو تو خاصۃً اس بحث
مین قلم اٹہانے سے کچہ غرض نہ تہی مگر جبکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جسکا نام موعظت حسنہ ہے بہوپال مین طبع
ہوئی اور وہ کتاب ایسی تہی کہ اس مین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ پنج خطبے علماء سابقین مروجین صدہا
سال کے جمع تہے مثل ابن الجوزی و محمد بن احمد یمنی وغیرہما المحدثین کے اوس مین اتفاقاً ایک خطبہ غزوہ کا
مؤلفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب مرحوم کا بہی آخر کتاب مین بذیل خطب کسوف و خسوف و استسقاء و نکاح
وغیرہ حسب طریقہ دیگر مجموعات خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تہا اوسپر یارون نے مجھکو وہابی کہہ دیا جسکا
جواب دیباچہ کتاب تاریخ بہوپال مین لکہا گیا ہے حالانکہ مینے مولوی محمد اسمعیل کو نہین دیکہا
اور نہ انکا زمانہ پایا اور نہ انکی کسی کتاب مین ذکر جہاد کا لکہا دیکہا اور نہ خاص اس خطبہ مین ذکر جہاد
کا ساتہہ گورنمنٹ کے ہے صرف بیان فضیلت جہاد کا ہے جسطرح بخاری کتاب [illegible] مین لکہا ہے
اسطرح کی خطبے کتب تاریخ سلاطین اسلام وغیرہ مین بہت لکہی ہین اور مجامیع خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ

مین بہی موجود ہین بلکہ اٹھہ برس ہوئی طبع محمودیہ خطہ میگدرے مینے کتاب ہدایۃ السائل مین ایک فقرہ یہی تحریر کیا ہے کہ ہمپر نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی کا لازم ہے اور نہ اتباع محمد بن اسمعیل دہلوی کا حالانکہ اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام کی کتاب سے کوئی مسئلہ رد شرک و بدعت و تقلید کا نقل کرے اور اسکے موافق عقیدہ رکہے اور اسکو اپنا پیشوا جانے تو یہ بات بہی کچہ مضر کسی سلطنت و دولت کو اسوقت تک نہین ہو سکتی ہے جب تک کہ بنیاد کسی فساد و بغاوت کی اسپر قائم نہ ہو علماء ہر ملت و مذہب ایک دوسرے کی کتاب سے ہمیشہ نقل و استفادہ و استدلال کیا کرتے ہین یہ امر کوئی جرم مذہبی یا قانونی نہین ہے مگر جب یہ تہمت نسبت میرے بطور مخبری لگائی گئی تو اسوقت جس طرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشا امر پر غصہ و رنج ہوتا ہے مجہہ کو بہی اس مخبری بے اصل اور تہمت محض پر غصہ و رنج پیدا ہوا ناچار مینے اس فصل کو واسطے بیان حال وہابیت کے تحریر کیا ہمکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسی کو گالی دے اور منسوب کیا ہمارا طرف اون اشخاص کے جنکا نام بعض لوگون نے بباعث عداوت مذہبی یا خانگی وہابی رکہا ہے اور وہ لوگ بہی وہابی نہ تہے اور نہ اونہون نے سرکار انگریزی سے کبہی جہاد کیا اور نہ ہندوستان مین فتوی جہاد کا لکہا سراسر بے انصافی ہے مین بعد اتفاق رائے سید احمد خان صاحب بہادر سی جو اونہون نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین ظاہر کی ہے اور کتاب نکتہ حسینی مین لکہی ہے یہ کہتا ہون کہ سید احمد شاہ بریلوی جنکا نام فضل رسول بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سے عالم مولوی نہ تہے ایک درویش قوم سادات سے تہے شاہ عبدالعزیز دہلوی کے مرید اونہین کے طریقہ پر چلنے تہے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طریقہ پر تہی اور خلق کو نصیحت کرتی تہی اور انکی نصیحت سے ہزارون جاہل ہندوستان کے راہ رست پر آگئے شاہ عبدالعزیز اور انکے باپ کا زمانہ ہنگامہ ملک نجد سے قریب یا اول تہا مگر انکو کسینے وہابی نہ کہا اور نہ اونہون نے ملک نجد کو دیکہا اور نہ انکو طریقہ اہل نجد پر اطلاع حاصل ہوئی اور نہ انہون نے کسی اپنی تصنیف مین ذکر وہابیون کا لکہا۔ بلکہ وہ نام و مذہب وہابی سے بہی آگاہ نہ تہے اسیطرح جو تصنیف سید احمد شاہ صاحب بریلوی اور انکے مریدون کی ہے اس مین کہین بہی ذکر وہابیون کا نہین ہے اور نہ مسئلہ جہاد کا لکہا ہے ایک کتاب انکی صراط مستقیم نام ہے جو کلکتہ مین اسی زمانہ مین طبع ہوئی تہی اور پہر دوبارہ اس زمانہ مین دہلی میرٹھہ مین چہپی اس مین مسائل درویشی ہین۔ دوسری کتاب تقویۃ الایمان مؤلفہ مولوی اسمعیل دہلوی ہے اوسمین ذکر رد شرک و بدعت کا ہے کہین وہابیون کا اور مسئلہ جہاد کا پتہ بہی نہین یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ المومنین کا ہے کہ اوس مین بدعات اور تعزیہ کی برائی لکہی ہے۔ تعزیہ ایک ایسی چیز ہے کہ مذہب شیعہ مین بہی بدعت ہے گورنمنٹ اگر ساری کتابون کو جمع فرماکر ملاحظہ کریگی تو کسی کتاب مین ان کتب سے مسئلہ جہاد کا پایا

بغاوت کا سرکار انگلشیہ سے یا فساد سکھانیکی کوشش یا سعی بادشاہی حب سید احمد خان صاحب اپنی زبان سے
اس مقام پر یہ بھول ہوئی ہے کہ اونہون نے لقب وہابی کا حق مین سید احمد صاحب اور انکے مریدان و
شاگردون کے روا رکھا اور یہ بھی لکھا کہ ہر فرقہ حنفی مذہب و غیر مقلد بھی وہابی ہوسکتے ہین مگر یہ لوگ معتقد
جہاد کے ساتھ سرکار انگریزی کے نہین ہین۔ اور آخر فقرہ انکا یہ ہے کہ ہم اسوقت بہت سے ایسے آدمیون کا
نشان دے سکتے ہین جو سرکار کے ملازم ہین اور ملازم بھی ایسے کہ ان سے زیادہ سرکار کا خیر خواہ اور معتمد
کوئی نہین ہے باینہمہ وہ اپنے تئین کھلے خزانہ اہل وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر ان کو ایک
طرح کا ناز ہے۔ مراد اس عبارت سے خود سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے
ہین مگر ہماری نزدیک تحقیق یہ ہے کہ ساری جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین۔ ایک خالص اہلسنت و جماعت
جنکو اہلحدیث بھی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔
جو شخص ملک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی رای پر محمد بن سعود نجدی نے بوہرون اور عرب کے مسلمانون
اور بدؤن سے لڑائی کی وہ شخص حنبلی مذہب تھا یہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت
ہے پھر اہلحدیث کسطرح وہابی ہوسکتے ہین علاوہ اسکے خاص ہندوستان کے شہرون مین ہر جگہہ وہابی
نام ایک مفہوم جدید کا ہے فضل رسول بدایونی کے شاگرد و مرید اسکو وہابی کہتے ہین جو قبرون اور پیر
کو نہ پوجے اور ہر بدعت کا انکار کرے لکھنؤ کانپور دہلی مین وہابی اسکو کہتے ہین۔ جو مذہب حنفی و
غیرہ کی تقلید نہ کری اور خاص مقلد ایک مذہب کا نہو بلکہ حدیث و قرآن پر چلے بمبئی وغیرہ مین وہابی اسکو
کہتے ہین جو شیخ عبدالقادر جیلانی کا معتقد نہو اور جہاز و آگبوٹ مین بیٹھکر عیدروس کا نعرہ نہ مارے
اور وقت تکلیف و تردد کے انکو نہ پکاری۔ حیدرآباد دکن مین وہابی اسکا نام ہے جو سیندہی نہ پیے
اور وہان کے میلون اور عرسون مین نجاوے اور کسی جگہہ وہابی وہ ہے جو لمبی ڈاڑہی کہے موچہین
کترادی اونچا پائجامہ پہنے اور کسی جگہہ وہابی وہ ہے جو محفل مولود اور گیارہوین شیخ عبدالقادر رح
کی نہ کرے بہوپال مین وہابی وہ ہے جو تعزیہ نہ بناوے اجمیر مکن پور نہ جاوے قرآن شریف کا
ترجمہ پڑہے پڑہاوے نذر نیاز کا کہانا نہ کہاوے غرض کہ ہر شہر مین وہابی کے معنے جدا جدا ہین
اور سرکار انگریزی کے نزدیک سبب تحقیق ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے وہابیت نام بغاوت کا اور وہابی نام
جہاد کرنیوالے کا ہے سو اس مفہوم کا رد سید احمد خان بہادر نے بخوبی اپنی کتاب ریویو مین لکھدیا
ہے اور وہ براہ انصاف و معاملہ شناسی کے نزدیک گورنمنٹ وغیرہ کے مقبول بھی ہو مگر مین
اسجگہہ یہ بات کہتا ہون کہ مسئلہ جہاد کا ایسی چیز ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان اسکے معتقد ہین و ...

سب فرقے اسلام کے اسکے قائل ہین اور سب کی کتابون مین وہ ایک ہی حالت پر لکہا ہے یہ بہی عجب اتفاق ہو کہ یہ مسئلہ سب کی کتابون مین بلا اختلاف لکہا ہے باہم مسلمانون کے کم ایسے مسئلہ ہون گے جن مین اختلاف نہ ہو سوا اس مسئلہ کے کہ ایکطرح پر چلا آتا ہے پہر جب مسئلہ مذکور سبکے نزدیک ثابت ہے۔ تو پہر خاص کسی فرقہ مسلمان کا نام وہابی رکہنا اور اس سے خاص بغاوت و جہاد کا سمجہنا خلاف عقل ہے اور اگر موافق عقل ہے تو ساری دنیا کے مسلمان وہابی ہوئے چند مسلمانان ہند کے کیا خصوصیت ہے۔ کتابیں در مختار۔ ہدایہ۔ شرح وقایہ۔ فتاوای عالمگیری۔ حاشیہ شامی وغیرہ کتابین خاص مذہب حنفی کی ہین ان مین مسئلہ جہاد کا موجود ہے۔ اس مذہب کے لوگ وہابی ہونے سے انکار کرتے ہین اور سرکار بہی شاید انکو وہابی نہین کہتے اور اہل نجد بہی انکو اپنا ہم مذہب نہین جانتے حالانکہ یہ کتابین چند مرتبہ ہندوستان و مصر مین طبع ہوئین اور انپر عمل ساری حنفیون کا ہے۔ اسیطرح جو چہ سات بڑی کتابین علم حدیث کی ہین۔ اور انپر اہلحدیث اعتقاد رکہتے ہین جیسے موطا۔ بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی ابن ماجہ ان مین بہی مسئلہ جہاد کا موجود ہے اسیطرح کتب مذہب شیعہ مین بہی یہ مسئلہ لکہا ہوا ہے مگر وہ جہاد کو ظاہر ہونے امام مہدی پر ملتوی کرتے ہین۔ اور اہل سنت وجود شرائط جہاد پر یہ شروط بہی کچہ ایسے نہین کہ ہر زمانہ مین موجود ہون انکا پایا جانا بہی مثل خروج امام مہدی کے مشکل ہے کتابون کے سوا خاص قرآن شریف مین جو ساری فرقون اسلام کا اصل اصول ہے مسئلہ جہاد کا اور اسکی فضیلت موجود ہے اور قرآن شریف کا ترجمہ۔ اردو۔ فارسی۔ عربی۔ ترکی۔ پشتو۔ جرمنی۔ فرانسیسی۔ روسی۔ یونانی۔ سنسکرت۔ لاطینی۔ انگریزی مین ہو گیا ہے اور ساری دنیا مین موجود اور مسلمانون مین اس کے پڑہنے کا عامۃً یہانتک رواج ہے کہ ہر عورت و مرد بچہ بوڑہا جوان اوسکو روزانہ تہوڑا سا بطور وظیفہ پڑہتا ہے لیکن کوئی شخص اسکو پڑہ کر جہاد و بغاوت کرنے پر آجتک آمادہ نہ ہوا۔ اسلیے کہ وہ شرطین موجود نہین ہین۔ اس زمانے کو جانے دو پانسو برس پہلے جب تیمور لنگ نے فوج کشی کر کے بہت ملک مسلمانون اور غیر مسلمانون کے لیے اسوقت بہی کسی عالم اسلام نے اُس لڑائی کو جہاد نہ سمجہا۔ بلکہ فتنہ قرار دیا۔ حالانکہ تیمور مسلمان تہا۔ پس جبکہ پانسو برس اول کی لڑائی بادشاہ اسلام کی بسبب فقدان شرائط کے جہاد نہ ٹہیرے تو اب جاہل کے فساد و بغاوت کو جو جاہل لوگ ہر جگہہ کرتے ہین کون جہاد کہہ سکتا ہے اور یہ لڑائی کب لائق اُس اجر و ثواب کی ہو سکتی ہے جسکا وعدہ خاص قرآن شریف اور حدیث اور فقہ کی کتابون مین عموماً لکہا ہے اور جسکی شرائط ساری تصانیف اسلام مین گن کر لکہی گئی ہین اسیطرح جو لڑائی محمد بن سعود بادشاہ نجد اور اسکی اولاد نے کی اسکو بہی کسی نے جہاد نہین

کہا تہی نہ تہی اسلام کی بلکہ مدینہ اور ملک یمن پر دہان سے گئے تہی محمد بن سعود بادشاہ نجد نے [illegible]
اسیطرح زمانہ غدر مین جو لوگ سرکار انگریزی سے لڑے اور عہد شکنی کی وہ جہاد نہ تہا فساد تہا [illegible]
مسلمان مرہٹہ راجپوت ہر قسم کے لوگ تہے انکو کوئی مسلمان موافق مخالف وہابی نہین کہہ سکتا ہے
اور جسطرح سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تقریر کی ہے ہمنے قبل از
اطلاع کے اُس تقریر پر انکار مذہب وہابی کا اپنی کتاب ہدایۃ السائل مین اولاً اور کتاب
روض خصیب مین ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور جائز نہ ہونا جہاد کا ہندوستان مین
کتاب موائد العوائد مین ثالثاً اور حال وہابیون کا تواریخ علماء عیسوی کی کتاب تاج مکلل
مین رابعاً لکہا ہے جسکا حاصل یہ ہے۔ کہ یہ بغاوت جو ہندوستان مین بزمانہ غدر ہوئی اسکا نام جہاد
رکہنا اون لوگون کا کام ہے جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین ہین اور ملک مین فساد ڈالنا اور
امن کا اوٹہانا چاہتے ہین جب تک کوئی شخص متصف بہ صفات امام شرعی نہ ہو اور سب سلطان
وعقلاء ملک کا اسپر اتفاق نہ ہو اور وہ خاص قریشی ہو دوسری ذات کا آدمی نہ ہو اور سب کو قبول کرنا
اور اُسکی اطاعت اپنے حق مین فرض جانین اور سب شرائط دعوت اسلام اور جزیہ وجہاد کے موجود
ہون اسوقت جہاد ہوسکتا ہے یہان صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے اور وہ
شرائط بالکل معدوم محض موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے شروط جہاد کے کتب اسلام
مین کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہین ہوسکتا۔ علاوہ اسکے بغاوت کچہ خاص ساتہ مسلمان کے
نہین ہے ہر قوم مین مفسد باغی ہوتے ہین اور وہ وہابیون کے دشمن ہین بلکہ مشہور یہ ہے کہ وہابیہ
نجد کے نزدیک قتل کرنا ساری جہان کے مسلمانون کا اور انکا لوٹنا درست تہا اسصورت مین ہم سب
لوگ بہی انکے نزدیک واجب القتل ہوئے پہر ہمپر اطلاق وہابیت کا کسطرح ہوسکتا ہے ملک افغانستان
کابل وغیرہ کے سب لوگ بڑی سخت حنفی ہین اور ہندوستان کے بعض مسلمانون کے جنکو مفسد لوگ
وہابی کہتے ہین بڑے دشمن ہین چار برس سے اونہون نے گورنمنٹ کی مخالفت پر کمر باندہی ہے کیا وہ
بہی وہابی ہوگئے انکو آجتک کسی مسلمان ہندو وغیرہ نے بہی وہابی نہین سمجہا اور جو ہندوستان
مین زبردستی وہابی نام سے بدنام کیے گئے ہین مثل سید احمد شاہ بریلوی اور انکے طریقہ کے لوگ
اونہون نے تو کبہی نام بہی جہاد کا گورنمنٹ سے ہندوستان کی سرحد مین نہین لیا جسطرح جواب
ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین تحقیق ہوچکا ہے جب ملک عرب مین غلغلہ اہل نجد کا تہا اسوقت ہندوستان
مین کسیکو خبر بہی انکے حال کی نہ تہی۔ ریاست بہوپال کا عہد [illegible] ۱۹۱۲ء مین ہوا اور یہی سال

حکومت و فتنہ اہل نجد کا تہا رپہر بہلا ہندوستان مین کون شخص اس مذہب کو لایا اور کسنے اپنا نام وہابی
تبلایا۔ اور کسنے جہاد کیا اور کب کیا اور کہان کیا زمانہ غدر مین سوارون اور تلنگون نے بعض مولویون
سے زبردستی جہاد کے مسئلہ پر مہر کرائی فتوی لکہا یا جسنے انکار کیا اسکو مارڈالا اوسکا گہر لوٹ لیا سو
وہ مہر کرنیوالے اور فتوی لکہنے والے بہی غالبًا وہی لوگ تہے جو اہل سنت و اہل حدیث کو زبردستی وہابی
نام رکہتے ہین اور انکے دشمن جانی ہین کلکتہ سے تا دہلی وغیرہ جسقدر مقدمی عدالتہاے گورنمنٹ مین
ان لوگون پر دائر ہوے اور ہوتے ہین جو اپنی نمازمین آمین پکار کر کہتے ہین دونون ہاتہہ رکوع وغیرہ مین
اٹہاتے ہین کسی مذہب حنفی وغیرہ کے مقلد نہین سو پیش کرنے والے اون مقدمات کے اور سزا دلانے
والے مدعا علیہم کے وہی لوگ ہین جنکے دل مین فساد بہرا ہوا ہے اور آزادگی مذہب کو مطابق منشار
گورنمنٹ کے اور امن ملک کو حسب ارادہ اہل سنت نہین چاہتے ورنہ یہ مدعا علیہم انکے جو حدیث و قرآن
پر چلتے ہین اور جنکا نام زبردستی وہابی رکہا گیا ہے اور وہ اس نام کو اپنے واسطے پسند نہین کرتے
اپنے امور مذہبی مین موافق رای گورنمنٹ ہین انہین سے کسینے آجتک کسی شہر مین یہ نالش کسی عدالت
انگریزی مین پیش نہین کی کہ فلان شہر و محلہ و مسجد کے مسلمان آمین پکار کر اور دونون ہاتہہ نہین اٹہا کر
عبادت نہین کرنے دیتے ہین انکو سرکار سے سزا دیجا دے یا مسجد مین آنے سے ممانعت کیجاوے جب اسطرح
کی نالش جہان کہین ہوئی ہے اہل بدعت کیطرف سے ہوئی ہے نہ اہل حدیث کیطرف سے پس حقیقت
مین خواہان رفع امن و امان وہی لوگ ہین جو اپنے مخالف مذہب خاص کو وہابی ٹہیراتے ہین نہ وہ لوگ
جو محدث ہین۔ دیکہو مصنفین کتب صحاح ستہ علم حدیث کے پیشوا اہل سنت وجماعت کے تہے انکو قریب
ہزار برس یا کچہ کم و بیش زمانہ گذرا اب محدث انکے قدم بقدم چلتے ہین اور کسی مذہب کو نہین مانتے
خواہ حنبلی فقہ ہو جو کہ عقیدہ اہل نجد کا تہا۔ خواہ حنفی مذہب ہو جو کہ عقیدہ آج سلطان روم کا ہے پس
باوجودیکہ کتب صحاح ستہ مین مسئلہ جہاد کا لکہا ہے اور یہہ ہر شش کتاب بکررسہ کر ممالک دیار ہند اور
مصر مین بعلم و اطلاع گورنمنٹ طبع ہوئین اور انکا خوب رواج ابتک ہے مگر کسینے ان مین سے جو انپر
عقیدہ و عمل رکہتے ہین جہاد نہین کیا۔ بلکہ وہ لوگ جنکی یہ کتابین ہین ہمیشہ بادشاہون اور امرا کی مجلس
سے بچتے تہے اور فقیرانہ گذران کرتے تہے۔ اور جو بادشاہان اسلام اپنے مخالفون سے ملکی لڑائی
کرتے تہے وہ محدث نہ تہے بلکہ مقید کسی ایک خاص مذہب کے تہے پہر محدثون اور اہل سنت کا نام وہابی
رکہنا اور اسکا ترجمہ بلفظ بغاوت و جہاد کرنا کسطرح صحیح ہو سکتا ہے بلکہ مستحق اس لقب کے وہ لوگ ہین
جو اپنا مذہب حنفی شافعی وغیرہ بتلاتے ہین اور رات دن اہلحدیث کا رد کرتے ہین بلکہ زیادہ رد کرتے

واسطے مذہب عیسائی کے یہی لوگ ہین جنکو ہم مذہب یا اہل بدعت سمجھتے ہین بالفعل یہین الف انڈ المحمدیہ
اسلام وہ ہی جو قریب بارہ سو برس کے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور وہابی برخلاف اسکے ہین سو ہم لوگ اہل
طریقہ پر ہین جو بارہ سو برس سے یکسان بے کم و بیش چلا آتا ہے اور جن لوگون نے دین اسلام مین بہت سی
نئی باتین نکالی ہین جو دین مین نہ تہین جسطرح ایک بغاوت ہی جسکا نام جہاد شرعی رکہا ہے حالانکہ
معنے جہاد کے وہی ہین جو ہمنے اوپر بیان کیے اور سید احمد خان بہادر نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین
لکہے ہین نہ یہ معنے جو ان لوگون نے اپنی طرف سے تراشے اور ایجاد کیے ہین اور اب خوف سے گورنمنٹ کی
بغاوت ظاہری چہوڑ کر در پردہ واسطے رفع امن و امان کے یہ نسخہ نکالا ہے کہ جسکو اہل حدیث جانتے ہین انکا
نام وہابی کا اسپر لگا کر سرکار انگریزی کو اسکا دشمن کرا دیتے ہین اور چاہتے ہین کہ وہی تعصب مذہبی و
تقلید شخصی اور ضد و جہالت آبائی جو ان مین چلی آتی ہے قائم رہے اور جو آسایش رعایای ہند کو بوجہ
آزادگی مذہب گورنمنٹ نے عطا کی ہے وہ اٹہ جاوے اور امن عالم باقی نہ رہے سارے مسلمان وغیرہ ایک
مذہب خاص کے پابند ہوکر خوب تعصب اپنا گورنمنٹ سے ظاہر کرین اور جب موقع پاوین مثل زمانہ غدر کے
فساد برپا کرین یہ وہی مثل ہے کہ الٹے چور کوتوال کو ڈانٹے ایک نیا ہنگامہ فی الحال یہ دیکہا کہ جس طرح
اہل بدعت اور مقلدین مذاہب نے اہل حدیث اور قرآن کا نام زبردستی وہابی رکہا اور اپنا فساد انکو دامن
سے باندہا اسیطرح قاری عبد الرحمن پانی پتی نے رسالہ کشف الحجاب نام مطبوعہ لکہنو ۱۲۹۸ھ مین یہ
چہاپا کہ یہ لوگ جو آپ کو محدث اور تابع حدیث و قرآن کہتے ہین یہ سب رافضی شیعہ ہین اور نام حدیث کا
بطور تقیہ لیکر خلق کو گمراہ کرتے ہین اور خاص مجہپر طعن کی ہے کہ یہ لوگ انگریزون کے قانون پہ چلتے
ہین عبارت رسالہ مذکور کی یہ ہے ترویج خمر کی خوب کی ہے شراب کا نکالنا بیچنا بہوپال مین برپا ہے چنگی
ہر چیز پر لینا شاید بحکم اَلنَّاسُ عَلٰى دِيْنِ مُلُوْكِهِمْ حسب قانون انگریزی کے حلال کر لیا ہے خرچ رجسٹری
و خرچ کاغذ اسٹامپ اور طرح طرح کی رسوم تحصیل کے حسب قانون انگریزی کے نواب والا جاہ نے رعیت
پر لگا رکہے ہین یہ سب رسوم و ابواب ظلم صریح ہین - اب کیا شبہ اس فرقے کے رافضی ہونے مین باقی رہا
انکو نہ ہنود سے رنج ہے نہ نصاری سے نہ اور کفار سے جب اہل مذہب کا نام سنتے ہین جل جاتے ہین انتہے
ملفظہ - یہ عبارت قابل لحاظ گورنمنٹ عالیہ ہے اور دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تہمت وہابیت کی
اہل حدیث پر غلط ہے - اور در پردہ یہ لوگ جو آپ کو اہلحدیث کہتے ہین اور فساد کرنے اور عہد توڑنے اور
تعصب مذہبی برتنے اور بغاوت کرنیکو بڑا گناہ سمجہتے ہین رافضی ہین اور نیز عبارت مذکور حجت ہے اس
بات پر کہ مفسد و دشمن امن و آزادگی خلق کے وہی لوگ ہین جو مقلد کسی مذہب خاص کے ہین جیسے

مصنف رسالہ مذکورہ کہ ان کو اپنے حنفی مذہب ہونے کا دعوی ہے بخلاف ان لوگون کے جو لفظ وہابی کو پسند نہین کرتے ہاں اہلسنت وحدیث ہین اور انکے دین مین حکومت حاصل کرنے کی فکر کرنا اور زمین مین فساد پھیلانا اور تعصب مذہبی کو رونق دینا اور ہر کسی پر نفسانیت وعداوت سے معنی ہونا سخت گناہ اور حرام ہے نورالانوار اخبار مطبع نظامی مورخہ پانزدہم شوال ۱۳۰۸ہجری مین ایک اخبار انگریزی فورٹ نشیلی ریویو نام مطبوعہ سنہ ۱۸۹۱ء سے نقل کیا ہے کہ فی الحال مردم شماری سے یہ معلوم ہوا کہ سب مسلمان سترہ کرور پچاس لاکھ مین منجملہ انکے سنی چودہ کرور پچاس لاکھ اور شیعہ ایک کرور پچاس لاکھ اور وہابی اسی لاکھ ہین اور ہندوستانی مسلمانون کی تعداد جو برٹش کی رعایا ہین چار کرور ہین اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مسلمان ہندوستان کے وہابی نہین ہین اور یہ بات سچ ہے اسلیے کہ نام وہابی کا ہندوستان مین کبھی نہ تھا اہل مکہ ومدینہ نے حق مین اہل نجد کے سنہ ۱۱۶۰ھ مین یہ نام نکالا پھر سنہ ۱۲۰۶ھ مین وہ دفتر گاؤ خورد ہوگیا روم کے مسلمان حنفی۔ اور مصر کے شافعی۔ اور مغرب کے مالکی۔ اور دمشق وغیرہ کے حنبلی مذہب کہتے ہین اور اہل سنت قرآن و حدیث پر چلتے ہین ایران کے مسلمان شیعہ اور اطراف یمن کے بعض زیدی اور بعض محدث اور سقط کر خارجی ہین۔ اور ہند کے اکثر حنفی اور بعض شیعے اور کمتر اہلحدیث ہین اور مکہ شریف مین چارون مذہب کے مصلے جدا جدا مقرر ہین اور اہل مکہ وہابیہ نجد کے برخلاف ہین پھر اسی لاکھ وہابی ہونے کی کیا سند ہے اس قسم کے اخبار اور اکثر مشہور باتین محض بے اصل ہوتی ہین آپس کی دشمنی سے اکثر لوگ طرح طرح کے افترا ایک دوسرے پر کرتے ہین۔ اسجگہ پر ان لوگون کو جو عقل سلیم رکھتے ہین شکر گورنمنٹ عالیہ کا ادا کرنا چاہیے کہ فقط نام وہابی سے سرکار کسیپر مواخذہ نہین کرتی جب تک کہ کوئی جرم خاص بغاوت یا جہاد اصطلاحی کا ثبوت کامل کسی شخص کی نسبت نہ ہو اور واسطے ثبوت اس امر کے کہ سرکار کو غرض باغی وجہادی سے ہے نہ نام وہابی سے اسقدر کافی ہے کہ سید احمد خان سی ایس آئی دعوی وہابیت کا کرتے ہین اور سرکار سے انکی ترقی روز افزون ملحوظ خاطر ہے جو کوئی ہندو مسلمان سرکار سے بغاوت کرے گا وہ لائق سزا وجزا ہے گو ساری دنیا اسکو وہابی نہ کہے بلکہ دوسرے کسی لقب سے اسکو یاد کرے اور جسکو سارا جہان وہابی کہے گا یا خود اسکو اقرار اپنی وہابیت کا ہوگا مگر اس سے کبھی کوئی بات بغاوت کی ظاہر نہین ہوتی تو سرکار ہرگز اسکو اس نام پر ماخوذ نہ کرے گی یہ عین عدالت ہے۔ یہ تحریر تو خاص نسبت عام فرقہ اہلحدیث کی ہے خواہ وہ ہندوستانی ہون یا دوسرے ملک کے رہنے والے اور جو ان مین خاص رئیس کسی ملک ہندوستان کے ہین ان مین تو کسی ریاست کی نسبت کبھی خیال بھی وہابیت کا نہین کیا جاتا اگر کوئی رئیس مسلمان اقلیم ہندوستان کو وہابی اصطلاحی ہوتا تو زمانہ غدر مین ضرور فساد کرتا حالانکہ جو

خیر خواہی ریاست بھوپال وغیرہ سے اس زمانہ مین کی ہر وہ گورنمنٹ پر ظاہر ہے اور ہماری
انگریزی کو مدد غلہ و فوج وغیرہ سے دی جس کے عوض مین سرکار نے پرگنہ بیرسیہ عنایت کیا
چار برس ہوئے کہ جب اشتہار جنگ کابل کا اجنٹی سے بھوپال مین آیا اسیدن حضور نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دام
ریاست نے طرح طرح کے عمدہ بندوبست کیے اشتہار عام جاری کیا کہ کوئی مسافر ولایتی ترکی عربی شہر مین جگہہ
نہ پاوے چنانچہ اب تک یہی حکم جاری ہے اور اسکی تعمیل ہوتی ہے سرکار گورنمنٹ مین خط لکھا کہ فوج کنٹنجنٹ
اور فوج بھوپال واسطے مدد کے حاضر ہے اور ریاست سپاہ و مال سے واسطے مدد دہی کے موجود ہے مدت
تک فوج بھوپال اس چار سال کے اندر نوکری گورنمنٹ کی چھاؤنی سیہور مین عوض کنٹنجنٹ کے بجا لائی اور
خاص سینی اور بیگم صاحبہ نے چندہ واسطے بیوگان جنگ کابل کے اجنٹی مین دیا اور جسوقت جو حکم گورنمنٹ
کا آتا ہے فی الفور اوسکی تعمیل ہوتی ہے اور سب احکام ریاست پر حکم مذکور کی تعمیل مقدم سمجھی جاتی ہے
اور تنظیمات یعنے قانون ریاست مین یہ دفعہ قائم ہے کہ جو عامل و تھانہ دار و مہتمم محکمہ تعمیل حکم مذکور مین تاخیر
کریگا اوسکو سزاے مناسب دیجاویگی - ہم لوگون کا مذہبی عقیدہ یہ ہے کہ جو کام انتظام ملک مین موجب فساد
کا ہو اور جس کام مین عہد شکنی لازم آوے اور امن رعایا مین خلل پڑے وہ کام خلاف دین اسلام ہے - اور
حصول حکومت کی فکر کرنے کو اور زمین مین فساد ڈالنے کو ہم لوگ سخت گناہ جانتے ہین - اور تعصب
مذہبی کرنا اور کسی مذہب خاص کے پابند ہوکر رہنا اور آزادگی کو دور کرنا اور جھوٹ بولنا اور فریب کرنا اور
رشوت دینا اور لینا ہماری دین مین حرام ہے کوئی فرقہ ہماری تحقیق مین زیادہ تر خیر خواہ اور طالب
امن و امان و آسایش رعایا کا اور قدر شناس بندوبست گورنمنٹ کا اس گروہ سے نہین ہے جو اپکو
اہل سنت و حدیث کہتا ہے اور کسی مذہب خاص کا مقلد نہین ہے - اور نہ واسطے کسی مذہب کے تعصب
کرتا ہے اپنے نماز و روزہ وغیرہ فرائض مذہبی پر قائم رہکر معاش موجود پر قانع ہے - قرآن و حدیث مین
فساد کی بات کرنا و خونریزی کرنا اور اسکو جائز سمجھنا اور کسیکا مال چھین لینا اور کسیکی عزت بگاڑنا
اور عہد شکنی کرنا اور بغاوت کو اچھا جاننا بڑا گناہ ہے - لفظ وہابی محمد بن عبد الوہاب نجدی کیوقت سے
نکلا ہے اسلام کی کتابون مین کہین اسکا ذکر نہین جیسے ایک فرقہ بابیہ چالیس برس ہوئے کہ ایران
مین پیدا ہوا تھا اور اس نے شاہ ایران سے بغاوت کی سو مذہب نجدی مذکور کا حنبلی تھا اور اس نے
لوہردن اور بدو دن پر چڑھائی کی تھی اس مذہب کی کتابین ہندوستان مین رائج نہین خصوصًا
تصنیفات محمد بن عبد الوہاب کی کہ ہمکو کسی نے آنکھہ سے بھی نہین دیکھا انکے موجود ہونے اور پڑھنے پڑھانے
اشاعت کرنیکا تو کیا ذکر ہے اور سنہ ۱۲۰۶ء مین ابتدای مذہب نجدی کی ہوئی اور سنہ ۱۲۱۸ھ مین وہ ہنگامہ

ختم ہو گیا اٹھاوین برس غلغلہ انکا ملک نجد مین رہا اکثر لوگ اس قوم کے دشمن ہو گئے ۔ اب تیرسٹھ برس ہو گئے کہ
وہ دفتر گاؤ خورد ہو گیا میرے والد مرحوم نے اپنے رسالہ ہدایۃ المومنین مین جو سن بارہ سو اڑتالیس ہجری مین
تالیف کیا تھا اور انکی حیات مین بمقام کلکتہ طبع ہو کر خاص و عام مین پھیل گیا پھر بارہا چھپا اور حال مین
بمقام دہلی مطبع فاروقی سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین طبع ہو کر بیان آیا ہے بذیل رد بدعت تعزیہ یہ تحریر فرمایا ہے
کہ بعض بیوقوف جبکہ سنتے ہین کہ بدعت تعزیہ داری وغیرہ سے منع کرتا ہے تو یہ کہتے ہین کہ یہ شخص وہابی
ہے ایسی باتین وہابی کرتے تھے اسکا یہ جواب ہے کہ جس بات سے ہم منع کرتے ہین اسکی برائی قرآن و حدیث
سے بیان کرتے ہین کہین وہابیونکا نام نہین لیتے اور نہ اونکی بات کی سند پکڑتے ہین باوجود اسکے تمہارا
ہمکو وہابی کہنا جہالت ہے اور اگر وہابی اسیکا نام ہے جو شرک و بدعت کو دور کرے اور موافق قرآن و حدیث
کے عمل مین لاوے تو ہم وہابی بھی بقول امام شافعی کے کہ اگر رفض فقط حب آل محمدؐ کا نام ہے تو
ہم بھی رافضی ہین انتہے یہ عبارت نسخہ مطبوعہ حال کے صفحہ ۴۲ اور صفحہ ۴۳ مین لکھی ہے اس سے صاف
ثابت ہوتا ہے کہ اہل حدیث وہابی نہین ہین بلکہ اہل سنت و جماعت کا مذہب اسدن سے ہے جسدن
سے دنیا مین دین اسلام آیا کسی تاریخ سے یہ بات ثابت نہین ہے کہ کسی محدث کو کسی نے وہابی کہا ہو
یا کسی محدث نے کسی ملک مین فساد کیا ہو یا کسی بادشاہ حاکم وغیرہ سے بنام جہاد لڑا ہو بلکہ ساری
کتب طبقات و تواریخ اس امر پر متفق ہین کہ ہمیشہ طریقہ ان لوگون کا ترک دنیا و شغل عبادت و علم رہا
ہے بعض ان مین درویش تھے جنکو صوفی و فقیر و زاہد کہتے ہین انکو لڑائی سے کیا واسطہ وہ تو دنیا
دار لوگون سے ملاقات بھی نہین کرتے تھے اور بعض عالم تھے انکو شغل تعلیم و تدریس و تصنیف و
تالیف کا تھا وہ بادشاہون کی نوکری سے اور انکی صحبت سے بھاگتے تھے باقی رہی یہ بات کہ
بعضے عقائد و مسائل انکے ایسے ہین کہ وہ ان مین مثلاً موافق نجدیہ کے ہین سو اسکی حقیقت یہ ہے
کہ دنیا مین کوئی مذہب حق و باطل ایسا نہین ہے کہ اسکے بعض مسائل موافق دوسرے مذہب کے نہون
یہانتک کہ چوری کرنا زنا کرنا ظلم کرنا جھوٹ بولنا خونریزی کرنا بغاوت کرنا سب مذہبون مین گناہ
ہے اور زمین سے فساد کا دور کرنا رعایا کو امن دینا خیرات کرنا محتاج کو روٹی دینا کپڑا دینا سب کے نزدیک
اچھا ہے قرآن و حدیث مین چند عقیدہ و مسائل ایسے ہین جو موافق توریت و انجیل کے ہین اور
بہت قاعدہ دین اسلام کے ایسے ہین کہ گورنمنٹ بھی انکو انتظام ملکی مین پسند کرتی ہے سوا اس
شرکت جزئی سے ہرگز وہ دوسرا شخص مستحق اس نام کا نہین ہو سکتا ہے جو نام خاص اس صاحب مذہب
کا ہے ہم حضرت عیسیٰ و موسیٰ علیہما السلام کو پیغمبر جانتے ہین جسطرح اپنے پیغمبر کو رسول خدا جانتے

ہین اس عقیدہ سی ہمکو کوئی عیسائی یہودی نہ کہیگا شیعہ بہی نماز مین رفع الیدین کرتے ہین اور آمین
بہی کرتے ہین مگر اہلحدیث کو کسینے اجتک شیعہ نہین کہا۔ اور شیعہ بہی قایل رجعت کے ہین وقت ظہور
مہدی کے انکو کسینے وہابی نہین کہا کتاب آثار الادہار تالیف سلیم خوری عیسائی اور کتاب المراۃ الوحید
تالیف کرنیل پرس قندیک مین تحقیق وہابیون کی ہوگی ہے کہ سعود نجدی کی لڑائی ترکون اور عرب
کے بدوؤن سے تہی کسی ہندو راجہ یا سرکار انگریزی سے نہ تہی نام کے مسلمانون سے تہی۔ اور وہ سارے
جہان کے مسلمانون کو کافر سمجہ کر خون کرنا اور لوٹنا خلق کا اچہا جانتا تہا یہانتک کہ جب حرمین شریفین
پر وہ غالب ہوا تو فریاد اوسکی سلطان روم تک پہونچی محمد علی پاشا کے وقت مین شکست کہا کر قید ہوگیا اور قید
مین مر گیا۔ اوسدن سی وہ فتنہ جاتا رہا اب جو اہل سنت و حدیث ہین تو وہ کچہ اسکے طریقہ پر نہین اسلیئے کہ وہ
ایک مذہب خاص کہتا تہا اور یہ لوگ مذہب خاص نہین رکہتے قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہین یہی انکا
مذہب ہے۔ اور ہر فساد کی بات سی ہزارون کوس بہاگتے ہین اور نام سے وہابی کے انکار و تعجب کرتے ہین
اور وہابیت کو دین مین ایک بدعت جانتے ہین اور آپ کو سنی اور اپنے مذہب کا نام اہل سنت بتاتے ہین
اس صورت مین ہر محدث اہل سنت پر لفظ وہابی بولنا اور وہابی کے معنے باغی و جہادی ٹہیرانا خلاف
عقل و نقل ہے حنفی آپ کو حنفی اور حنبلی آپ کو حنبلی اور زیدی آپ کو زیدی اور شیعی آپ کو شیعے کہتے
ہین اسیطرح عیسائی آپ کو عیسائی اور یہودی آپ کو یہود بتلاتے ہین مگر کوئی محدث آپ کو وہابی نہین
کہتا اور کسیطرح کہے کہ جب محدث کو حنفی شافعی مالکی کہنا اپنے حق مین ناپسند ہے حالانکہ یہ الفاظ بہت
پرانے ہین تو وہابی کہنا کیونکر وہ رکہیگا جو نیا لفظ ہے طریقہ حدیث تو زمانہ نجدی سے ہزار برس پہلے
کا ہے اور وہابی نجدی کے بعد ہزار برس کے اب پیدا ہوئے ہین یہ نام اہلحدیث پر کسیطرح نہین چپکتا ہے
بلکہ خلاف اہل حدیث کا اہل مذہب سے بعینہ مثل خلاف پروٹسٹنٹ کی ساتہہ مذہب رومن کیتہلک
کے ہے جسطرح سید احمد خان سی ایس آئی نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے تحقیق کرکے لکہا ہے۔
جو شخص اہل حدیث ہوگا اوس سی کبہی امید بغاوت کی نہین ہے وہ ہمیشہ فساد کی باتون سی بچیگا اور
لوگون کو اپنی زبان و بیان سے بچاویگا اور صلح و امن کا خواہان ہوگا۔ یہ بات دوسری ہے کہ اوسپر
کی عداوت اور دشمنی سے کوئی اسکا نام وہابی اور کوئی رافضی اور کوئی خارجی رکہدے اور اس
چالاکی و فریب سے حکام کو دہوکا دیکر اسکو بدنام کرنا چاہے اسوقت اتفاق سی ایک شخص نے یہ خلاصہ
تحریر اخبار سول ملٹری گزٹ مقام لاہور مطبوعہ سوم فروری ۱۸۸۶ء نمبر ۵۹۶ و کالم ۷ صفحہ ۳ پیش کیا جو
کہ مضمون اسکا لائق غور و تامل ہے لہذا اسلیئے اسجگہ بلفظہ لکہا جاتا ہے کہ بوفاق یا خلاف العلم عند اللہ تعالی

بحث معنی وہابی

پرچہ اشاعۃ السنۃ مطبوعہ لاہور مین بمقدمۂ تصفیہ معنے لفظ وہابی و بمقدمہ ثبوت خیرخواہی وہابیان ملک ہند نسبت برٹش گورنمنٹ جو قول مندرج ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اطلاق لفظ وہابی کا موحدین مملکت ہند پر ویسے ہی پایا گیا ہے جیسے کہ بدعتی لفظ کا اطلاق فرقہ اہل الراے پر کیا جاتا ہے یہ فرقہ وہابی موحدین ہند مثل دیگر خیرخواہان فرقہ ہاے مسلمانان ہند کے ہین اور دلیلین اسباب کی کہ سنی مسلمانان نے رواج لفظ وہابی کو کیون دیا ہے بہت ہین منجملہ اسکے یہ امر ظاہر ہے گورنمنٹ ہند کے دیگر فریق اسلام نے یہ دلنشین کر دیا ہے کہ فرقہ موحدین ہند مثل وہابیان ملک ہزارہ کے ایک بدخواہ فرقہ ہے اور نیز یہ لوگ ویسے ہی دشمن و فسادی ملک گورنمنٹ برٹش ہند کے ہین جیسے کہ دیگر شریر اقوام سرحدی بمقابلہ حکومت ہند شرارت سوچا کرتے ہین اور ہمیشہ یہ فرقہ وہابی ہند خواہان جنگ و فساد و تلف امن و امان ہند رہتے ہین اس امر کو اکثر فرقہ موحدین نے اپنی کوشش سے رد کر کے اپنے اوپر سے الزام کو دفع کر دیا اور گورنمنٹ کی نزدیک بمقابلہ الزامات و دروغ کے اپنا تصفیہ انصاف سے چاہا ہے چنانچہ ۱۸۸۶ء مین مولوی محمد حسین سرگروہ موحدین لاہور نے بجواب سوال و مسئلہ اور اس فتوے کے کہ آیا بمقابلہ گورنمنٹ ہند مسلمانان ہند کو جہاد کرنا اور اپنی مذہبی تقلید مین ہتیار اٹھانا چاہیے یا نہین یہ جواب دیا ہے اور بیان کیا ہے کہ جہاد اور جنگ مذہبی بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا بمقابلہ اس حاکم کے کہ جس نے آزادی مذہبی دے رکھی ہے از روے شریعت اسلام عموماً خلاف و ممنوع ہے اور وہ لوگ جو بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا کسی اور بادشاہ کے کہ جس نے آزادگی مذہبی دی ہے ہتیار اوٹھاتے ہین اور مذہبی جہاد کرنا چاہتے ہین کل ایسے لوگ باغی ہین اور مستحق سزا کے مثل باغیون کے شمار ہوتے ہین پھر مولوی محمد حسین نے اپنی اسی دعوی اور جواب کی تصدیق مین کل علماء ملک پنجاب و اطراف ہند کے پاس اپنے فتوے جوابی کو بھیج دیا اور اچھی طرح سے مشتہر کیا اور کل علماء ہند و ملک پنجاب سے اس بات کی تصدیق مین اقرار مہری اور دستخطی کرا لیا کہ عموماً مسلمانان ہند کو ہتیار اوٹھانا اور جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند کرنا خلاف مسئلہ سنت و ایمان موحدین ہے اور نیز کل علماء ملک پنجاب و ہند نے تائید قول مولوی محمد حسین کی کی ہے اور اپنے اپنے دستخط و مہر کر کے مولوی محمد حسین کو اس فتوے مین بہت سچا اور پکا کہا ہے اور سب نے اپنی اپنی رضای اسلامی و ایمانی سے اس فتوی کو قبول کیا ہے اور جانا اور مانا ہے کہ بمقابلہ گورنمنٹ ہند فرقہ موحدین کو ہتیار اوٹھانا خلاف ایمان و اسلام کے ہے پھر مولوی محمد حسین نے اس بات کی استدعا

کی تھی کہ وہابیان ملک ہزارہ کی نزدیک ایک عالم ایلچی مذہب اصل ... ہند کے بھیجا جاوے اور وہ وہاں
کے جا کر اوس ناسمجھ گروہ کو مطلع کر دے کہ جہاد مقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند کے منع ہے اور نیز انکو آگاہ کر دے
کہ انکی اس نافہمی سے خونریزی و قتال و جہاد پر سخت گناہ ثابت ہے اور سب کا گناہ انکے سر ہوگا ... اور
کہ از روی شریعت اسلام برٹش گورنمنٹ ہند سے جہاد کرنا خلاف طریقہ اسلام و شریعت حقہ کے ہے اسلیے
انکو خیرخواہی گورنمنٹ ہند مین برابر مستعد رہنا چاہیے چنانچہ یہ دعوی ارسال رسل مولوی محمد حسین کا
سر ... ڈبلیو لیس لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب کے اجلاس مین پیش کیا گیا تھا بجواب درخواست مذکور
لفٹنٹ گورنر صاحب موصوف نے مولوی محمد حسین کا شکریہ خیرخواہی ادا کیا لاکن کسی مصلحت سے ایلچی کا
روانہ کرنا پسند نکیا۔ بعد اسکے فرقہ موحدین لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی روبکاری مین استدعا
پیش کی کہ موحدین جو لفظ بدنام وہابی سے پکاری جاتے ہین اور اطلاق اس لفظ کا عامۃً موحدین پر کیا
جاتا ہے سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آیندہ فرقہ ہاے موحدین لفظ بدنام وہابی سے نہ مخاطب
کیے جاوین چنانچہ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر موصوف نے اس درخواست کو منظور کیا اور پھر ایک اشتہار اس
مضمون کا دیا گیا کہ موحدین ہند پر شبہ بدخواہی گورنمنٹ ہند عامۃً نہو اور خصوص جو لوگ کہ وہابیان
ملک ہزارہ سے نفرت ایمانی رکھتے ہون اور گورنمنٹ ہند کی خیرخواہ ہین ایسے فرقہ موحدین مخاطب بہ وہابی
نہ ہون تا نیا لقب و خطاب وہابیت سے ظاہر ہے کہ اصل وہابی وہی لوگ ہین جو پیرو محمد بن عبدالوہاب
کے ہین جس نے سنہ ۱۲۰۰ ہجری مین نشان مخالفت کا ملک نجد عرب مین قائم کیا تھا اور خود وہ ایک عرب جنگ
جو تھا اسکے جو لوگ مقلد ہین وہی وہابی مشہور ہین سو محمد بن عبدالوہاب خود مقلد مذہب حنبلی منجملہ انہین
چار مذہب کے ہے جو بالفعل عامۃً رائج ہین اور یہ فرقہ موحدین کسی ایک مذہب خاص کے ان مذاہب مین
سے پیرو اور مقلد نہین ہین کیونکہ یہ سب مذہب بعد از زمانہ نبوت اسلام کے حادث ہوگئے ہین فرق
درمیان مقلد مذہب اور فرقہ موحدین کے فقط اتنا ہے کہ موحدین نرے قرآن و حدیث صحیح کو ہی مانتے
ہین اور باقی اہل مذاہب اہل الرای ہین جو مخالف سنت اور طریقہ شریعت کے اور نیز یہ بات ہے کہ تقلید
رائے تعلیم و تعلم قرآن و حدیث کو روکتی ہے اور نیز یہ امر ہے کہ کثرت نوافل نماز و صدقات و وظائف
فرقہ موحدین کے یہان نہین ہے اور اہل الرائے جو اپنی اموات کے لیے صدقات طعام وغیرہ کو حسب
رواج حال جائز رکھتے ہین سو یہ مسلک ہنود کا ہے فرقہ موحدین ان باتون مین نہین ہین [illegible] تالیف کوئی
تصنیف محمد بن عبدالوہاب مذکور کے نزدیک علماء موحدین ہند کی موجود نہین ہے جس سے یہ امر
ثابت ہوسکے کہ کچھ بھی ہدایت عبدالوہاب سے موحدین ہند کو ملی ہو اور نہ یہ امر کبھی اہل ہند مین دیکھا

گیا ہے کہ ہند کے موحدین اہل نجد سے خط وکتابت بہی رکہتے ہون یا انکے شاگرد و مرید ہون غرضکہ مولوی محمد حسین کا طریق یہ ہے کہ موحدین لفظ وہابی سے نہ پکاری جاوین اور خصوص جو یہ لفظ علامت بدخواہی گورنمنٹ ہند مین مشہور ہے اسلیے اس لفظ کا اطلاق خیرخواہان گورنمنٹ ہند پر بترک ہو فرقہ موحدین مقلد فرقہ نہین اور لفظ وہابی نسبت تقلید کو ثابت کرتا ہے تمام ہوا ترجمہ گزٹ مذکور کا ۔ اب ہم اپنے خدا سے دعا کرتے ہین کہ ہمکو اُن لوگون کی عادت وخصلت وصحبت ومحبت سے بچاوے جنکی حق مین فرشتون نے بشیر سے یہ کہا ہے اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ اور ہمیشہ ہر فساد وفتنہ سے امن وامان مین رکہکر ایمان کامل پر اوٹہا دے اور ہماری سب زلات ظاہری وباطنی کو جو خلاف اسکی مرضی واقع ہوئی ہون یا آیندہ واقع ہون معاف فرمادے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ا ؎ دنیای دنی کو جو کہ فانی سمجہے ٭ اور قصۂ عمر کو کہانی سمجہے ٭ دریای حقیقت کو وہی جاوے تیر ٭ جو مثل حباب زندگانی سمجہے

خاتمۃ الکتاب

اس رسالہ مین ہرچند حقیقت وہابیت اور مسئلہ جہاد مصطلح زمانہ حال کے مفصل طور پر لکہی گئی ہے لاکن ذکر کرنا حکم فتنہ کا مطابق مذہب موحدین المحدثین کے بروجہ استقلال باقی رہگیا اسلیے اس خاتمہ مین ترجمہ چند حدیث کا لکہا جاتا ہے جس سے یہ بات معلوم ہوگی کہ مسلمان موحد کو وقت ظہور فتن کے کیا معاملہ کرنا چاہیے اس حال کا لکہنا اسجگہہ اسلیے ضرور ہوا کہ یہ زمانہ اخیر ہے اور مدت باقی دنیا کی نسبت مدت ماضی کی اب بہت کم رہ گئی ہے امم سابقہ کا زمانہ صبح سے تا عصر تہا اور اس امت کی مدت عصر سے تا مغرب ہی اس مین سے بہی تیرہ سو سال گذر گئے اور دنیا قریب الانصرام ہوگئی اور قیامت سر پر آئی اگرچہ وقت خاص قیام ساعت کا سوا خدا کے کسی بشر کو انبیا اولیا علما صلحا وغیرہم سے معلوم نہین لکن اسقدر ضرور معلوم ہے کہ پہلے اس سے قیامت اگر قریب ہتی تو اب اقرب ہے اور ناگہان آویگی اور اسکے آنے سے پہلے ہزارون فتنہ وقوع مین آوین گے چنانچہ صدہا فتن کا واقع ہوجانا اس تیرہ سو سال ہجری مین از روے کتب تواریخ وسیر بقید سال وماہ معلوم ہے اور کتاب حجج الکرامہ مین مفصل لکہا گیا ہے باقی فتن روز بروز ظہور مین متواتر پے درپے دیکہنے سننے مین آتے ہین اس زمانہ اخیر کو محل فتن کثیرہ سمجہا گیا ہے یہانتک کہ شعرا نے بہی اس عنوان کو باندہا ہے مومن خان مرحوم نے کہا ہے ؎

اُس بت کی ابتداے جوانی مراد ہی ۔۔۔ مومن کچہ اَور فتنہ آخر زمان نہین

غرضکہ جب یہ زمانہ موقع فتن ٹہیرا تو معلوم کرلینا حکم فتن کا بہی ضرور ہوا تاکہ ہر شخص مسلمان حالت فتنہ

وفساد زمان مین مطابق اسکے عمل درآمد کرے اور مفسد و فتنہ انگیز اون [illegible] است مرحومہ مین ہونیوالے ہین ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کی خبر [illegible] اپنی غفلت نادانی سے اگر علم اون فتن کا حاصل نہ کرے اور بموجب ارشاد نبوت کے [illegible] اس شخص کا ہے مذہب اسلام مین کوئی فتور نہین ہے اب سنو حذیفہ بن یمان صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے کہ عرض کیے جاتے ہین فتنے دلون پر مانند بوریے کے تنکے کے پس جو نسا دل پلایا گیا فتنہ کو اس مین ایک کالا نکتہ ہوجاتا ہے اور جس دل نے نامانا اون فتنے کو اس مین ایک سفید نکتہ ہوجاتا ہے یہانتک کہ دو طرحکے دل ہوجاتے ہین ایک تو سفید جیسے سنگ مرمر مثلاً اوسکو فتنہ نقصان نہین پہونچاتا جبتک آسمان و زمین ہے اور دوسرا دل کالا ہوجاتا ہے راکھہ کی رنگت کا مانند اُلٹے باسن کے کہ اس مین جو کچھ ہو وہ گر پڑے نہ اچھے کام کو پہچانے اور نہ برے کام کا انکار کرے مگر جو اسنے پیا ہے اپنی خواہش نفسانی سے رواہ مسلم فتنہ کے معنے ہین امتحان و آزمایش اور گمراہ ہونے اور گمراہ کرنیکے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو دل فتنہ کو قبول نکرے وہ اچھا ہے سفید و صاف و روشن اور جو دل فتنے کو قبول کرے وہ برا اور کالا و اوندہا ہے دوسری حدیث مین فرمایا ہے کہ امانت کا اٹھہ جانا دل سے یہ بہی ایک فتنہ ہے تیسری حدیث مین ہے حذیفہ نے کہا لوگ رسولخدا صلعم سے حال خیر کا پوچھا کرتے تہے اور مین حال شر کا دریافت کیا کرتا تہا اس ڈر سے کہ مبادا کوئی شر مجہ کو آلگے مینے کہا ہم جاہلیت مین گرفتار تہے اللہ تعالی نے یہ خیر بہیجی کیا بعد اس خیر کے پہر شر ہوگا فرمایا ہان ہوگا مینے کہا پہر اوس شر کے بعد خیر ہوگی فرمایا ہوگی لیکن اوس مین کچہ کدورت ہوگی مینے کہا کیا کدورت ہوگی فرمایا ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت وہدایت پر نہ چلینگے دوسری راہ پکڑینگے کوئی بات اونکی تو پہچانے گا اور کوئی نہین پہونچانے گا مینے کہا بہلا اس خیر کے بعد پہر شر ہوگا فرمایا ہان کچہ بلانے والے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے انکا کہا مانا اوسکو دوزخ مین پہینکا مینے کہا انکا حال کیا ہے فرمایا ہماری ہی کہال کے ہونگے اور ہماری ہی سی بولی بولینگے مینے پوچہا پہر مین کیا کرون اگر وہ مجہ کو پا وین فرمایا تو گروہ مسلمین کو پکڑے رہ اور انکے امام کو مینے کہا اگر جماعت اور امام نہ ہو تو کیا کرون فرمایا ان سب فرقون سے الگ ہوکر رہ گو کسی درخت کی جڑ کو تو دانت سے کاٹے یہانتک کہ تجہے موت آوے اور تو اسی حال پر ہو متفق علیہ اور مسلم کی روایت مین یون آیا ہے کہ میرے بعد ایسے امام و پیشوا ہونگے جو میری راہ رستہ پر نچلینگے اور ان مین کچہ ایسے لوگ ہونگے جنکے دل مثل شیطانون کے ہونگے آدمی کے جسم مین حذیفہ نے کہا پہر مین کیا کرون اگر اسطرحکے

لوگون کو یاد ہون فرمایا اسیطرح کا حکم سن اور مان اگرچہ تیری پیٹہ بہوٹے اور تیرا مال چہین لیے تو تہ ملنے جا اور سنے جا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ بہلائی کا ساتھ ہے ہر بہلائی کے بعد ایک برائی آتی ہے بہر اسکے بعد کوئی بہلائی ہوتی ہے اگرچہ اول کیطرح نہو اور کچھ لوگ برے فسادی اچھے لوگون کی صورت مین ظاہر ہوکر خلق کو بہکاتے ہین انکے کہنے سنے مین نہ آوے اور ایسے ہنگامے مین کنارہ کشی اور گوشہ گزینی اختیار کرے تاکہ فتنے سے امن مین رہے ؎ این کہ مے بینی خلاف آدم اند * نیستند آدم غلاف آدم اند * آجکل ایسا ہی زمانہ ہے کہ یہان نہ کوئی امام ہے نہ کوئی جماعت مسلمانون کی جماعت کے معنے یہ ہین کہ سب یکدل یکزبان ہون سو بجای اس اتفاق کے آجکل مسلمان ہزار دل ہزار زبان ہین ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہے پس ایسے وقت مین کونے مین بیٹھ رہنا موجب حفظ جان و ایمان و امن و امان کا ہے شہر مین امن نہ ملے تو کسی گاؤن مین جا رہے اور کسی درخت کی جڑ کے نیچے بسر کرے مگر فتنہ و فساد مین نہ پڑے ابو ہریرہؓ نے کہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی کرو اعمال مین اون فتنون سے پہلے جو مثل ٹکڑون اندہیری رات کے ہونگے صبح کو آدمی مومن ہے اور شام کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر بیچیگا دین تہوڑی سی دنیا کے پیچھے بیچ ڈالیگا یعنے آخر زمانہ مین حال دین کا ڈانوا ڈول ہو جاویگا کہ گہڑی مین مومن گہڑی مین کافر کسی بات پر نہ جمیگا بہت دیکہا سنا ہے کہ بعض لوگ عیسائی ہوگئے بہر مسلمان ہوگئے بہر عیسائی ہوگئے بعضے شیعہ سنی ہوگئے بہر بعد چند روز کے شیعہ بن گئے بعضے ہنود عیسائی مسلمان ہوئے بہر چند روز کے بعد اگلے دین پر پلٹ گئے سو یہ انقلاب بہی ایک فتنہ ہے اور بڑی دلیل ہے قرب قیامت کبری اور صدق خبر مخبر صادق علیہ السلام کی آے سنو حکم فتنے کا ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ فتنے ظاہر ہونگے یعنے بڑے فتنے یا بہت فتنے پے درپے لگا تار بیٹہا شخص اس فتنے مین بہتر ہے کہڑے آدمی سے اور کہڑا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہے دوڑنے والے سے جس نے جہانکا طرف اُس فتنے کے اسکو فتنے نے اپنی طرف کہینچ لیا سو جو کوئی جگہ پناہ و خلاص کی پاوے وہ پناہ پکڑے اس جگہ متفق علیہ اور مسلم کی روایت مین یون ہے کہ فتنے ہونگے سوتا ان مین بہتر ہے جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہے کہڑے سے اور کہڑا بہتر ہے ساعی سے سو جو کوئی پاوے ملجا اور معاذ وہ پناہ پکڑے اوس سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنے سے جسقدر جدا رہے وہی بہتر ہے اور جس جگہ جسکے پاس ٹہکانا ملے وہان جا چہپے فتنہ مین کسیطرح شریک و آلودہ نہ ہو جہانتک بچا جاوے بچے ابی بکرہؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہونگے بہت خبردار رہے بیٹہا آدمی اون فتنون مین بہتر

ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے [illegible]
اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جسکے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جس
کے پاس زمین ہو وہ اس زمین میں جا ملے ایک
شخص نے کہا بھلا اگر کسیکے پاس اونٹ ہو نہ بکری نہ زمین تو وہ کیا کرے فرمایا اپنی تلوار کو لیکر پتھر سے
اوسکے دہار کو کوٹ ڈالے اور اسطرح نجات حاصل کرے اگر کرسکے پھر فرمایا اے اللہ میں نے [illegible]
حکم پہونچا دیا یعنی [illegible] تین بار یہ بات کہی ایک آدمی بولا کہ بھلا اے رسول خدا اگر مجھ پر زبردستی کیجائے
یہانتک کہ مجھ کو دو صفوں میں سے ایک صف کیطرف لیجاویں اور کوئی شخص اپنی تلوار سے مجھ کو مارے
یا کوئی تیر آکر مجھ کو قتل کر ڈالے تو پھر کیا ہوگا فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ لیگا اور دوزخیوں میں سے ہوگا
رواہ مسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنے میں کسیطرح شریک نہ ہو نہ اپنی خوشی سے اور نہ [illegible]
سے اور اگر کوئی زبردستی پکڑ کر کسی ایک فریق کی صف میں لیجاوے اور یہ وہاں مارا جاوے کسی کے ہاتھ سے
یا کسی ہتھیار سے مارا جاوے تو ایسی صورت میں یہ بے گناہ ہے اسلیے کہ اپنی خوشی سے فتنے میں داخل
نہیں ہوا گناہ لیجانے اور مار ڈالنے مروا ڈالنے کا اسی کی گردن پر ہے جس نے اسکو مجبور کرکے قتل
کیا یا کروایا اور تین بار ارشاد کرنے کا یہ مطلب تھا کہ فتنے کے زمانہ میں یہی کرنا چاہیے جو کہا گیا ہے اور
ابی سعید خدری کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ اچھا مال مسلمان کا بکریاں
ہونگی کہ انکے ساتھ پہاڑ کی چوٹیوں پر اور بارش کے ٹھکانوں پر پھر جاویگا اپنے دین کو لیکر فتنوں سے
بھاگیگا رواہ البخاری اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فتنے سے بچنے کیلئے بستی سے علیحدہ ہو کر جنگل یا
پہاڑ میں جا رہنا اچھا ہے اور فتنے میں پڑنا اور فساد کی جال میں پھنسنا اچھا نہیں لیکن افسوس ہے
مسلمانوں کے اسوقت میں کہ ہزاروں فتنے خود ہوں انہیں میں بچنے کا تو کیا ذکر اور اکثر ملکی لڑائی
اور حاکموں کے فساد میں بھی کہ جہاد یا ثواب جانکر شامل حال ہو جاتے ہیں بہت دیکھا ہے [illegible]
کی دنیا بھی خراب ہوئی اور ایمان تو پہلے ہی [illegible] صاف دیکھا تھا ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زمانہ آپس میں قریب ہوگا گھٹے گا دنیا و آخرت کا اور علم اٹھ جاویگا
اور فتنے ظاہر ہونگے اور بخل ڈالا جاویگا لوگوں کے دلوں میں اور قتل بکثرت ہوگا [illegible]
آج دنیا میں بخوبی موجود ہیں فتنوں کی کثرت اس قدر ہے کہ [illegible]
کسی میں تو ہر علم کی [illegible] نظر آتی ہیں [illegible]
سخت دین ہے تو انکو نصیحت عمل نہیں بخل کا یہ حال ہے کہ [illegible]

کی عادت پر چلتے ہین اجکل سوال و چندے سے بہت کام کاج نکلتے ہین گرہ سے ایک کوڑی خرچ کرنا
مصیبت کا سامنا ہے زبیر بن عدی نے کہا ہمنے انس بن مالک سے حجاج بن یوسف کے ظلم کا شکوہ کیا
انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ صبر کرو کیونکہ کوئی زمانہ نہ آویگا لکن اسکے بعد کا زمانہ بدتر ہوگا اوس اگلے زمانے سے
یہانتک صبر کرو کہ تم اپنے رب سے جا ملو یہ بات مین نے تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے رواہ
البخاری سنے الواقع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے لیکر اب تک جو ہر قرن وصدی کے حال
مین غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ خرابی وتباہی دین دنیا کی روز بروز بڑھتی رہی اور ہر
پچھلا زمانہ اگلے زمانہ سے بدتر نظر آیا حضرت عیسی علیہ السلام اور مہدی کا زمانہ باحادیث دیگر اسحدیث
سے مستثنے ہے اللہ تعالی کہین ان دونون صاحبون کو جلدی سے دکہلا دے ایک کو زمین سے نکالے دوسرے
کو اسمان سے لادے ے زمانہ عیسے موعود کا پایا اگر ہو من * تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا
حذیفہ کہتے ہین خدا کی قسم مین نہین جانتا کہ میرے یار بہول گئے یا انہون نے خو بہلا دیا نہ چہوڑا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی شخص فتنہ برپا کرنے والا قیامت تک کا جسکے ہمراہیون کی گنتی
تین سو نفر یا زیادہ تک پہنچے لکن اسکا اور اسکے باپ اور قوم کا نام لیکر ہم کو بتا دیا رواہ ابوداؤد
اور ثوبان کی حدیث مین آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجہکو اپنی امت پر اگر ڈر ہے تو
گمراہ کرنیوالے اماموں کا ڈر ہے یعنی نہ اور کسیکا اور جب کہی جاوے گی تلوار میری امت مین تو
پہر نہ اٹہائی جاویگی قیامت کے دن تک رواہ ابوداؤد والترمذی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان مین
ایسے امام بہی پیدا ہونگے جو لوگون کو گمراہ کرینگے جیسے وہ لوگ کہ فتنون مین مثلاً حکم جہاد کا دیکر غریب
جاہلون کو دین دنیا دونون سے کہو دیتے ہین حالانکہ خوب جانتے ہین کہ یہ شورش و بلوے وفساد وہیج
خلق مین جا بجا ہاتہ سے اوباش بدمعاش لوگون کے ہوتا ہے شرعاً فتنہ ہے نہ جہاد اس سے تو جہانتک
ہوسکے خود بچے دوسرونکو بچاوے نہ یہ کہ فضائل جہاد سنا کر اوس مین خود پہنسے یا دوسرون کو پہنسا
یہ ذکر تو انکا ہے جو امام ہون اور جو امام نہین ہین اور نہ کسی طرح کا علم وفضل رکہتے ہین دو چار کتابین
اردو فارسی کی پڑہ کر مولوی ملا بن بیٹھے ہین اور اسلام کے بگاڑنے کے لیے طرح طرح کی تدابیر مخفی
وظاہر کرتے ہین وہ در حقیقت دجال کذاب وسنماع ہین اونکا حال قال دوسری حدیثون مین آیا ہے
اور یہ فرمایا ہے کہ قریب تیس نفر کے اس امت مین دجال پیدا ہونگے یعنے تا آخر دہر چنانچہ کسیقدر ان
مین سے دنیا مین ہو گئے اور باقی ہوتے رہتے ہین اسوقت مین بہی دو ایک آدمی اصلاح کے سنے دیکہی
گئے خدا ہر فتنہ وبلا سے بچاوے ے جا بجا نہین ہوتے ہین جنہین دستی این کالے * اللہ کہین ہم ہر

خصلتیں ہے بدلے ... اور کعبی [illegible]

تو صحیح ان کی انتہا کی تھا [illegible]

ہے ہیچ ہوا ہے اور [illegible] ہیں [illegible] اسلام کے [illegible]

آپ دوسری اقوام کے ہاتھ سے ہو جاتے ہے اور قیامت تک [illegible]

پناہ پکڑ لی وہ اچھا رہا اور جو کوئی [illegible] عبد اللہ بن عمرو [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا [illegible]

کے جیسے بھوسی چھاج کی [illegible] عہد و قرار دو امانتیں [illegible]

[illegible] انگلیاں درمیان انگلیوں کے [illegible]

ہوتا ہے فرمایا [illegible]

چھوڑ اور خاص اپنی جان کی [illegible] اور عوام [illegible]

بیٹھ رہ اور اپنی زبان کو روک اور معروف کو [illegible] اور منکر کو چھوڑ اور اپنی جان کی [illegible]

اور عام لوگوں کے کام سے کچھ واسطہ نہ رکھ رواہ الترمذی و صححہ [illegible] رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے آگے فتنے ہوں گے [illegible]

کہ صبح کرے گا آدمی ان میں مومن ہو کر اور شام کرے گا کافر ہو کر اور [illegible]

میں اور صبح کو کافر ہو جاوے گا قاعد ان میں بہتر ہے قائم سے [illegible]

[illegible] پس تم ان فتنوں میں اپنی کمانوں کو [illegible] اور کاٹ ڈالو [illegible] اور مارو [illegible]

کو پتھر سے [illegible] پس اگر آوے کوئی [illegible]

بہترین دو بیٹوں آدم علیہ السلام کے رواہ ابو داؤد [illegible]

صحابہ نے کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تم گھر کے [illegible]

جس طرح [illegible]

[illegible] کے اندر [illegible]

سے اس جگہ ہابیل قابیل ہیں [illegible]

تم بھی فتنے میں مظلوم ہو جاؤ [illegible]

بار [illegible]

[illegible] ہوگا ایک فتنہ [illegible]

کا اس میں ایسا ہے جیسا تلوار کا مارنا رواہ ابوداود یعنے گناہ اور وبال زبانی شرکت کا اس فتنے میں برابر گناہ تیغ زنی کے ہے مطلب یہ ہے کہ زبان سے بھی فتنے میں شریک ہو دل اور ہاتھ کا تو کیا ذکر ہے زبان سے شامل ہونا اسطرح پر ہوتا ہے کہ اسکا چرچا کرے اس میں اپنی راے ظاہر کرے اسکی اشاعت و حکایت دوسروں کے سامنے کرے اسکا ذکر سنے اسکی تحقیق کے درپے ہو لکن کان سے اوسکی خبر سننے کا اسلیئے کراہیت ہے مضائقہ نہیں مقداد بن اسودؓ کہتے ہیں میںنے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ فرماتے تھے نیک بخت وہ ہے جو الگ کیا گیا فتنوں سے یہ کلمہ تین بار فرمایا اور جو پھنس گیا فتنے میں اور صبر کیا پس افسوس ہے اسکے حال پر یعنے اسلیئے کہ فتنے سے دور نہ ہوا اور الگ نہ رہا رواہ ابوداود ابی ہریرہؓ کی حدیث طویل میں آیا ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ پیدا ہونگے دجال کذاب قریب تیس نفر کے انکو گمان ہوگا کہ وہ پیغمبر ہیں سنا گیا کہ اسوقت میں بعض لوگوں نے دعوی پیغمبری کا بھی کیا ہے اسی اعلم حذیفہ کی حدیث میں ہے مرفوعا کہ جو فتنہ آدمی کا اسکے اہل و مال و نفس و ولد و ہمسایہ میں ہوتا ہے روزہ نماز صدقہ امر معروف نہی عن المنکر سے اسکا کفارہ ہوجاتا ہے متفق علیہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو فتنہ انکے سوا ہے جو دریا کیطرح موج مارتا ہے اسکا کفارہ نہیں اس میں پھنسا دین دنیا کی تباہی بربادی ہے اور جابر بن سمرہؓ کی حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے کذاب یعنے بڑے جھوٹے لوگ ہونگے انسے بچو رواہ مسلم ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں جاویگی دنیا یعنے فنا نہ ہوگی یہانتک کہ گذریگا آدمی قبر پر اور لوٹیگا اسپر اور کہیگا ہاے میں ہوتا اس قبر والے کی جگہ اور نہیں ہے یہ اسکی عادت اسکا دین بلکہ بسبب بلا و مصیبت کی ایسی آرزو کریگا رواہ مسلم انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہانتک کہ زمانہ قریب ہو سال مانند مہینے کے اور مہینا جیسے جمعہ اور جمعہ جیسے ایک دن اور ایک دن جیسے ایکساعت اور ایک ساعت جیسے ایک شعلہ آگ کا اٹھا رواہ الترمذی یعنے برکت زمانے کی کم ہوجاویگی اور فائدہ اسکا جاتا رہیگا اس حدیث کا مصداق بھی اسوقت بخوبی پایا جاتا ہے اور پچھلی امت اسلام کے حق میں یہ فرمایا ہے کہ بہت سخت زیادہ مجھسے محبت رکھنے میں وہ لوگ ہیں جو بعد میرے آوینگے ایک اُن میں کا چاہیگا کہ دیکھے مجھکو اپنا اہل و مال صدقے کرکے رواہ مسلم عن ابی ہریرہؓ مرفوعا اور معاویہ کی حدیث میں ہے مرفوعا ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ قائم رہیگا خدا کے حکم پر نقصان نہ پہونچا دیگا اوسکو جو اسکو چھوڑ دیگا اور اسکی مدد نہ کریگا اور اس کے خلاف کریگا یہانتک کہ آوے حکم خدا کا یعنے قیامت قائم ہو متفق علیہ اور انسؓ نے کہا رسول خدا نے فرمایا کہ عادت

ہم [illegible] کی ایسی ہے جیسے [illegible]
اسلام کی روایت مین ہو فرمایا ہے [illegible]
مین مہدی ہی اور آخر مین مسیح علیہ السلام لیکن اس درمیان مین ایک گروہ [illegible]
نہین اون مین سے ہون تو اوہ نہین اور فرمایا بہت پسند خلق مین [illegible] ایمان [illegible]
بعد میری ہو گی پاوینگے صحیفے الہٰی کتاب ہی ایمان لاوینگے [illegible] کہا ہے [illegible]
مین پاکر فرمانا نہ عمل کرینگے احادیث مین فضیلت ہے ایمان بالغیب کی رواہ البیہقی فی دلائل
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ اور نیز بیہقی نے کتاب مذکور مین عبد الرحمن بن العلاء الحضرمی سے
روایت کیا ہے فرمایا قریب ہے کہ ہوگی آخر اس امت مین ایک قوم اونکو اجر ملیگا مثل اول امت کے وہ لوگ
حکم کرینگے اچھے کامون کا منع کرینگے برے کامون سے لڑینگے فتنہ کرنیوالون سے [illegible]
بعضی وغیرہم سے یہ لڑائی شامل ہے ہاتھ سے اور زبان سے [illegible] جو ہو سکے [illegible] ایک حدیث
مین یون آیا ہے کہ جب تباہ ہو وینگے اہل شام تو پھر نہین بھلائی تم مین اور ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری
امت سے مدد کیا گیا ضرر نہ پہونچا دیگا انکو جو انکی مدد نہ کریگا یہانتک کہ قیامت آوے رواہ الترمذی و قال
ہذا حدیث حسن صحیح ابن المدینی جو شیخ ہین بخاری صاحب صحیح کے اونہون نے کہا کہ مراد اس گروہ سے
اہل حدیث ہین یعنے اہل سنت وجماعت جو ہمیشہ ہر طرح کے فساد کو دنیا سے دور کرنے مین [illegible]
ان احادیث حکم فتنہ کو اپنی کتابون مین روایت کیا ہے ابن عباس [illegible] کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ نے معاف کیا بھول چوک کو میری امت سے اور اس کام کو جو زبردستی اوس سے کروایا گیا رواہ ابن ماجہ
والبیہقی اس جگہہ مین یہ دعا کرتا ہون کہ اے اللہ جب خطا و نسیان اللہ نے معاف کیا اس امت کی [illegible]
کیا تو جو کچھ بھول چوک یا استکراہ مجھ سے ہوا ہو اس کتاب مین یا دوسری کتاب مین قولاً [illegible]
ارادۃً عمل مین آیا ہو مجھ سے فعلاً تمام عمر مین [illegible] تکلیف سے آجتک وہ سب اپنے فضل و کرم
سے معاف فرما اور مجھ کو بسبب قصور کے روز حشر نہ پکڑ اور خاتمہ میرا دنیا سے کلمہ شہادت پر بااخلاص [illegible]
اللهم آمين وصلى الله على خير خلقه محمد وآله وصحبه أجمعين وآخر دعوانا [illegible]

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب [illegible] ترجمان [illegible] تصنیف [illegible] سید محمد صدیق حسن [illegible]
[illegible] خیرخواہ خلق اللہ [illegible]
باہتمام [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقل معاہدہ علمائے اہلحدیث و حنفیہ مدخولہ عدالت کمشنری دہلی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد چونکہ دہلی و دیگر امصار میں اکثر نافہم لوگوں نے مسائل فرعیہ میں تنازعات جیسی برپا کرکے طرح طرح کے اشتہار و رسائل مشتہر کیے ہیں بلکہ بارہا وہ اشتہار و رسائل ہماری نظر سے گذری۔ ہر چند بطور خود اسکا انتظام و امتناع چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آئے۔ اور خفیف امور پر نوبت بعدالت پہونچائی۔ ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہل سنت والجماعت تقریراً و تحریراً کہنے لگا۔ اور باہم فساد و عناد بڑھتا گیا۔ اور یہاں کے فساد سے اور بلاد و قصبات میں بھی نزاع و تکرار بین المسلمین واقع ہوئی اور نوبت بفوجداری پہونچی۔ حالانکہ یہ اختلاف سلف صالح سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام میں فروعی مسائل میں اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کے ان حضرات میں بغض و عناد و فساد نہ تھا ایکدوسرے کو خارج از اہل سنت والجماعت نہ سمجھتا تھا اور آپس میں محبت و اتحاد ۔۔۔ اور آجکل لوگ انہیں فروعی مسائل کے اختلاف کے سبب نااتفاقی حرکتوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ضد۔ اور کینہ۔ اور غیبت۔ اور عداوت۔ اور فساد بالاتفاق حرام ہے۔ جن مسائل مختلف فیہ میں اختلاف ہے وہ یہ ہیں۔ نجاست آب۔ آمین بالجہر فی الصلوٰۃ۔ رفع الیدین فی الصلوٰۃ رفع سبابہ۔ و دیگر مسائل اختلافیہ۔ بعض نے انکو حرام سمجھا۔ اور بعض نے مثل مکروہ۔ غرضکہ جادہ اعتدال سے گذر گئے ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز میں طعن و توہین سے پیش نہ آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچھے بشرط رعایت علم مفسدات جائز ہے۔ پس جو شخص کرے اسکو منع نہ کیا جاوے اور اسکے پیچھے بلاشبہ نماز پڑھنی چاہیے۔ اور جو نہ کرے اسپر اعتراض نہ ہو اور فاعل افعال مذکورہ اسکے پیچھے نماز پڑھے۔ اور آپس میں محبت اور اتحاد رکھیں۔ کوئی کسیکو برا اور بدمذہب نہ جانے۔ مساجد میں کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع و مزاحم نہ ہو جیسا کہ طریقہ سلف کا تھا اور عمل درآمد متقدمین کا رہا ہے عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر۔ ہر ایک مسجد میں ہر ایک اپنی عمل بجالانیکا مجاز و مختار ہے پس ہم سب صاحبان کو اشتہار دیتے ہیں کہ ہر واعظ اپنے وعظ میں دلائل تکراری و مسائل اجتہادی وغیرہ بیان نہ فرماویں۔ البتہ وقت تدریس حدیث شریف کے اسکے دلائل۔ اور کتب فقہ کی تدریس کے وقت اسکے دلائل بیان کیے جاویں اور طعن و تشنیع نہ کیا جاوے علی ہذا القیاس ہر موقع تحریر پر سوا اسکے دلائل کے کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکھی جاوے۔ اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب ایسے مضمون کا شائع کرے جس میں مذہب ائمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شرعی ہو اسکی تدارک کے

مہر محکمہ کمشنری قسمت دہلی

Court of commissioner and superintendent Delhi Division

شریف حسین ۱۲۹۳

نقل مطابق اصل

مقابلہ کیا گیا

محمد شاہ خان اہلمد محافظ دفتر عدالت کمشنری دہلی

پیشکش سررشتہ دار

Signed and attested in my presence and approved by

(sd) G. G. Young Commr

19/11/81

حکام والا شان کی مسند عالی جاہ سے ...

... بھی ...

... وقت وعظ ... اس بارے میں ...

... سے بھی ... نہایت ... ہے لیکن ...

مہر محکمہ کمشنری قسمت دہلی

Court of commissioner and superintendent Dehli Division

فیض توام حافظ محمد ... سلیمان بہادر ... صاحب ... سے

... محمد حسین ۱۲۹۳

محمد غلام اکبر خان

القطبین محمد ... ۱۲۹۲ خادم شریعت رسول

محمد حمایت اللہ ... ۱۲۹۲

محمد عبدالقادر ... اسپید دار ...

... مقابلہ کیا گیا

بخط ... نقل مطابق اصل

محمد شاہ خان ... دفتر عدالت کمشنری دہلی

Signed and attested in my presence
and appro[ve]d by

(sd) G. G. Young Comr
19/11/81

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

معہ معاہدہ اہلحدیث وحنفیہ مسمّٰی بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

بفرمائش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید